روزنامہ
وطن
بڈگام
WATTAN
The Urdu Daily

منگلوار
14 مئی 2024
TUESDAY
14-MAY-2024

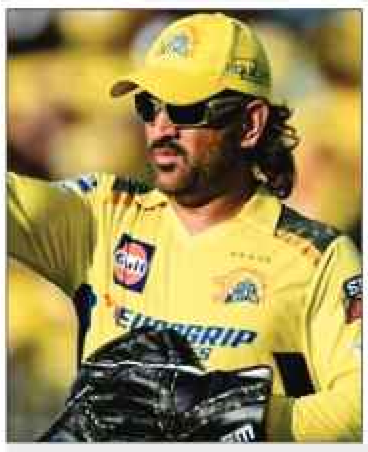

صفحہ 08
دھونی کیلئے مندر بنائے جائیں گے

صفحہ 08
شاہین آفریدی سے تماشائی کی بدتمیزی

■ جلد: 14 ■ شمارہ نمبر: 105 ■ صفحات: 08 ■ قیمت: 02 روپے ■ Pages: 08 | No: 105 | Vol: 14 ■ RNI No. JKURD/2011/37141 ■ The Urdu Daily WATTAN Budgam

سرینگر پارلیمانی حلقہ میں چوتھے مرحلے کی ووٹنگ اختتام پذیر

مجموعی شرح 40 فیصد رہی

24 امیدواروں کی قسمت کا فیصلہ ووٹنگ مشینوں میں ہوا بند

سرینگر/13 مئی//

سخت ترین سیکورٹی انتظامات کے بیچ ملک بھر کے ساتھ ساتھ جموں کشمیر کے سرینگر پارلیمانی حلقہ میں لوک سبھا انتخابات 2024 کے تحت چوتھے مرحلے میں ووٹنگ ہوئی جس دوران ووٹنگ کی مجموعی شرح قریب 40 فیصدی رہی۔ اسی دوران ووٹروں میں کافی جوش وخروش دیکھا گیا اور وہ صبح سے ہی قطاروں میں ووٹ ڈالنے کیلئے بے صبر نظر آئیں۔ سی این آئی کے مطابق لوک سبھا انتخابات 2024 کے چوتھے مرحلے میں پرامن طریقہ میں ووٹنگ ہوئی۔ انتخابات کے پرامن انعقاد کیلئے الیکشن کمیشن آف انڈیا نے منصفانہ اور پرامن انتخابات کیلئے سیکورٹی کے وسیع انتظامات کیے ہیں اور بزرگ اور معذور ووٹرز کی سہولت کیلئے خصوصی انتظامات کیے گئے ہیں۔ جموں کشمیر میں چوتھے مرحلے میں پارلیمانی حلقہ سرینگر میں ووٹنگ ہوئی۔ جس دوران ووٹنگ کے اختتام پر قریب 40 فیصدی ووٹنگ ہوئی۔ جموں کشمیر کے چیف الیکٹول آفیسر کے مطابق پارلیانی حلقہ سرینگر میں شام 5 بجے تک 36 فیصدی ووٹنگ ہوئی۔ ان کے مطابق سرینگر حلقہ میں 2024 کے لوک سبھا انتخابات.....101

ووٹ بندوق سے زیادہ طاقتور، تبدیلی کیلئے ووٹ ڈالا

لوک سبھا انتخابات میں پہلی بار ووٹ ڈالنے والے نوجوانوں کا اظہار خیال

سرینگر/13 مئی//

لوک سبھا انتخابات کے دوران پہلی بار اپنے ووٹ کا استعمال کرنے والے نوجوانوں نے کہا کہ انہوں نے روزگار کے مواقع بڑھانے اور بنیادی مسائل کے حل کیلئے اپنے ووٹ کا استعمال کیا ہے اور کہا کہ ووٹ بندوق سے زیادہ طاقت وار ہے۔ سی این آئی کے مطابق سرینگر پارلیمانی نشست کیلئے سوموار کو ووٹنگ ہوئی اور اس دوران جنوبی ضلع پلوامہ، گاندربل اور سرینگر کے علاوہ بڈگام کے کچھ حلقوں میں ووٹ ڈالیں گے۔ ووٹنگ مراکز کا پہلی بار رخ کرنے والے نوجوانوں نے ووٹ ڈال کر اس بات کی امید ظاہر کی ہے کہ ان کے جو مسائل ہے ان کا حل کیا جائے گا۔ پلوامہ ضلع کے نہاب علاقے میں پہلی بار اپنے ووٹ کا استعمال.....102

امسال حج کے دوران عازمین کی سہولیات

کیلئے سعودی وزارت حج کے بہتری اقدامات

سرینگر/13 مئی//

سعودی وزارت حج وعمرہ کی جانب سے ام القری یونیورسٹی کی شراکت سے حج وعمرہ زائرین اور مملکت آنے والوں کو خدمات فراہم کرنے والے اہلکاروں کی صلاحیتوں کو بڑھانے اور بہتر بنانے کیلئے اہم اقدام اُٹھایا گیا ہے۔ سی این آئی مانیٹرنگ ڈیسک کے مطابق رافد الحرمین انیشیٹو کے ایک حصے کے طور پر سرکاری، نجی اور غیر منافع بخش شعبوں میں ایک لاکھ کارکنوں کو خاص تربیت دی جائے گی۔ اس تربیت کا مقصد یہ ہے کہ اس بات کو یقینی بنایا جاسکے کہ جو خدمات پیش کی جائیں وہ اعلیٰ معیار کی ہوں اور مملکت میں آنے والوں پر ایک دیرپا مثبت اثر چھوڑیں۔ چار مختلف تربیتی پروگرام جو حرمین شریفین اور اس کے زائرین کیلئے مملکت کی دیکھ بھال کو منظم بناتے ہیں دستیاب ہیں۔ تربیت حاصل کرنے والے بہترین مقامی اور بین الاقوامی مہارت سے فائدہ اٹھائیں گے۔ بیان میں تربیتی پروگرام میں دلچسپی رکھنے والوں...103

مذہبی منافرت کی سیاست پنپ رہی ہے: آزاد

سرینگر/13 مئی//

غلام نبی آزاد کا کہنا تھا کہ سبھی سیاسی پارٹیاں حکومت تشکیل دینے کا دعویٰ تو کر رہی ہیں لیکن لوگوں کے اہم مسائل حل کرنے کی جانب کوئی توجہ نہیں دے رہا۔ پروگریسیو آزاد پارٹی کے سربراہ غلام نبی آزاد نے اتوار کے روز یعنی کل کہا کہ ملک میں مذہبی منافرت اور دیگر غیر ضروری معاملات کی سیاست پنپ رہی...104

انڈیا الائنس کے لیڈران پاکستان کی نیوکلیئر پاور سے خوفزدہ: وزیر اعظم نریندر مودی

گزشتہ دس سالوں میں ہم نے جو کر کے دکھایا وہ کرنے کی آج تک کسی میں ہمت نہیں ہوئی

سرینگر/13 مئی//

انڈیا اتحاد میں ایسے رہنما موجود ہیں جو پاکستان سے خوفزدہ ہیں اور جوہری طاقت کے خواب دیکھتے ہیں کی بات کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا کہ جس ملک کے پاس اناج خریدنے کی ہمت نہیں ہے ان سے ہم کیا خوفزدہ ہونگے۔ انہوں نے مزید کہا کہ بی جے پی حکومت نے اقتدار سنبھالتے ہی ملک کو ترقی پر پہنچانے کیلئے کام کیا ہے اور اس کے نتائج ہمارے پاس ہے۔ وزیر اعظم نے سوال کرتے ہوئے کہا "ہمیں بتایا جائے کہ کشمیر سے لیکر ملک کے آخری حصہ تک کہاں ترقی نہیں ہوئی، جہاں تشدد تھا

وہ امن کا گہوارہ بن گیا اور ترنگا شان سے لہرا رہا ہے۔ بہار کے مظفر پور لوک سبھا حلقہ میں ایک انتخابی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا کہ ایسا لگتا ہے کہ ہندوستانی بلاک میں ایسے رہنما موجود ہیں جو پاکستان سے خوفزدہ ہیں اور جوہری طاقت.....105

سنٹرل بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن کی

جانب سے دسویں اور بارہویں کے نتائج کا اعلان

سرینگر/13 مئی//

سنٹرل بورڈ آف سیکنڈری ایجوکیشن کے ذریعہ دسویں اور بارہویں جماعت کے نتائج کا اعلان کرنے کے بعد وزیر اعظم نریندر مودی نے طلبا کو مبارکباد دی۔ سی این آئی مانیٹرنگ ڈیسک کے مطابق سی بی ایس ای نے دسویں اور بارہویں جماعت کے امتحانی نتائج کا اعلان کر دیا ہے۔ جس دوران امتحانات میں ایک مرتبہ پھر لڑکیوں نے بازی مار لی ہے۔ ادھر امتحان میں کامیاب امیدواروں کو وزیر اعظم نریندر مودی نے مبارک باد پیش کی ہے۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر جاتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی نے لکھا "امتحان میں کامیاب امیدواروں کا مبارک باد"۔ انہوں نے لکھا "سب کو مبارک.....106

عوام کو سوچ سمجھ کر اپنا ووٹ ڈالنا ہوگا: عمر عبداللہ

سرینگر/13 مئی//

نیشنل کانفرنس نائب صدر اور بارہمولہ پارلیمانی حلقے کیلئے پارٹی اُمیدوار عمر عبداللہ نے آج ضلع بارہمولہ میں فقید المثال روڈ شو کے دوران مختلف مقامات پر لوگوں سے خطاب کے دوران کہا کہ رواں الیکشن میں ہمیں وہ آوازیں پارلیمنٹ بھیجنی ہیں جو وہاں جا کر جموں وکشمیر کے عوام کی بات کریں نہ کہ بھاجپا کے ساتھ مل کر ان کے ہاتھوں کو مزید مضبوط کریں۔ یہاں کے عوام کو پارلیمنٹ میں اپنے اُس اُمیدوار کو

نمائندگی کرنے کیلئے بھیجنا ہوگا جو 5 اگست 2019 کے فیصلوں کیخلاف اور جموں وکشمیر کے عوام سے چھینے گئے حقوق کی بحالی کیلئے اپنی آواز بلند کرے نہ وہ اُمیدوار جو بھاجپا کی ہاں میں ہاں ملائے اور محض ایک پاسپورٹ کی اجرائی کیلئے بھاجپا کی تعریفیں کرتا پھرا رہے۔ سی این آئی کے مطابق دن بھر جاری رہنے والے روڈ شو کے دوران عمر عبداللہ نے دلینہ، گنڈیار، سیری چوک، خانپورہ، ہیون،.....107

گزشتہ پانچ سالوں کے دوران جموں وکشمیر میں تشدد میں کمی

ہم پُرامید ہے کہ پارلیمنٹ میں جا کر عوام کی نمائندگی کرینگے: وحید پرہ

سرینگر/13 مئی//

جموں کشمیر میں گزشتہ پانچ سالوں کے دوران تشدد میں کافی کمی آئی ہے کی بات کرتے ہوئے پی ڈی پی کے پارلیمانی امیدوار برائے سرینگر وحید الرحمان پرہ نے کہا کہ ہمیں بھر پور امید ہے کہ لوک سبھا انتخابات میں جیت درج کر کے عوامی امنگوں کی ترجمانی پارلیمنٹ میں کریں گے۔ سی این آئی کے مطابق اپنے آبائی علاقہ ناترہ پلوامہ میں ووٹ ڈالنے کے بعد میڈیا سے بات کرتے ہوئے پی ڈی پی کے پارلیمانی امیدوار برائے سرینگر وحید الرحمان پرہ نے کہا کہ گزشتہ پانچ سالوں میں جموں کشمیر میں تشدد میں نمایاں کمی آئی ہے اور زمینی

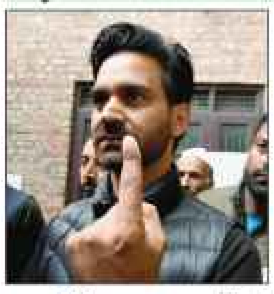

صورتحال سے چپ.....108

4 جون کو وزیر اعظم مودی کی قیادت میں ملک کی جیت ہوگی

مودی کی ضمانت کا مطلب غریبوں کیلئے 3 کروڑ گھر اور بزرگوں کا مفت علاج

سرینگر/13 مئی//

لوک سبھا انتخابات میں 4 جون کو وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں ملک کی ایک بار پھر جیت ہوگی کی بات کرتے ہوئے بی جے پی کے قومی جنرل سیکرٹری اور جموں کشمیر ولداخ انچارج ترون چگ نے کہا کہ یہ الیکشن ملک کے مستقبل کا الیکشن ہے۔ کانگریس اور اس جیسی پارٹیوں نے دہائیوں تک عوام سے صرف جھوٹے وعدے کیے لیکن آج ملک مودی کی گارنٹی دیکھ رہا ہے اور مودی کی گارنٹی کا مطلب ترقی اور قومی سلامتی کی ضمانت ہے۔ سی این آئی کے مطابق میڈیا کے نام جاری اپنے ایک بیان میں بی جے پی.....109

پاکستانی زیر قبضہ کشمیر ہمارا حصہ: ایس جے شنکر

جلد ہی اس پر قبضہ ختم کر کے بھارت کے ساتھ ملایا جائے گا

سرینگر/13 مئی//

پاکستان کے زیر قبضہ جموں اور کشمیر میں حکومت پاکستان کے خلاف شدید احتجاج کے درمیان وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے غیر قانونی طور پر مقبوضہ علاقے کو ضم کرنے پر ہندوستان کے موقف کو دہرایا اور کہا کہ ایک دن ہم

پاکستانی زیر انتظام کشمیر پر غیر قانونی قبضہ ختم کر دیں گے اور پاکستانی زیر انتظام علاقہ کے بھارت کے ساتھ مل جائے گا۔ سی این آئی کے مطابق نیشنل اسٹاک ایکسچینج میں ہندوستانی کیپیٹل مارکیٹس "روڈ میپ فار وکست انڈیا" پر ایک سیمینار کے دوران خطاب کرتے ہوئے وزیر.....110

کنگن میں دولہا شیروانی پہن کر پہنچا ووٹ ڈالنے

لوگوں سے انتخابی مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی اپیل

سرینگر/13 مئی//

لوک سبھا انتخابات میں وسطی ضلع گاندربل کے کنگن علاقے میں سوموار کی صبح ایک دولہا شادی کے لباس "شیروانی" پہن کر ہی ووٹ ڈالنے پہنچا۔ سوشل میڈیا پر دولہے کی تصاویر اور ووڈیو وائرل ہوئے جنہوں نے لوگوں سے ووٹ ڈالنے کی اپیل کی۔ وائس آف انڈیا کے مطابق 2024 کے لوک سبھا انتخابات کے چوتھے مرحلے کی ووٹنگ کے دوران شادی کے لباس میں ایک دولہا وسطی کشمیر کے گاندربل ضلع کے کنگن علاقے میں ایک پولنگ اسٹیشن پر آیا اور اپنی رائے دہی کا استعمال کیا۔ ادھر شادی کے لباس میں دولہے کی ایک ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہوئی ہے جس میں اسے ووٹ...111

پاکستان کشمیر موقف سے کبھی دستبردار نہیں ہوگا اور چین اپنی سازشوں سے باز نہیں آئیگا

بھارت کو اپنی زمینی اور فضائی عسکری صلاحیت بڑھانی ہوگی تاکہ کوئی اسے کمزور نہ سمجھے: ایئر چیف مارشل

سرینگر/13 مئی//

ایئر چیف مارشل وویک رام چودھری نے کہ پاکستان اور چین میں بہتری نہیں آنے والی ہے۔ نہ پاکستان کشمیر پر اپنے موقف سے دستبردار ہوگا اور نہ ہی چین اپنی سازشوں سے باز آئے گا، اس لیے ہمیں اپنی صلاحیتوں کو نکھارنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان عسکریت کی سرپرستی کرتا رہے گا، مستقبل میں بھی بھارت پر چھپے حملے کرتا رہے گا۔ اسی لیے اس نے اپنی عسکری صلاحیتوں کو جدید ٹیکنالوجی، طیاروں سے لیس کیا ہے۔ ایسے میں ہندوستانی فضائیہ کو بھی صلاحیتوں کو تیار کرنے کی ضرورت ہے۔ سی این آئی کے مطابق ایک انگریزی نیوز چینل کے ساتھ بات کرتے ہوئے ایئر چیف مارشل نے کہا کہ ہمیں اپنی سٹریٹجک ترجیحات کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ آپ کو اپنے اختیارات کو منظم کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے...112

آئی ایف ایس امتحانات سرینگر کی ثنا فیاض نے 12 ویں پوزیشن حاصل کی

سرینگر/13 مئی//

انڈین فارسٹ سروس کے امتحان میں سرینگر سے تعلق رکھنے والی ایک لڑکی نے کامیابی حاصل کرتے ہوئے 12 ویں پوزیشن حاصل کر لی ہے۔ وائس آف انڈیا کے مطابق کشمیر میں سرینگر کے پیرباغ علاقے سے تعلق رکھنے والی ثنا فیاض نے یونین پبلک سروس کمیشن (UPSC)...113

جموں وکشمیر کے عوام مایوسی اور بددلی کا شکار: فاروق عبداللہ

وزیر اعظم سمیت بھاجپا کے تمام لیڈران مسلمانوں کیخلاف زہر افشانی کرتے پھر رہے ہیں

سرینگر/13 مئی//

کوئی بھی مذہب برا نہیں ہوتا، انسان برے ہوتے ہیں، کوئی مذہب یہ درس نہیں دیتا کہ کسی بے گناہ کو مارو، کوئی مذہب نہیں کہتا کہ کسی کا گھر جلاو، کوئی مذہب نہیں سکھاتا کسی کے گھر کو لوٹو لیکن کے باوجود ملک میں اس وقت وزیر اعظم سمیت بھاجپا کے تمام لیڈران مسلمانوں کیخلاف زہر افشانی کرتے پھر

رہے ہیں اور ہندوؤں میں خوف پیدا کرنے کی مذموم کوشش کر رہے ہیں۔ سی این آئی کے مطابق ان باتوں کا اظہار صدر نیشنل کانفرنس ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے ضلع کپوارہ کے حلقہ انتخاب کرناہ میں چوکی بل کے مقام پر ایک چناوی اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقعے پر صوبائی صدر ناصر اسلم وانی، لیڈر خالد نجیب.....114

The Urdu Daily
WATTAN
روزنامہ وطن

کیا گڑ سفید چینی کا اچھا متبادل ہے؟

گڑ تو آپ نے دیکھا ہی ہوگا بلکہ کھایا ہوگا، پاکستان بھر میں یہ میٹھی سوغات بہت عام ہے جس کا استعمال روٹی کے ساتھ بھی ہوتا ہے جبکہ اس کے چاول بھی بنائے جاتے ہیں۔اس کی تیاری گنے سے ہی ہوتی ہے بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ یہ ایسی چینی ہے جو ریفائن نہیں ہوتی۔اکثر اسے سپر فوڈ سوئیٹنر بھی کہا جاتا ہے جسے ٹھوس شکل کے ساتھ ساتھ سیال شکل میں بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔کیا عام چینی کا بہتر متبادل ہے؟ سفید چینی کے مقابلے میں گڑ میں زیادہ غذائی اجزا موجود ہوتے ہیں کیونکہ اسے ریفائن نہیں کیا جاتا اور 100 گرام گڑ سے 383 کیلوریز، 65 سے 85 گرام سکروز یا شکر، 10 سے 15 گرام فریکٹوز اور گلوکوز، 0.4 گرام پروٹین 0.1 گرام چکنائی، 11 ملی گرام آئرن (روزانہ درکار مقدار کا 61 فیصد حصہ)، 70 سے 90 ملی گرام میگنیشیم (روزانہ درکار مقدار کا 20 فیصد حصہ)، 1050 ملی گرام پوٹاشیم (روزانہ درکار مقدار کا 30 فیصد حصہ) اور 0.2 سے 0.5 گرام مینگنیز (روزانہ درکار مقدار کا 10 سے 20 فیصد حصہ) جسم کو ملتا ہے۔مگر یہ خیال رہے کہ 100 گرام بہت زیادہ تصور کی جاسکتی ہے اور ایک کھانے کے چمچ یا 20 گرام مقدار کھانا ہی بہتر ہے۔اس کے علاوہ گڑ میں کچھ مقدار میں بی وٹامنز اور منرلز بشمول کیلشیئم، زنک، فاسفورس اور کاپر بھی موجود ہوتے ہیں۔سفید چینی کے مقابلے میں گڑ زیادہ غذائی اجزا سے بھرپور ہوتا ہے مگر یہ بھی شکر ہی ہے اور اس کی زیادہ مقدار کا استعمال بہت زیادہ کیلوریز کو جزو بدن بنانے کا باعث بنتا ہے۔یعنی غذائی اجزا کے حصول کے لیے زیادہ مقدار میں گڑ کھانے کی ضرورت ہوتی ہے، یعنی غذائی اجزا کے حصول کے لیے اچھا ذریعہ نہیں، مگر گڑ چینی کے مقابلے میں کیمیائی طور پر زیادہ پیچیدہ ہوتا ہے اور اس کو ہضم کرنے میں کافی وقت لگتا ہے جبکہ ریفائن چینی کی طرح فوری توانائی کا اخراج بھی نہیں ہوتا، جس کے باعث یہ جسم کے لیے زیادہ بہتر ہوتا ہے۔یعنی گڑ چینی کا تھوڑا بہتر متبادل ہے مگر ہے یہ بھی شکر کی ایک قسم، تو معتدل مقدار میں کھانا ہی بہتر ہوتا ہے۔

انسانی دماغ کے ایک حیرت انگیز میکنزم کی دریافت

ہماری آنکھیں مسلسل سامنے آنے والے مناظر کی بہت زیادہ تفصیلات حاصل کرتی رہتی ہیں اور دماغ کے لیے ان کا تجزیہ کرنا کوئی آسان کام نہیں ہوتا۔ایک طرف ہماری آنکھوں کے سامنے مسلسل تبدیلیاں ہوتی ہیں جس کی وجہ روشنی اور دیگر عناصر ہوتے ہیں، دوسری جانب ہماری بینائی کے اندر بھی مسلسل تبدیلیاں آتی ہیں جس کی وجہ پلک جھپکنا، آنکھوں اور جسم کا متحرک ہونا ہوتا ہے۔اس کا ایک اندازہ لگانے کے لیے ایک فون کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھیں اور چلتے پھرتے اور دیکھتے ہوئے لائیو ویڈیو ریکارڈ کریں۔اس کا رزلٹ آپ کو عندیہ دے گا کہ ہمارا دماغ کس طرح ہماری ہر نظر کے تجربے سے نمٹتا ہے۔ایسا آپ نیچے ویڈیو میں بھی دیکھ سکتے ہیں جس میں سفید سرکل آنکھوں کی حرکات کا عندیہ دیتا ہے جبکہ دھندلا حصہ ہر حرکت کے ساتھ بینائی کے اندرونی افعال کے بارے میں بتاتا ہے۔تو دماغ اس کے لیے ایک منفرد میکنزم کو استعمال کرتا ہے جو ہماری بینائی کے استحکام کی وضاحت بھی کرتا ہے۔اس میکنزم کا انکشاف ایک نئی تحقیق میں ہوا جس کے مطابق ہمارا دماغ خودکار طور پر ہماری بینائی کو مستحکم رکھتا ہے اور یہ چونکا دینے والا طریقہ ہوتا ہے۔درحقیقت ہم جو کچھ بھی دیکھتے ہیں وہ اوسطاً 15 سیکنڈ پہلے کا ہوتا ہے اس طرح دماغ تمام حصوں کو آپس میں جوڑ دیتا ہے تاکہ ہمیں محسوس ہو کہ بینائی ایک مستحکم ماحول میں کام کررہی ہے۔ماضی میں رہنے سے یہ وضاحت بھی ہوتی ہے کہ کسی وجہ سے اکثر ہم وقت کے ساتھ اپنے ماحول میں آنے والی تبدیلیوں پر توجہ مرکوز نہیں کرپاتے۔آسان الفاظ میں ہمارا دماغ ایک ٹائم مشین کی طرح کام کرتا ہے۔

خون کی کمی دور کرنے کے لیے ان غذاؤں کا استعمال عادت بنالیں

جسم میں خون کے سرخ خلیات کی کمی کا سامنا ہوتو یہ انیمیا کا عارضہ ہوتا ہے جس کی متعدد علامات اور پیچیدگیاں ہوسکتی ہیں۔مگر اچھی خبر یہ ہے کہ متعدد غذاؤں اور طرز زندگی کی تبدیلیوں کے ذریعے جسم میں خون کے سرخ خلیات کی مقدار کو بڑھایا جاسکتا ہے، مگر علامات کا تسلسل برقرار رہے تو بہتر ہے کہ معالج سے رجوع کرلیں۔خون کے سرخ خلیات کی کمی کی عام علامات میں تھکاوٹ، سر چکرانا، سانس لینے میں مشکلات اور دل کی دھڑکن کی رفتار بڑھ جاتا ہے۔اگر انیمیا کا علاج نہ کرایا جائے تو یہ سنگین پیچیدگیوں کا باعث بن سکتا ہے۔خون کے سرخ خلیات میں کمی کی متعدد وجوہات ہوسکتی ہیں جیسے خون میں آئرن کی سطح میں کمی، کینسر، کینسر کا علاج، گردوں کے دائمی امراض، جریان خون اور کسی عضو کے افعال فیل ہونا وغیرہ۔غذائی اجزا کی کمی کے نتیجے میں بھی اس کا سامنا ہوسکتا ہے۔کن افراد میں اس کا امکان زیادہ ہوتا ہے؟ حاملہ خواتین، 60 سال سے زائد عمر کے افراد، بچوں اور خون پتلا کرنے کی ادویات استعمال کرنے والے افراد میں اس کا امکان زیادہ ہوتا ہے۔

چمکدار جلد کے لیے مالٹے کا چھلکا

سردیوں کی آمد کے ساتھ ہی جہاں دیگر پھل سامنے آتے ہیں وہیں مالٹے کی خوشبو بھی فضاء کو معطر کررہی ہوتی ہے، وٹامن سی سے بھرپور اس پھل کے چھلکے میں بھی کئی فوائد پوشیدہ ہیں۔ماہرین کا کہنا ہے کہ اگر آپ روز ایک مالٹا کھائیں تو آپ متعدد بیماریوں سے بچے رہنے کے ساتھ ساتھ صحت مند بھی رہیں گے مگر ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ اس کے چھلکے میں بھی بے شمار فوائد چھپے ہیں۔یہ چھلکے صرف چہرے کی خوبصورتی کے لیے ہی نہیں بلکہ سردیوں میں جسم کو گرمائی پہنچانے کے لیے قہوے کی صورت میں بھی استعمال کرسکتے ہیں۔جس کا طریقہ یہ ہے کہ ایک انچ کا ٹکڑا ادرک، اتنا ہی ٹکڑا دارچینی کا اور ایک یا دو عدد لونگ ان تینوں چیزوں کے ساتھ ایک مالٹے کے مکمل چھلکے کو چھوٹا چھوٹا کاٹ کر ابال لیں۔رات کو سونے سے پہلے اس قہوے کو پی لیں آپ کا نزلہ زکام کھانسی بخار سب کے لیے مفید ہے اس سے آپ کی قوت مدافعت میں بھی اضافہ ہوگا

چہرے کی جلد کے لیے مفید

مالٹے کے چھلکوں کو دھوپ میں سکھا کر اس کو پیس لیں جس کے بعد یہ پاؤڈر کی صورت اختیار کرجائے گا، اب اس سے روزانہ چہرے کا مساج کریں ایسا کرنے سے آپ کے چہرے کی جلد نرم ملائم ہوجائے گی اور سورج کی شعاعیں بھی آپ کے رنگ کو متاثر نہیں کرسکیں گی۔

مالٹے کے چھلکوں کا پاؤڈر پانی میں ملائیں اور پھر اس میں چند قطرے لیموں کے شامل کریں، اب اس ماسک کو چہرے پر لگائیں ایسا کرنے سے آپ کی جلد قدرتی روشن اور چمکدار ہوجائے گی اگر آپ کی جلد پر کوئی انفیکشن ہوجائے تو مالٹے کے چھلکوں کا پاؤڈر مذکورہ حصے پر لگائیں ایسا کرنے سے آپ کا انفیکشن جلد ختم ہوجائے گا۔

غسل کے لیے بالٹی میں پانی بھرنے کے بعد اس میں مالٹے کے چھلکے کچھ دیر کے لیے ڈال دیں اور پھر اس پانی کو نہانے کے لیے استعمال کریں، اس عمل سے آپ تازگی محسوس کریں گے۔

لانگ کووڈ کا خطرہ بڑھانے والے 4 عناصر کی دریافت

ابتدائی بیماری سے سنبھل جانے کے کئی ہفتوں یا مہینوں بعد بھی مختلف علامات کا سامنا کرنے والے افراد کے لیے لانگ کووڈ کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔مگر اب تک یہ واضح نہیں تھا کہ ایسے کونسے عناصر ہیں جو ابتدائی بیماری سے سنبھلنے کے بعد لوگوں میں طویل المعیاد علامات کا باعث بنتے ہیں۔اب سوئیڈش میڈیکل سینٹر، انسٹیٹوٹ فار سسٹمز بائیولوجی اور یونیورسٹی آف واشنگٹن اسکول آف میڈیسین کی تحقیق میں بتایا گیا کہ 4 عناصر سے کووڈ کے مریضوں میں لانگ کووڈ کا امکان بڑھتا ہے۔محققین نے بتایا کہ ہمارے خیال میں یہ ان اولین اہم کوششوں میں سے ایک ہے جس میں لانگ کووڈ کی پیچیدہ عمل کو سامنے لایا گیا ہے۔تحقیق میں بتایا گیا کہ لانگ کووڈ کے ممکنہ 4 عناصر میں سے ایک بیماری کے ابتدائی مراحل میں مریض کے خون میں کورونا وائرس آر این اے کی سطح ہے، جو بیماری کی شدت کی بھی ممکنہ عکاسی کرتی ہے۔اسی طرح دوسرا عنصر آٹو اینٹی باڈیز کی موجودگی ہے، یعنی ایسی اینٹی باڈیز جو جسم کے صحت مند ٹشوز پر حملہ آور ہوجاتی ہیں۔تیسرا عنصر ایپسٹین بر وائرس کا متحرک ہونا ہے جو نوجوانی میں غیر متحرک ہوجاتا ہے جبکہ آخری عنصر ذیابیطس ٹائپ 2 کا شکار ہونا ہے۔اس تحقیق کا آغاز مارچ 2020 میں ہوا تھا اور اس میں 18 سے 29 سال کی عمر کے 200 سے زیادہ ایسے مریضوں کا جائزہ لیا گیا،

پھلوں وسبزیوں کا استعمال فائدہ مند ہے یا ان کے جوسز؟

سبزیاں اور پھل صحت کے لیے بہت فائدہ مند ہوتے ہیں اور ان کے استعمال سے دائمی امراض جیسے امراض قلب اور کینسر کا خطرہ بھی کم ہوسکتا ہے۔مگر کچھ افراد پھلوں اور سبزیوں کو جوس کی شکل میں پینا پسند کرتے ہیں تاکہ جسم کی اندر سے صفائی ہوسکے یا غذا میں زیادہ غذائیت کا اضافہ ہوجائے۔جوس کے حامی افراد کا دعویٰ ہے کہ اس سے پھلوں اور سبزیوں میں موجود اجزا کو جذب کرنے کا عمل بہتر ہوتا ہے جبکہ مخالفین کا ماننا ہے کہ جوسز سے اہم غذائی اجزا جیسے فائبر نکل جاتا ہے۔تو پھلوں اور سبزیوں کو ان کی ٹھوس شکل میں کھانا بہتر ہے یا جوس، اس بارے میں طبی سائنس کا جو کہنا ہے وہ جان لیں۔عام طور پر پھلوں یا سبزیوں کو جوس کی شکل میں استعمال 2 مقاصد کے لیے کیا جاتا ہے۔کچھ افراد کا ماننا ہے کہ جوس کا استعمال جسم کے اندر سے زہریلے مواد کے اخراج کو یقینی بناتا ہے مگر اس خیال کو سپورٹ کرنے کے لیے کوئی شواہد موجود نہیں۔دوسرا مقصد پھلوں کو روزمرہ کی غذا میں سپلیمنٹ کے طور پر استعمال کرنا ہوتا ہے تاکہ پھلوں اور سبزیوں میں موجود غذائی اجزا کا استعمال بڑھ سکے۔یہ حقیقت ہے کہ بیشتر افراد کو پھلوں اور بالخصوص سبزیاں کچھ زیادہ پسند نہیں ہوتے، تو مناسب مقدار میں غذائی اجزا کا حصول بھی مشکل ہوتا ہے۔آلودہ ماحول اور تناؤ کی زیادہ سطح میں بھی مخصوص غذائی اجزا کی ضرورت کو بڑھا دیتی ہے۔پھل اور سبزیاں وٹامنز، منرلز، اینٹی آکسائیڈنٹس اور نباتاتی مرکبات سے بھرپور ہوتے ہیں جو مختلف امراض سے تحفظ بھی فراہم کرسکتے ہیں۔اگر آپ کے لیے غذا میں روزانہ پھلوں اور سبزیوں کی تجویز کردہ مقدار کا استعمال مشکل ہے تو جوسز اس کے حصول کا باسہولت ذریعہ ہوسکتا ہے۔ایک تحقیق میں دریافت کیا گیا کہ 14 ہفتوں تک پھلوں اور سبزیوں کے جوسز کے امتزاج کے استعمال سے لوگوں میں بیٹا کیروٹین، وٹامن سی، ای، سلینیم اور فولیٹ کی سطح میں اضافہ ہوا۔ایک اور تحقیق میں دریافت کیا گیا کہ تازہ پھلوں و سبزیوں کا جوس پینے سے فولیٹ اور اینٹی آکسائیڈنٹس کی سطح بہتر ہوئی۔ایسے تو متعدد شواہد موجود ہیں،

اس پھل کو کھانا ہڈیوں کی صحت کے لیے فائدہ مند

موسم گرما میں متعدد پھل بازاروں میں ملتے ہیں، جن میں سے بیشتر ہی لوگوں کو پسند بھی ہوتے ہیں اور ایسا ہی ایک پھل آلو بخارہ ہے۔مگر آلو بخارہ ہر موسم میں خشک حالت میں بھی دستیاب ہوتا ہے اور وہ بھی صحت کے لیے انتہائی فائدہ مند ثابت ہوتا ہے اگر اعتدال میں کھایا جائے۔ایسا مانا جاتا ہے کہ یہ ہاضمے کے لیے بہت فائدہ مند ہے مگر یہ ہڈیوں کی صحت کے لیے مفید ہے۔یہ بات امریکا میں ہونے والی ایک نئی طبی تحقیق میں سامنے آئی۔پین اسٹیٹ یونیورسٹی کی تحقیق میں دریافت کیا گیا کہ آلو بخارے کھانے کی عادت خواتین کی ہڈیوں کے حجم میں کمی کی روک تھام میں مددگار ثابت ہوسکتی ہے۔اس کی ممکنہ وجہ اس پھل کے کھانے سے ورم اور تکسیدی تناؤ میں کمی ہے اور یہ دونوں عناصر ہڈیوں کی کمزوری کا باعث بنتے ہیں۔اس تحقیق میں بتایا گیا کہ درمیانی عمر کی خواتین میں ایسٹروجن نامی ہارمون کی سطح میں کمی سے تکسیدی تناؤ اور ورم بڑھتا ہے جس سے ہڈیاں کمزور ہونے کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔تحقیق کے مطابق غذا میں آلو بخارے کا اضافہ اس عمل کو ریورس یا سست کرکے ہڈیوں کو تحفظ فراہم کرنے میں مددگار ثابت ہوسکتا ہے۔محققین نے بتایا کہ ہڈیوں کی کمزوری یا بھربھرے پن کا مسئلہ کسی بھی عمر کے فرد کو لاحق ہوسکتا ہے مگر 50 سال سے زائد عمر کی خواتین میں یہ بہت عام ہوتا ہے۔ایک تخمینے کے مطابق دنیا بھر میں 20 کروڑ سے زیادہ خواتین اس کا شکار ہیں اور ہر سال لگ بھگ 90 لاکھ فریکچر اسی کا نتیجہ ہوتے ہیں۔اس کے علاج کے لیے ادویات دستیاب ہیں مگر محققین نے بتایا کہ غذا کے ذریعے اس کے علاج پر اب زیادہ توجہ دی جارہی ہے۔

لمبی زندگی کے حصول میں مددگار ان غذاؤں کا استعمال آج سے شروع کردیں

اپنی غذائی عادات میں تبدیلی لاکر آپ اپنی زندگی میں 13 سال کا اضافہ کرسکتے ہیں، بالخصوص اگر جوانی سے ہی آپ صحت بخش غذا کا استعمال شروع کردیں۔یہ بات ایک نئی طبی تحقیق میں سامنے آئی۔تحقیق میں دیکھا گیا تھا کہ اگر مرد یا خواتین عام مغربی غذا (سرخ گوشت اور پراسیس یا جنک فوڈ پر مشتمل) کی جگہ سرخ اور پراسیس گوشت کے کم استعمال جبکہ پھلوں، سبزیوں، دالوں، گریوں اور اناج کا زیادہ استعمال کرنے لگے تو اوسط عمر پر کیا اثرات مرتب ہوتے ہیں۔تحقیق میں بتایا گیا کہ اگر خواتین 20 سال کی عمر سے صحت کے لیے مفید غذاؤں کا استعمال شروع کردیں تو ان کی اوسط عمر میں 10 سال کا اضافہ ہوسکتا ہے جبکہ مردوں میں یہ اوسط 13 سال دریافت ہوئی۔تحقیق میں یہ بھی بتایا گیا کہ معمر افراد بھی اگر صحت بخش غذا کو ترجیح دیں تو ان کی زندگی کے دورانیے میں اضافہ ہوسکتا ہے۔مثال کے طور پر اگر خواتین 60 سال کی عمر میں اچھی غذا کا استعمال شروع کریں تو زندگی کی مدت میں 8 سال تک کا اضافہ ہوسکتا ہے جبکہ مردوں میں یہ اوسط 9 سال تک ہوسکتی ہے۔درحقیقت پھلوں سبزیوں پر مشتمل غذا 80 سال کے افراد کے لیے بھی مفید ہوتی ہے، اس عمر کے مرد و خواتین غذائی عادات میں تبدیلی لاکر زندگی کی مدت میں ساڑھے 3 سال تک کا اضافہ کرسکتے ہیں۔تحقیق کے دوران گلوبل برڈن آف ڈیزی اسٹڈی کے ڈیٹا اور دیگر تجزیاتی رپورٹس کی جانچ پڑتال کی گئی جس میں دنیا کے 204 ممالک اور خطوں میں اموات کی 286 وجوہات، 396 امراض و انجریز اور خطرہ بڑھانے والے 87 عناصر کا ڈیٹا شامل تھا۔تحقیق میں دریافت کیا گیا کہ دالوں، اناج اور گریوں کو زیادہ کھانے والے افراد کی ندگی بھی لمبی ہوتی ہے۔ان میں پروٹین کے ساتھ ساتھ صحت بخش چکنائی، وٹامنز، منرلز اور اینٹی آکسائیڈنٹس موجود ہوتے ہیں جو دائمی امراض کا خطرہ کم کرتے ہیں۔

کووڈ 19 کے مریضوں کی جلد صحتیابی کے لیے بہترین غذائیں

غذا، مدافعتی صحت، بیماری کے خطرے اور اس سے صحتیابی کے درمیان اہم ترین تعلق موجود ہے۔ناقص غذا کو ورم اور تکسیدی تناؤ سے منسلک کیا جاتا ہے جس سے مدافعتی صحت پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ورم اور تکسیدی تناؤ دونوں ایسے عوامل ہیں جن کی سطح میں کووڈ 19 سے متاثر ہونے پر بڑھ جاتی ہے۔کووڈ 19 سے غذائی عادات پر منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں کیونکہ اس کے باعث کھانے کی خواہش کم ہوجاتی ہے جبکہ آئسولین کے باعث غذائیت سے بھرپور خوراک تک رسائی بھی محدود ہوسکتی ہے۔غذا اور اس کے اجزا مدافعتی صحت کو معاونت فراہم کرتے ہیں اگر آپ کووڈ 19 سے متاثر ہیں تو ایسی غذاؤں کا استعمال کریں جو اینٹی آکسائیڈنٹ اور ورم کش خصوصیات کی حامل ہوں۔ابھی ایسے ٹھوس کلینکل شواہد تو موجود نہیں کہ غذائیں کووڈ سے صحتیابی کے لیے بہت زیادہ مددگار ثابت ہوتی ہیں مگر ان کو آزمانے میں کوئی نقصان بھی نہیں۔

The Urdu Daily
WATTAN
وطن

کیجریوال کو سپریم کورٹ سے بڑی راحت، یکم جون تک عبوری ضمانت

نئی دہلی// سپریم کورٹ نے دہلی ایکسائز گھوٹالے میں اروند کیجریوال کو یکم جون تک عبوری ضمانت دے دی ہے۔ جسٹس سنجیو کھنہ کی قیادت والی بنچ نے کیجریوال کو 2 جون کو خود سپردگی کا حکم دیا ہے۔ عدالت نے 7 مئی کو فریقین کے دلائل سننے کے بعد عبوری ضمانت پر فیصلہ محفوظ کر لیا تھا۔ عدالت نے کہا کہ اگست 2022 میں ای ڈی کے ای سی آئی آر کے بعد کیجریوال 21 مارچ 2024 تک باہر تھے۔ ہائی کورٹ سے تحفظ نہ ملنے کے بعد انہیں 21 مارچ کو ای ڈی نے گرفتار کیا تھا۔ سپریم کورٹ میں عبوری ضمانت کی مخالفت کرتے ہوئے ای ڈی نے کہا تھا کہ انتخابی مہم چلانے کا حق نہ تو بنیادی ہے اور نہ ہی آئینی حق۔ یہ قانونی حق بھی نہیں ہے۔ سپریم کورٹ نے یہ فیصلہ 2017 میں الیکشن کمیشن بنام مختار انصاری کے معاملے میں دیا ہے۔ سماعت کے دوران ای ڈی کی طرف سے پیش ہوئے اے ایس جی ایس وی راجو نے عدالت کو بتایا کہ جب ایکسائز پالیسی سے متعلق گھوٹالے کی تحقیقات شروع کی گئی تھی، تب کیجریوال کے رول کی جانچ نہیں کی جا رہی تھی۔ جیسے جیسے تفتیش آگے بڑھی، ان کا کردار سامنے آیا۔ جسٹس کھنہ نے کہا تھا کہ یہ ایک غیر معمولی صورتحال ہے۔ الیکشن ہو رہے ہیں اور ایک وزیر اعلیٰ جیل میں ہے۔ یہ کوئی عام معاملہ نہیں ہے۔ جسٹس کھنہ نے کہا تھا کہ ہم عبوری ضمانت کی سماعت نہیں کر رہے کیونکہ کیجریوال ایک سیاست دان ہیں لیکن ہر شخص کے لیے کچھ خاص اور غیر معمولی حالات ہو سکتے ہیں۔ ہم یہ دیکھنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ کیا انتخابات کیجریوال کے لیے ایسی غیر معمولی صورتحال ہے۔ 15 اپریل کو سپریم کورٹ نے کیجریوال کی عرضی پر ای ڈی کو نوٹس جاری کیا تھا۔ کیجریوال نے دہلی ہائی کورٹ کے فیصلے کو سپریم کورٹ میں چیلنج کیا تھا۔ اس سے قبل 9 اپریل کو جسٹس سورن کانتا شرما کی سربراہی میں دہلی ہائی کورٹ کی بنچ نے گرفتاری کو چیلنج کرنے والی اروند کیجریوال کی درخواست کو مسترد کر دیا تھا۔ کیجریوال اب عام آدمی پارٹی (اے اے پی) کے لیے انتخابی مہم چلا سکیں گے۔ آپ کو بتا دیں کہ ای ڈی نے عبوری ضمانت دینے کی مخالفت کی تھی۔ سپریم کورٹ نے فیصلہ سناتے ہوئے کہا کہ ہمیں کوئی مشترکہ لکیر نہیں کھینچنی چاہیے۔ انہیں مارچ میں گرفتار کیا گیا تھا اور اسے پہلے یا بعد میں بھی گرفتار کیا جا سکتا تھا۔ اب 21 دن یہاں اور وہاں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ اروند کیجریوال 2 جون کو خود سپردگی اختیار کریں گے۔ جسٹس سنجیو کھنہ اور دیپانکر دتہ کی ڈویژن بنچ نے یہ فیصلہ سنایا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ای ڈی نے جمعرات کو سپریم کورٹ کی طرف سے دہلی کے وزیر اعلیٰ اروند کیجریوال کو آئندہ لوک سبھا انتخابات کی مہم کے لیے عبوری ضمانت دینے کی تجویز کی سخت مخالفت کی تھی۔ دہلی ایکسائز پالیسی سے متعلق منی لانڈرنگ کیس میں 21 مارچ کو ای ڈی کے ذریعہ گرفتار ہونے کے بعد کیجریوال فی الحال تہاڑ جیل میں ہیں۔ 7 مئی کو سپریم کورٹ نے ضمانت دینے کا اشارہ دیا تھا۔ سپریم کورٹ دہلی ایکسائز پالیسی کیس میں ای ڈی کے ذریعہ اروند کیجریوال کی گرفتاری اور ریمانڈ کو چیلنج کرنے والی ان کی درخواست پر سماعت کر رہی تھی۔ دہلی ہائی کورٹ نے پہلے ان کی عرضی کو مسترد کر دیا تھا، جس کے بعد ایک اپیل سپریم کورٹ میں دائر کی گئی تھی۔ 7 مئی کو اپیل پر سماعت کے دوران سپریم کورٹ نے کیجریوال کو عبوری ضمانت دینے کا اشارہ دیا تھا تاکہ وہ آئندہ لوک سبھا انتخابات کے لیے مہم چلا سکیں۔

عالمی اقتصادی بحران کے درمیان بھارت کی مستحکم قیادت اہم ہے/ وزیر خارجہ

نئی دہلی//

وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے کہا ہے کہ دنیا اس دہائی میں تنازعات، طاقت کی تبدیلی اور تیز ہونے والے مسابقت کی وجہ سے ایک "بہت، بہت طوفانی" منظر کا مشاہدہ کرے گی، جس کی وجہ سے ہندوستان کے لیے ایک مستحکم اور سمجھدار قیادت کا ہونا زیادہ اہم ہے۔ جمعرات کو دیر گئے پی ٹی آئی کو دیے گئے ایک خصوصی انٹرویو میں، جے شنکر نے 2020 کے آخر تک اس دنیا سے یکسر مختلف تصویر کھینچی جس میں ہم اب رہ رہے ہیں، جب ان سے کہا گیا کہ وہ سفارت کاری اور سیاست میں اپنے تقریباً 50 سال کے تجربے کا جائزہ لیں۔ جے شنکر نے خاص طور پر امریکہ کے گھٹتے ہوئے اثر و رسوخ، یوکرین میں تنازعہ، غزہ میں لڑائی، بحیرہ احمر میں حملے، بحیرہ جنوبی چین میں کشیدگی، مختلف جغرافیوں میں دہشت گردی کے چیلنج اور نئی ٹکنالوجی کی آمد کا حوالہ دیا۔ انہوں نے کہا، میرے خیال میں آج ان سب کا امتزاج، ایک طرح کی شاندار تصویر بنا رہا ہے، اور اس کے اوپر مقابلہ تیز ہو رہا ہے۔ اس تناظر میں، انہوں نے مزید کہا کہ یہ ضروری ہے کہ موجودہ لوک سبھا انتخابات میں رائے دہندگان دانشمندی سے انتخاب کریں تاکہ ہندوستان کو ایک مستحکم اور پختہ قیادت حاصل رہے۔ "میرے خیال میں آج، ہندوستانی ووٹروں کو اس صورتحال میں سب سے بڑا انتخاب کرنا ہے - آپ ہندوستانی حکومت کی قیادت کرنے کے لیے کس پر بھروسہ کرتے ہیں۔ جے شنکر، جن کے پاس اپنی سخت ناک سفارت کاری کے ساتھ بین الاقوامی سطح پر ہندوستان اور مودی حکومت کی پروفائل کو بلند کرنے کے لیے ملک میں ایک بڑے پرستار کی بنیاد ہے، نے نشاندہی کی کہ تنقص پہلے ہی ہو رہا ہے۔ آج آپ کا یوکرین میں تنازعہ ہے، آپ غزہ میں لڑ رہے ہیں، آپ نے یہ حملے بحیرہ احمر اور بحیرہ عرب میں کیے ہیں، آپ کو بحیرہ جنوبی چین میں تناؤ ہے، آپ کے پاس مختلف جغرافیوں میں دہشت گردی ہے، آپ کے پاس اس قسم کے حملے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایل اے سی (لائن آف ایکچول کنٹرول) پر ہمیں چین کے ساتھ مسئلہ درپیش ہے لیکن دوسرے ممالک کے بھی چین کے ساتھ اپنے مسائل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس کے ساتھ ساتھ امریکہ کا غلبہ بھی کم ہو رہا ہے۔ امریکہ اب بھی دنیا کی سب سے بڑی طاقت ہے۔ لیکن مختلف وجوہات کی بناء پر، آپ کہہ سکتے ہیں کہ اگلی طاقتیں امریکہ کے اس سے کہیں زیادہ قریب ہیں جتنا کہ پہلے تھیں۔ اس کے علاوہ، خود امریکہ نے دنیا کے سامنے اپنی کرنسی بدل لی ہے۔ وزیر نے یہ بھی استدلال کیا کہ بین الاقوامی معیشت نے ترقی کی ہے، یہ نوٹ کرتے ہوئے کہ پچھلے 25 سالوں میں گلوبلائزیشن کے نتیجے میں مینوفیکچرنگ اور ٹیکنالوجی کو ایک جغرافیہ میں مرکوز کیا گیا ہے جبکہ بہت سے ممالک میں صلاحیتوں کو کھوکھلا کر دیا گیا ہے۔

مالدیپ کے وزیر خارجہ نے صدر موئزو کے آئندہ دورہ ہند پر تبادلہ خیال کیا

نئی دہلی// مالدیپ کے وزیر خارجہ موسیٰ ضمیر نے ہندوستانی وزیر خارجہ ایس جے شنکر کے ساتھ صدر محمد معیزو کے ہندوستان کے آنے والے دورے کے بارے میں بات چیت کی۔ ابتدائی طور پر یہ دورہ سہولت کے لیے مؤخر کیا گیا تھا، لیکن جلد ہی اسے منظم کرنے کے لیے بات چیت جاری ہے۔ مالدیپ کے وزیر خارجہ نے واضح کیا کہ چین کے ساتھ کوئی فوجی معاہدہ نہیں ہے اور علاقائی ممالک کے لیے بحر ہند میں امن اور سلامتی کی اہمیت پر زور دیا۔ جبکہ چینی جہازوں کو ذاتی گردش اور دوستانہ پورٹ کالز کی اجازت دی گئی ہے، مالدیپ کے پانیوں میں تحقیقی سرگرمیوں کی اجازت نہیں ہے۔ دونوں ممالک کے درمیان اقتصادی تعلقات کی اہمیت کو تسلیم کرتے ہوئے، قرض سے نجات کے اقدامات اور ہندوستان کے ساتھ اقتصادی تعاون پر بھی بات چیت ہوئی۔ مالدیپ نے خود کو کچھ وزراء کی طرف سے بھارتی وزیر اعظم نریندر مودی کے خلاف کیے گئے توہین آمیز ریمارکس سے دور رکھا، اس بات کو یقینی بنانے کے لیے کارروائی کی کہ ایسے واقعات دوبارہ نہ ہوں۔

یورپی یونین کے ایلچی ہیرو ڈیلفن نے یورپی یونین کے عالمی تعلقات میں ہندوستان کی بڑھتی ہوئی اہمیت پر زور دیا

نئی دہلی// یوروپی یونین کے ایلچی ہیرو ڈیلفن نے یورپی یونین کے عالمی تعلقات میں ہندوستان کی بڑھتی ہوئی اہمیت پر روشنی ڈالی، اسے ایک ایسے ملک کے طور پر بیان کیا جس نے یونین کے لیے زبردست اہمیت حاصل کی ہے۔ ڈیلفن نے یہ ریمارکس نئی دہلی میں یوم یوروپ کی تقریب کے دوران کہے، جہاں انہوں نے نہ صرف یورپی یونین بلکہ باقی دنیا کے لیے ہندوستان کے ساتھ مضبوط تعلقات استوار کرنے کی اسٹریٹجک مطابقت اور اہمیت پر زور دیا۔ انہوں نے ہندوستان اور یورپی یونین کے تعلقات کو آگے بڑھانے میں کاروباری برادری کے کردار کو تسلیم کیا، جس کی نمائندگی فیڈریشن آف یورپین بزنسز ان انڈیا کرتی ہے۔ ڈیلفن نے روس کی جارحیت کے خلاف یوکرین کی جدوجہد میں حمایت کا اظہار کرتے ہوئے اور مشرق وسطیٰ میں امن کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے امن کے تحفظ اور بین الاقوامی اصولوں، اصولوں اور اقدار کو برقرار رکھنے کے لیے یورپی یونین کے عزم کا اعادہ کیا۔

ملک میں یکساں آبادی کی پالیسی بنانا ضروری ہے/ وی ایچ پی

نئی دہلی// وشو ہندو پریشد (وی ایچ پی) نے اقتصادی مشاورتی کونسل کی آبادی کے اعداد و شمار کی رپورٹ پر تشویش کا اظہار کیا ہے اور ملک میں یکساں آبادی کی پالیسی کا مطالبہ کیا ہے۔ وی ایچ پی کے ترجمان ونود بنسل نے آج یہاں ایکس پر اپنی پوسٹ میں کہا "اقتصادی مشاورتی کونسل کی رپورٹ کے مطابق، جہاں ہندوستان میں ہندو آبادی میں 7.82 فیصد کمی آئی ہے، وہیں مسلمانوں کی آبادی میں 43.15 فیصد اضافہ ہوا ہے۔" مسٹر بنسل نے کہا کہ دنیا بھر میں یہ ریکارڈ موجود ہے کہ جہاں مسلمان بڑھتے ہیں وہاں غیر مسلم کم ہو جاتے ہیں۔ وہ وہاں سے بھاگ جاتے ہیں یا مارے جاتے ہیں۔ جب تک وہ اقلیت میں رہتے ہیں، مظلوم ہونے کا بہانہ بناتے ہیں یعنی مظلوم ہونے کا کارڈ کھیل کر اکثریت کو بدنام کرتے رہتے ہیں۔ مسٹر بنسل نے کہا "آبادی میں بھی اضافہ کریں گے اور غریبی، بے روزگاری اور ناخواندگی کو ختم کرنے کے ساتھ ساتھ مذہبی بنیاد پر ریزرویشن بھی چاہیں گے۔ ایک طرف ووٹ جہاد چلا رہے ہیں اور دوسری طرف آبادی کا جہاد چلا رہے ہیں۔ بڑھتی ہوئی آبادی پر کہا جاتا ہے کہ اللہ اولاد دیتا ہے لیکن وسائل کے لیے حکومت کے آگے ہاتھ پھیلاتے ہیں۔

کسانوں کا مسئلہ ہندوستان کی مخلوط حکومت کے ساتھ لوک سبھا میں حل کیا جائے گا/ اوجلا

امرتسر// پنجاب کی امرتسر لوک سبھا سیٹ سے کانگریس امیدوار گرجیت سنگھ اوجلا نے جمعرات کو کسانوں سے ملاقات کرتے ہوئے کہا کہ وہ پہلے بھی کسانوں کے لیے ایک سال تک دہلی کی سڑکوں پر دھرنا دے چکے ہیں اور مستقبل میں بھی ان کی آواز بنیں گے۔ مسٹر اوجلا نے گاؤں چاچی وڈ نیل میں کسان مزدور سنگھرش کمیٹی کے لیڈروں سے کہا کہ سردیوں کے مہینوں میں انہوں نے دہلی میں کسانوں کے حق میں جدوجہد کی اور سڑکوں پر راتیں گزاریں کیونکہ لوک سبھا میں کسانوں کا مسئلہ اٹھانے کے باوجود بی جے پی بحث کے لیے تیار نہیں تھی۔

بھارت کی ایک اور سفارتی جیت

ایران کی طرف سے پکڑے گئے بحری جہاز پر موجود 5 ہندوستانی ملاح رہا

نئی دہلی// ایران میں ہندوستانی سفارت خانے نے کہا کہ ایک سفارتی پیش رفت میں تہران کی طرف سے قبضے میں لیے گئے اسرائیل سے منسلک ایک جہاز پر سوار پانچ ہندوستانی ملاحوں کو جمعرات کو رہا کر دیا گیا اور وہ ایران سے روانہ ہو گئے ہیں۔ ہندوستانی سفارت خانے نے ان کی رہائی کی تفصیلات بتاتے ہوئے بندر عباس میں سفارت خانے اور ہندوستانی قونصل خانے کے ساتھ قریبی رابطہ کاری کے لیے ایرانی حکام کا شکریہ ادا کیا۔ وزارت خارجہ امور کے سرکاری ترجمان رندھیر جیسوال نے ایکس پر پوسٹ کیا "ایم ایس سی ایریز پر ہندوستانی ملاحوں میں سے 5 کو رہا کر دیا گیا ہے اور آج شام کو ایران سے روانہ ہو گئے ہیں۔ ہم ایرانی حکام کی بندر عباس میں سفارت خانے اور ہندوستانی قونصل خانے کے ساتھ قریبی تال میل کے لیے سراہتے ہیں۔ اسرائیل سے منسلک اس کارگو جہاز کو ایران نے 13 اپریل کو قبضے میں لیا تھا جس میں 17 ہندوستانی شہری سوار تھے۔ ایران کے اسلامی انقلابی گارڈ کور کی بحریہ نے آبنائے ہرمز کے قریب کنٹینر جہاز کو قبضے میں لے لیا۔ MSC Aries کو آخری بار 12 اپریل کو دبئی کے ساحل سے آبنائے ہرمز کی طرف جاتے ہوئے دیکھا گیا تھا۔ اس سے قبل تھریسور، کیرالہ سے تعلق رکھنے والی این ٹیسا جوزف، اسرائیل سے منسلک کارگو جہاز 'ایم ایس سی ایریز' کے 17 ہندوستانی عملے کے ارکان میں سے ایک تھی جسے ایران نے 13 اپریل کو پکڑا تھا، 18 اپریل کو بحفاظت اپنے وطن واپس پہنچ گئی۔

پریوار کی پانچوں سیٹیں ہارے گی سپا، نہیں کھلے گا کھاتہ/ یوگی

لکھیم پور کھیری// اتر پردیش کے وزیر اعلیٰ یوگی آدتیہ ناتھ نے دعویٰ کیا کہ لوک سبھا الیکشن میں اتر پردیش میں سماج وادی پارٹی (ایس پی) کا کھاتہ بھی نہیں کھلے گا اور ایس پی سربراہ کے کنبے کی پانچوں سیٹوں پر ہار یقینی ہے۔ گولا میں کھیری لوک سبھا سیٹ کے لئے انتخابی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے یوگی نے جمعرات کو کہا کہ لوک سبھا الیکشن کی تین مراحل پورے ہو چکے ہیں۔ ملک میں ایک ہی آواز گونج رہی ہے پھر ایک بار مودی سرکار۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس اور ایس پی کے لوگ کہہ رہے ہیں کہ رام مندر کی تعمیر غیر ضروری ہے۔ جوں جوں انتخابات کا عمل آگے بڑھ رہا ہے دو باتیں واضح ہو گئی ہیں۔ ایک طرف ہندوستان کی ترقی، غریب بہبود کی اسکیموں کا فائدہ دینے والے رام بھکت ہیں۔ دوسری طرف بھارت کی سلامتی میں سیندھ لگانے والے، بین الاقوامی اسٹیج پر بھارت کی توہین کرنے والے اور عقیدے سے کھلواڑ کرنے والے رام کے مخالف ہیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ کانگریس اور ایس پی ملک کو تقسیم کرنے کی سازش کر رہے ہیں۔ کانگریس کے دور میں ایک طرف ملک کی سرحدیں غیر محفوظ تھیں اور دہشت گردی اور نکسل ازم اپنے عروج پر تھا تو دوسری طرف ایس پی رام بھکتوں پر گولی چلاتی تھی اور دہشت گردوں کے مقدمات واپس لیتی تھی۔ لیکن اس بار پورے ملک میں ایک ہی آواز گونج رہی ہے کہ جو رام لائے ہیں ہم ان کو لائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ جیسے ایودھیا نئی ایودھیا بن گئی ہے۔ کاشی وشوناتھ دھام چمک رہا ہے۔ اسی طرح ہم چھوٹی کاشی کو بھی اسی خوبصورتی سے جوڑنے کا کام کرنے جا رہے ہیں۔ فور لین پر مشتمل ایک خوبصورت کوریڈور ہوگا۔ ہر تاجر کو آباد کرنے کا کام کیا جائے گا، کسی کو اجاڑا نہیں جائے گا۔ کانگریس کے دور میں ملک میں وراندازی ہوتی تھی۔ دہشت گردی اور نکسل ازم عروج پر تھا اور ترقیاتی کام رکے ہوئے تھے۔ غریبوں کو ملنے والی اسکیمات میں بڑے پیمانے پر بندر بانٹ ہوتی تھی۔ آج 80 کروڑ لوگوں کو مفت راشن فراہم کیا جا رہا ہے۔ مرکزی اور ریاستی حکومتوں کی کامیابیوں کو شمار کراتے ہوئے سی ایم یوگی نے عوام سے بی جے پی کے حق میں ووٹ دینے کی اپیل کی۔ ایس پی پر الزام لگاتے ہوئے یوگی نے کہا کہ ایس پی صدر نے سابق وزیر اعلیٰ کلیان سنگھ کی موت پر کوئی تعزیت کا اظہار نہیں کیا، جب کہ ایک مافیا کی موت ہوئی تو وہ فاتحہ پڑھنے ان کے گھر گئے۔ انہوں نے کہا کہ ایس پی کے پاس غریبوں کی بھلائی کے لیے کوئی ایکشن پلان نہیں ہے۔ یہ لوگ مافیا کو گلے کا ہار بنا کر ریاست کو انتشار کی بھٹی میں جھونکنے کا کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ آج ملک میں جو تبدیلی نظر آ رہی ہے اس کے مہاناینک نریندر مودی ہیں۔ ان کی قیادت میں ہندوستان عالمی طاقت بننے کی طرف بڑھ رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آج کا نیا ہندوستان کہتا ہے کہ ہم کسی سے نہیں لڑیں گے لیکن اگر کوئی ہمیں چھیڑتا ہے تو ہم اسے بھی نہیں چھوڑیں گے۔ کانگریس کے لیے خاندان سب سے پہلے اور بی جے پی کے لیے ملک پہلے ہے۔ انہوں نے کہا کہ لوک سبھا انتخابات میں ریاست کے عوام وزیر اعظم مودی کو 80 سیٹوں پر 80 کمل کے ہار پہنائیں گے۔

ایک اور شہر کا نام بدلنے کا یوگی کا اشارہ

نئی دہلی// لوک سبھا انتخابات کی مہم زوروں پر ہے۔ انتخابی مہم کے دوران اتر پردیش کے سی ایم یوگی آدتیہ ناتھ کا ایک بیان اب خبروں میں ہے۔ اس بیان میں سی ایم یوگی آدتیہ ناتھ نے یوپی کے ایک اور شہر کا نام تبدیل کرنے کا اشارہ دیا ہے۔ سی ایم یوگی آدتیہ ناتھ نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ شہر کا نام ایسا ہے کہ بار بار بولتے ہوئے بھی سوچنا پڑتا ہے۔ اس کا نام لینے سے منہ کا ذائقہ خراب ہو جاتا ہے۔ یقین رکھیں، یہ وقت کے ساتھ بدل جائے گا۔ چونکہ وہ فیروز آباد میں تقریر کر رہے تھے لہٰذا کچھ لوگوں کا ماننا ہے کہ فیروز آباد کا نام بدلنے کا اشارہ ہے۔ آپ کو بتاتے چلیں کہ اس لوک سبھا الیکشن میں سی ایم یوگی کے کئی ایسے بیانات ہیں جو شروع سے ہی خبروں میں ہیں۔

ہندوستان کی معروف رئیل اسٹیٹ تنظیم آسٹریلیا میں سالانہ کانفرنس کی میزبانی کریگی

نئی دہلی// ایک اہم پیش رفت میں، کنفیڈریشن آف رئیل اسٹیٹ ڈیولپرز ایسوسی ایشن آف انڈیا (CREDAI) نے اعلان کیا ہے کہ اس کا سالانہ کنونشن، نیٹکون 2024 ستمبر 2024 میں آسٹریلیا میں منعقد ہوگا۔ یہ فیصلہ وسیع غور و خوض کے بعد سامنے آیا ہے، جس میں آسٹریڈ ساؤتھ ایشیا - آسٹریلین ٹریڈ اینڈ انویسٹمنٹ کمیشن - میزبان ملک کے طور پر آسٹریلیا کے لیے فعال طور پر وکالت کر رہا ہے۔ ہندوستان میں آسٹریلیا کے ہائی کمشنر فلپ گرین او اے ایم نے کہا "ہم کریڈائی نیشنل کو سڈنی میں خوش آمدید کہنے اور پوری حکومت کی پیشکش کے منتظر ہیں۔ اس تقریب میں ہندوستان کے سرکردہ کارپوریٹس سے 1500 سے زیادہ ہائی نیٹ ورتھ افراد کی طرف متوجہ ہونے کی توقع ہے، جو آسٹریلیا کے لیے خاطر خواہ اقتصادی اور کاروباری فوائد کا وعدہ کرتے ہیں۔ کریڈائی نیشنل کے ماضی کے چیئرمین عرفان رزاق نے ایک پیغام میں تمام ممبران کو نیٹکون 2024 کے لیے رجسٹر کرنے کی پرتپاک دعوت دی۔ کنونشن کے لیے آسٹریڈ کا جوش سبز معیشت کی جانب قدم بڑھانے اور نیٹ زیرو کے اہداف کو حاصل کرنے میں ہندوستانی اور آسٹریلیائی اسٹیک ہولڈرز کے درمیان تعاون کو فروغ دینے کی صلاحیت سے پیدا ہوتا ہے۔ دونوں ممالک کے اہم کھلاڑیوں کو اکٹھا کر کے اس ایونٹ کا مقصد شہری ترقیاتی منصوبوں میں اہم مسائل اور اختراعات پر بات چیت اور شراکت داری کو آسان بنانا ہے۔ یہ بات چیت توانائی کی کھپت اور اخراج کو کم کرنے، کارکردگی کو بڑھانے، اور ہندوستان میں شہری ترقی کی اہم کوششوں میں حفاظت کو یقینی بنانے پر توجہ مرکوز کرنے کی توقع ہے۔

خوفزدہ مودی اپنے متروں اڈانی - امبانی سے مدد کی گہار لگا رہے ہیں/ راہل گاندھی

قنوج// کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے جمعہ یعنی 10 مئی 2024 کو دعویٰ کیا کہ یوپی میں انڈیا اتحاد کا طوفان آ رہا ہے۔ آپ لکھ کر لے لیں کہ بی جے پی کی یوپی میں سب سے بڑی ہار ہونے جا رہی ہے۔ راہل گاندھی اتر پردیش کے قنوج میں انتخابی جلسہ عام سے خطاب کر رہے تھے۔ راہل گاندھی نے اپنے خطاب کے دوران کہا، نریندر مودی نے 10 برسوں تک اڈانی اور امبانی کا نام نہیں لیا لیکن جب ڈر گئے تو اپنے دو متروں کا نام لیا اور کہا کہ آ کر مجھے بچاؤ، انڈیا اتحاد نے مجھے گھیر لیا ہے! انہوں نے مزید کہا کہ اس مرتبہ نریندر مودی پی ایم نہیں بنیں گے۔ انہوں نے کہا، 10 سے 15 دنوں میں آپ دیکھنا کہ آپ کو بھٹکانے کی کوشش کی جائے گی لیکن آپ کو بھٹکنا نہیں ہے۔ ہمارا انتخابی منشور ہندوستان کا آئین ہے۔ اس کتاب نے دلتوں اور پسماندگان کو حقوق فراہم کئے ہیں۔ راہل گاندھی نے وزیر اعظم مودی پر نشانہ لگاتے ہوئے کہا کہ بی جے پی نے اعتراف کر لیا ہے کہ وہ آئین کو منسوخ کرنے جا رہی ہے لیکن ہم ایسا نہیں ہونے دیں گے۔ آئین نے ہی ووٹ سے لے کر دیگر حقوق فراہم کئے ہیں۔ یہ مہاتما گاندھی اور بابا صاحب کا فراہم کردہ ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ وزیر اعظم مودی 22 لوگوں کے لئے کام کرتے ہیں اور انہوں نے ان 22 لوگوں کا 16 لاکھ کروڑ روپے کا قرض معاف کر دیا ہے۔ میرا آپ سب سے سوال ہے کہ وزیر اعظم مودی نے آپ کا کتنا قرض معاف کیا؟ یہ مرکزی حکومت دلتوں، پسماندگان، کسانوں اور مزدوروں کی نہیں ہے۔ انتخابات میں اپنی یقینی شکست دیکھ کر انہوں نے خود ہی یہ انکشاف کر ڈالا۔ کانگریس کی ترجمان سپریہ سرینیت نے جمعرات کو یہاں پارٹی ہیڈکوارٹر میں ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ مسٹر مودی نے 10 سال میں پہلی بار اڈانی - امبانی کا نام لیا ہے اور کہا ہے کہ وہ بوریوں میں پیسے دے رہے ہیں اور یہاں لے جا رہے ہیں، وہاں ٹیمپو میں کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے اسے وزیر اعظم کی بے بسی قرار دیتے ہوئے کہا کہ ان کے پاس کرپشن کو بے نقاب کرنے کے علاوہ کوئی آپشن نہیں بچا ہے۔ اس انکشاف نے بی جے پی کے بدعنوان لوگوں میں ہلچل مچا دی ہے۔ محترمہ سرینیت نے اسے وزیر اعظم کی بے بسی قرار دیتے ہوئے کہا کہ ملک کا وزیر اعظم اس سے پہلے کبھی اتنا کمزور، اتنا بے بس، اتنا لاچار نہیں تھا۔ دس سال تک خاموش رہنے کے بعد آخر کار انہوں نے اڈانی، امبانی کا نام لے ہی لیا اور خود اپنی بدعنوانی کو بے نقاب کیا۔ انہوں نے یہ انکشاف کانگریس کے رہنما راہل گاندھی کی وجہ سے کیا ہے کیونکہ یہ مسٹر گاندھی ہی ہیں جو اڈانی اور امبانی کی کرپشن کو بے نقاب کرنے کی مسلسل کوشش کر رہے ہیں۔ محترمہ سرینیت نے کہا "اب ووٹنگ کے تیسرے مرحلے کے بعد مسٹر مودی نے اڈانی اور امبانی کا نام لیا ہے اور کہا ہے کہ وہ بوریوں میں پیسے لے جا رہے ہیں اور انہیں ٹیمپوز میں ادھر ادھر لے جا رہے ہیں۔ اب یہ واضح ہے کہ بی جے پی ہار رہی ہے۔" کانگریس کی لیڈر نے طنز کرتے ہوئے کہا کہ بدعنوانی کا یہ انکشاف خود وزیر اعظم نریندر مودی نے کیا ہے۔ وزیر اعظم اسٹیج سے کہہ رہے ہیں کہ دو لوگ کالا دھن یہاں سے وہاں منتقل کر رہے ہیں لیکن ملک کی جانچ ایجنسی اس پر بھی توجہ نہیں دے رہی ہے۔ مودی کی ایجنسیاں اور میڈیا بھی ہار دیکھ رہے ہیں، اسی لیے کوئی کچھ نہیں کہہ رہا۔

تین مراحل میں بی جے پی کی ہوا نکل گئی/ اکھلیش

بہرائچ//

سماج وادی پارٹی (ایس پی) سربراہ اکھلیش یادو نے کہا کہ لوک سبھا الیکشن سے پہلے تین مرحلے کی ووٹنگ میں عوام نے بی جے پی کو ہار کی دہلیز پر لا کر کھڑا کر دیا ہے اور اگلے دو مراحل میں بی جے پی کی ہار یقینی کر دی جائے گی۔ بہرائچ شہر کے گیند گھر میدان میں یادو نے جمعرات کو دوپہر بعد ایس پی امیدوار کی حمایت میں عوامی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عوام نے پہلے، دوسرے اور تیسرے مرحلے کی ووٹنگ میں بی جے پی کو کافی پیچھے کر دیا ہے۔ چوتھے اور پانچویں مرحلے کی ووٹنگ میں آپ لوگ ووٹنگ کر کے ان کے منصوبوں کو روکنے کا کام کریں۔ سابق وزیر اعلیٰ نے کہا کہ بی جے پی دنیا کی سب سے جھوٹی پارٹی ہے۔ وہ دنیا کی سب سے بڑی پارٹی بننے کا دعویٰ کرتی ہے لیکن ترقی کے نام پر کافی پیچھے ہے۔ بی جے پی نے ڈبل انجن کی حکومت میں کسان کی آمدنی دوگنی کرنے کا دعویٰ کیا لیکن کسانوں کی کمائی کو بچولیوں کے ہاتھ میں سونپ دیا۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی حکومت نے 4 سال کے لئے اگنی ویر اسکیم کا آغاز کیا ہے۔ اس سے نوجوانوں میں ناراضگی ہے۔ اتحادی حکومت بنی تو تیس لاکھ سرکاری نوکری دینے کے ساتھ ہی اگنی ویر اسکیم کو ختم کریں گے۔ 60 لاکھ نوجوانوں کی نوکری چھوٹ گئی۔ پیپر لیک ہونے کی وجہ سے ان کا مستقبل تاریکی میں چلا گیا۔ بی جے پی حکومت آئی تو پولیس کی نوکری بھی تین سال کی کر دے گی۔ یادو نے کہا کہ آج سب کچھ فروخت ہو رہا ہے۔ ٹریک فروخت ہو گئی، ایئر پورٹ فروخت کر دیے گئے ان کی حکومت رہی تو سبھی نوکریاں پرائیویٹ ہو جائے گی۔ یہ حکومت آئین کو تبدیل کرنا چاہتی ہے لیکن ہم لوگ انہیں ہی ہٹا دیں گے۔ پہلے، دوسرے اور تیسرے مرحلے کے الیکشن میں بی جے پی کے جھوٹ کی ہوا نکالتے ہوئے ان کے منصوبوں پر پانی پھیر دیا ہے۔ اب ڈبل انجن کی حکومت میں ترقی کا کوئی ذکر نہیں کیا جا رہا ہے صرف ہندو۔ مسلمان میں لڑایا جا رہا ہے۔ اس دوران سبھی امیدوار اور کافی تعداد میں کارکنان موجود رہے۔

کیا امریکا کی عالمی برتری ختم ہو رہی ہے؟

تزئین حسن

افراد اور بعض اوقات قوموں کی زندگی میں ایسے لمحات آتے ہیں جب قدرت انھیں ایسی کامیابیاں عطا کرتی ہے کہ وہ محسوس کرنے لگتے ہیں کہ وہ کامیابی کی اس اوج ثریا پر ہیں جہاں تک تاریخ میں نہ کوئی پہنچا ہے اور نہ آئندہ کوئی پہنچے گا۔ امریکا کی زندگی میں بھی ماضی قریب میں ایک ایسا موقع آیا جب آج سے کوئی 30 برس پہلے اس کا حریف سوویت یونین کمزور پڑ کر ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا۔ بلاشبہ سرد جنگ کا خاتمہ امریکا کی تاریخ کی بڑی کامیابی تھی لیکن آج ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ دراصل امریکا کی تنزلی کا نقطہ آغاز تھا۔ ''کیا چین جیت گیا'' کے مصنف کشور محبوبانی کا تعلق ایک ہندو سندھی گھرانے سے ہے جو تقسیم کے وقت سندھ سے سنگاپور منتقل ہوگیا۔ کشور نے اپنی تعلیم سنگاپور ہی سے مکمل کی اور وہ طویل عرصے سنگاپور میں ڈپلومیٹ رہے، اس دوران اقوام متحدہ میں سنگاپور کی نمائندگی کی اور مختصر عرصے کے لئے سلامتی کونسل کے سربراہ بھی رہے۔ کشور ہارورڈ اور لی کوان یونیورسٹی میں تدریس بھی کرتے رہے ہیں اور عالمی منظرنامے میں چین کے ابھرنے کے موضوع پر متعدد کتابیں بھی تحریر کیں۔

ان کی حالیہ کتاب Has China Won? سن 2020ء میں شائع ہوئی اور امریکا اور مغربی دنیا میں بحث کا مرکز بنی ہوئی ہے۔ اس میں ان کا کہنا ہے کہ امریکا سپر پاور کی حیثیت کھو رہا ہے اور اس کی جگہ کمیونسٹ چین لے رہا ہے۔ اس سلسلے میں وہ امریکا اور مغرب کی متعدد غلطیوں کی نشاندہی کرتے ہیں اور اصرار کرتے ہیں کہ اب بھی وقت ہے اگر امریکا اپنی غلطیوں سے سبق سیکھے اور ان کا مداوا کرنے کی کوشش کرے تو وہ دنیا میں اپنی حیثیت برقرار رکھ سکتا ہے۔ وہ خود کو امریکا اور چین دونوں کا دوست کہتے ہیں اور ان کے مابین حالیہ تناؤ کو ختم کرنے کی ضرورت پر زور دیتے ہیں۔ اہم بات یہ ہے کہ ان کی کتاب کو اور دلائل کو امریکا میں بہت سنجیدگی سے لیا جا رہا ہے۔ پچھلے کئی مہینوں سے متعدد امریکی تھنک ٹینک اور یونیورسٹیز انھیں اس موضوع پر تبادلہ خیال کے لئے مدعو کر چکی ہیں۔

زیر نظر کتاب میں کشور کا کہنا ہے کہ سرد جنگ کے بعد پچھلے تیس سال میں امریکا کی 50 فیصد آبادی کے معیار زندگی اور آمدنی میں مسلسل کمی آئی ہے اور اسی 30 سال میں چین میں سات سو ملین کی آبادی کو غربت سے نکالا گیا ہے۔ کمیونسٹ پارٹی کی حکومت نے چینیوں کو غذا، تعلیم، صحت، روزگار اور انفراسٹرکچر کی صورت میں جو معیار زندگی دیا، وہ چین کی ہزاروں سالہ تاریخ میں کبھی چینیوں کو نصیب نہیں ہوا تھا جبکہ اس عرصے میں امریکا اس معاشی حقیقت کو نظر انداز کر کے چینیوں کو کمیونسٹ نظام سے نکلنے کی تلقین کرتا رہا ہے۔

کشور کا یہ بھی کہنا ہے کہ امریکا اپنے جمہوری نظام پر ناز کرتا ہے لیکن اس نے اس بات کو نظر انداز کیا ہے کہ کمیونسٹ چین جمہوریت کے بجائے meritocracy (میرٹ کی بنیاد پر حکمران کا انتخاب) کے اصول پر چلتا ہے جس کی وجہ سے انہیں ذہین اور قابل ترین افراد کی قیادت میسر ہے جو ملک کے مفاد میں بہترین فیصلے کرتی ہے۔ اس نظام کے مطابق کمیونسٹ پارٹی کے قابل ترین کارکنوں کو فیصلہ کرنے والے عہدوں تک پہنچایا جاتا ہے۔ میرٹ یعنی قابلیت کی یہ قدر جمہوری نظام میں ناممکن ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ایک اعشاریہ چار بلین آبادی کے ملک کو چلانا اور متحد رکھنا آسان کام نہیں جو چین کی کمیونسٹ پارٹی پچھلے ستر سال سے بخوبی انجام دے رہی ہے۔

ان کا سب سے دلچسپ نکتہ یہ ہے کہ سی سی پی کو چین کی کمیونسٹ پارٹی کے بجائے چین کی civilizational یعنی چینی تہذیب کی پارٹی سمجھنا چاہیے کیونکہ اس کا ہدف چین کی تاریخی اور قدیم شان و شوکت کا احیاء ہے۔ کشور یہ بھی کہتے ہیں کہ مغرب کا عروج صرف 200 سالہ پرانا ہے جبکہ انڈیا اور چین دنیا کی تاریخ میں ہزاروں سال بڑی طاقتیں رہی ہیں۔ ایسے میں یہ قدرتی بات ہے کہ ان قوموں میں دوبارہ عروج اور اپنی تہذیب میں دوبارہ جان ڈالنے کی خواہش پائی جاتی ہے۔ ایسا کہتے ہوئے کشور اسلامی دنیا کی نشاۃ ثانیہ اور اس سے قبل کے سمیری، فارسی، رومی اور یونانی ادوار کو فراموش کر جاتے ہیں۔

افراد اور بعض اوقات قوموں کی زندگی میں ایسے لمحات آتے ہیں جب قدرت انہیں ایسی کامیابیاں عطا کرتی ہے کہ وہ محسوس کرنے لگتے ہیں کہ وہ کامیابی کی اس اوج ثریا پر ہیں جہاں تک تاریخ میں نہ کوئی پہنچا ہے اور نہ آئندہ کوئی پہنچے گا۔

کشور کا کہنا ہے کہ سرد جنگ ختم ہونے کے بعد امریکا واحد سپر پاور کی حیثیت سے رعونت کا شکار ہوگیا اور طاقت کے نشے میں گرفتار ہوگیا۔ ان کا کہنا ہے کہ فرانسس فوکو یاما کی 'اینڈ آف ہسٹری' نامی کتاب اور اس میں بیان کردہ فلسفہ اس رعونت کا ثبوت ہیں جس کے مطابق سوویت یونین کی تحلیل کے بعد اور کمیونزم کی ناکامی کے بعد مغرب کی جمہوری اور لبرل اقدار انسان کے نظریاتی ارتقا کی معراج اور نقطہ اختتام ہیں۔

امریکا کی تاریخ کا دوسرا اہم موڑ وہ نائن الیون کو قرار دیتے ہیں جب امریکا شدید غم و غصے کا شکار ہوگیا اور اس کیفیت میں وہ عالمی معیشت کے ایک اہم واقعہ کو فراموش کر گیا یعنی چین کی ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن (ڈبلیو ٹی او) میں شمولیت جس سے عالمی لیبر منڈی میں 900 ملین تربیت یافتہ کام کرنے والے عالمی معیشت کا حصہ بنے جس سے امریکا اور دنیا بھر کے ورکرز کے لئے مقابلہ بڑھ گیا جبکہ امریکا اپنے ورکر کی مہارت بڑھنے پر توجہ نہیں دے سکا۔

ایک اہم تبدیلی لانے والا فیکٹر چین کی سستی لیبر ہے جس کے لالچ میں امریکی سرمایہ چین اور دیگر ایشیائی ممالک منتقل ہوا۔ پچھلے تیس سالوں کے معاشی زوال، درمیانے اور کم آمدنی والے طبقات کی فرسٹریشن کے نتیجے میں ٹرمپ کو اقتدار میں آنے کا موقع ملا جو بجائے خود امریکی ریاست کے لئے ایک بہت بڑا دھچکا ثابت ہوا۔ اسی معاشی فرسٹریشن کی وجہ سے امریکا بلکہ پورے مغرب میں معاشی مسائل سے نظر ہٹانے کے لئے اقلیتوں کے خلاف نفرت پھیلائی جا رہی ہے۔

کشور کا کہنا ہے کہ اب بھی دیر نہیں ہوئی ہے۔ امریکا اور مغرب اب بھی سنبھل سکتا ہے تاہم وہ امریکا کو یہ مشورہ دیتے ہیں کہ وہ minimalist اپروچ اپنائے یعنی دنیا کے معاملات میں اپنی مداخلت کو انتہائی ضرورت تک محدود کر دے۔ اس کی مداخلت سے اس کے خلاف نفرت پیدا ہو رہی ہے خصوصاً مسلم ممالک میں، ان کا دوسرا مشورہ یہ ہے کہ امریکا اپنے ڈیفنس بجٹ کو کم کرے اور اپنے عوام کے معیار زندگی کو بہتر بنانے اور ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ کے بجٹ کو بڑھائے۔ ان کا کہنا ہے کہ امریکا کے پاس تیرا ائیر کرافٹ کیریر بحری جہاز ہیں جن میں سے ہر ایک کی قیمت کئی سو بلین ڈالر ہے۔ ان کی مینٹی ننس پر روزانہ کئی ملین ڈالرز خرچ ہوتے ہیں۔ وہ ہارورڈ کے ایک پروفیسر ٹم کولٹن کے حوالے سے کہتے ہیں کہ جنگ کی صورت میں دشمن کا ایک لاکھ ڈالر کا میزائل ایک ایئر کرافٹ کیریر جہاز کو تباہ کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

تیسرا مشورہ وہ یہ دیتے ہیں کہ مغرب دنیا میں بہتری لانے کی جو ذمہ داری محسوس کرتا ہے اسے اس سے چھٹکارا پانا ہوگا۔ مغربی ممالک دنیا کی آبادی کا صرف بارہ فیصد ہیں۔ اسے یہ بوجھ اکیلے نہیں اٹھانا چاہئے بلکہ باقی دنیا سے مخاصمت کے ماحول کو ختم کر کے اقوام متحدہ اور دیگر اداروں کے ساتھ مل کر کام کرنا چاہیے۔

کشور کے مطابق چین امریکا تناؤ میں چین کی بھی غلطیاں شامل ہیں جن میں امریکی بزنس مین کو نظر انداز کرنا سرفہرست ہے۔ اس سے قبل جب بھی امریکی حکومت، چین کے خلاف کوئی اقدام کرنا چاہتی تھی امریکی تاجر اس کے راستے کی رکاوٹ بن کر کھڑا ہو جاتا تھا کہ چین سے مخاصمت اس کے مفادات کے خلاف تھی لیکن پچھلے چند سالوں میں چین نے امریکی بزنس مین پر متعدد تجارتی پابندیاں لگائی ہیں جس کی وجہ سے اب امریکی تاجر چین کا حمایتی نہیں رہا۔

کشور کا یہ بھی کہنا ہے کہ امریکا چین کی کمزوریوں سے واقف ہے لیکن اس کی مثبت صلاحیتوں سے واقف نہیں جبکہ خود اپنی قوتوں کا ادراک رکھتا ہے لیکن اپنی کمزوریوں سے واقف نہیں۔ کشور کا یہ تجزیہ حقیقت پر مبنی محسوس نہیں ہوتا کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو امریکا اپنے زوال کی پیش گوئی کرنے والے دانش وروں کی باتوں کو نظر انداز کر دیتا جبکہ خود کشور اور ان سے پہلے امریکا کے زوال کی پیش گوئی کرنے والے متعدد تجزیہ نگاروں جن میں فرید زکریا بھی شامل ہیں کو امریکہ میں بہت پزیرائی ملی۔

کشور پہلے دانشور نہیں جنھوں نے امریکا کے زوال کی بات کی ہو۔ اس سے قبل انڈین نژاد امریکن معروف جریدے 'نیوز ویک' کے ایڈیٹر اور امریکی چینل سی این این کے میزبان فرید زکریا کی 2008ء کی کتاب Post American World (امریکا کے بعد کی دنیا) کو بھی سنجیدہ حلقوں میں بہت پزیرائی حاصل ہوئی جس میں انھوں نے پیشین گوئی کی تھی کہ امریکا کا دور اب ختم ہوگیا۔ اب مستقبل کی سپر پاور چین اور بھارت ہوں گے۔ یاد رہے کہ یہ کتاب آج سے تیرہ سال قبل لکھی گئی تھی۔

اس کے علاوہ نوبل انعام یافتہ ماہر معیشت جوزف اسٹلگز بھی شد و مد سے چین کے عروج اور امریکی معیشت کے زوال کی بات کرتے رہے ہیں۔ اسٹلگز بھی سرد جنگ کے خاتمے کو امریکا کے زوال کا آغاز قرار دیتے ہیں۔

وہ روس کے دوبارہ عالمی منظرنامے پر نمودار ہونے کو بھی امریکا کے لئے چیلنج قرار دیتے ہیں جو اپنے معدنیاتی وسائل اور تیل کے ذخائر کے باعث چین سے زیادہ پیچیدگیاں پیدا کر سکتا ہے لیکن اس سلسلے کے ایک دلچسپ تجزیہ پر مبنی ایک کتاب The Myth of American Decline کے نام سے 2014ء میں ایک جرمن ماہر سیاسیات جوزف جوفے کی سامنے آئی جس کا کہنا ہے کہ امریکی زوال کی کہانی ایک افسانہ ہے اور ایسا پہلی مرتبہ نہیں ہوا کہ امریکی زوال کی پیشن گوئیاں کی گئی ہوں۔

روس کے اسپتنک سٹیلائٹ کی لانچ کے بعد 1960ء کے عشرے میں یہی باتیں کی گئیں کہ امریکا نمبرون کی حیثیت کھو رہا ہے۔ 1970ء کے عشرے میں ویت نام کی جنگ کے بعد یہی باتیں کی گئیں کہ امریکا شکست سے دوچار ہے۔ 1980ء کے عشرے میں جاپان کی امریکا پر سبقت کی باتیں کی گئیں۔ پھر مغربی یورپ اور 2001ء میں گولڈ مین ساش نامی معاشی کنسلٹنٹ گروپ نے پانچ ملکوں کے بلاک BRICS جس میں برازیل، روس، انڈیا، چین، اور جنوبی افریقہ کہلاتا ہے، کے بارے میں کہا کہ یہ امریکا کے ساتھ دنیا کی پانچ ابھرتی ہوئی معاشی طاقتیں ہیں لیکن اب تک امریکا کی حیثیت دفاعی طاقت، اور جی ڈی پی سمیت بہت سے حوالوں سے نمبرون ہی ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ نائن الیون کے بعد امریکا سے غلطیاں ہوئی ہیں اور سرد جنگ کے بعد وہ رعونت کا شکار ہوا۔ وائٹ ہاؤس پر جنگی جنون کا شکار اور عسکری میدان میں امریکا کو منوانے کے شوقین neoconservative کا غلبہ ہوا جن کا صیہونی لابی اور اسلاموفوبیا کا شکار کرچن فنڈا میٹلسٹ لابی کے ساتھ ایک فطری اتحاد تھا اور اس اتحاد نے اسرائیل کی بقا اور کسی ممکنہ مسلم طاقت کو پنپنے کے خطرے کے پیش نظر مشرق وسطیٰ میں تباہی مچائی، افغانستان اور عراق کو تباہ کیا گیا، اپنے عرب اتحادوں کو ساتھ ملا کر شام، یمن، لیبیا میں تباہی مچائی گئی۔

یہ طاقت کے مظاہرے اگر غلطیاں تھیں تو بھی سوچی سمجھی غلطیاں محسوس ہوتی ہیں۔ اس میں اسرائیلی اور نیو کنزرویٹو لابی کی خواہشات، کے ساتھ ساتھ امریکی اسلحہ کی فیکٹریوں سے بے پناہ منافع کے لالچ کو بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا جن کی کھپت کے لئے جنگیں ضروری ہیں۔ ہاں! یہ ضرور ہے کہ مسلم دنیا کو تباہ کرنے کی اس پر جوش مہم میں امریکا نے چین اور بھارت کی ابھرتی ہوئی طاقت کے خطرات کو بالکل نظر انداز کیا۔

لیکن ان سب کو اگر غلطی مان بھی لیا جائے تو اس حقیقت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا کہ آج بھی امریکی جی ڈی پی دنیا میں بلند ترین جی ڈی پی ہے۔ چین بھارت اور سپر پاور کے امیدوار تمام ممالک بڑی تعداد میں اپنے نوجوانوں کو تعلیم اور ریسرچ کے لئے امریکی یونیورسٹیز ہی بھیجتے ہیں۔ صرف چینی طلبہ کی ادا کردہ فیسوں سے ہی امریکی معیشت کو کئی بلین ڈالر سالانہ حاصل ہوتے ہیں۔ کشور اور دوسرے دانش ور اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں کہ ان ممالک کی ترقی میں ان گریجویٹس اور محققین کا بہت کردار ہے جنھیں امریکی یونیورسٹیز میں تعلیم اور تحقیق کا موقع ملا۔ کشور اپنی مغربی تعلیم کو بھی اپنی خوش نصیبی قرار دیتے ہیں اور جنوب مشرقی ایشیا میں اپنی پرورش کے ساتھ اپنی سندھی ہندو خاندانی شناخت پر بھی فخر محسوس کرتے ہیں۔

چین کی سربلندی کے دعوے کے باوجود ان کا کہنا ہے کہ وہ امریکا کے دوست ہیں، وہ جو بھی باتیں کر رہے ہیں وہ مغرب کے فائدے کے لئے کر رہے ہیں۔ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ امریکا نے غور و فکر کر کے دنیا کو دلیل کی بنیاد پر تجزیہ کرنا سکھایا۔ اب اسے خود کو زوال سے بچانے کے لئے دنیا میں اپنی حیثیت کے بارے میں حقیقت پسندانہ تجزیہ کرنے کی ضرورت ہے اور دوسری عالمی طاقتوں کی حیثیت کو کھلے دل سے تسلیم کرنا چاہیے۔

مصر کا قائتبائی قلعہ

ڈاکٹر ولاء جمال العسیلی

(ایسوسی ایٹ پروفیسر شعبہ اردو۔ عین شمس یونیورسٹی، قاہرہ۔ مصر)

اسکندریہ یا الیگزینڈریا ایک تاریخی شہر ہے، جسے ۳۳۲ قبل مسیح میں سکندر اعظم نے تعمیر کیا تھا۔ یہ قاہرہ کے بعد مصر کا دوسرا دارالحکومت ہے۔ یہ صرف ساحل سمندر کی سیاحت پر ہی انحصار نہیں کرتا ہے، بلکہ اس میں خوش گوار سیاحت کے تمام عناصر موجود ہیں جو موسم سرما اور گرمیوں کے لیے موزوں ہیں۔ اسکندریہ میں آثار قدیمہ کی ایک بڑی تاریخ موجود ہے۔ وہ علاقے اور عجائب گھر جو عرب اور غیر ملکی سیاحوں کی منزل ہے اور یہاں آنے والوں کی منزل مقصود بھی۔ اس کے علاوہ ملکی سیاح بھی یہاں تفریح کے لیے آتے ہیں اور خوب صورت ماحول اور اس کے مخصوص موسم سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ قائتبائی قلعہ کو بحیرہ روم کے کنارے اسکندریہ کی ایک اہم اور قدیم ترین تاریخی آثار میں ایک خوب صورت جنگی قلعوں میں اہم سمجھا جاتا ہے۔ یہ قدیم زمانے سے ہی مصر کی تاریخ میں سب سے اہم دفاعی قلعوں میں خاص مقام رکھتا ہے اور اب یہ ایک ایسی تاریخی نشانی بن گئی ہے جس کو اسکندریہ میں سیاحت کے دوران نظر انداز نہیں کیا جا سکتا ہے۔ یہ قلعہ اسکندریہ کے مغرب میں واقع ہے، اور بحیرہ روم کے ساحل پر ۵۰۰ سے زیادہ سال قبل فاروس جزیرے کے مشرقی کنارے پر اسکندریہ کے قدیم مینار (لائٹ ہاؤس) کی جگہ پر تعمیر کیا گیا تھا، جو دنیا کے قدیم سات عجائبات میں سے ایک تھا اور جو سلطان ناصر محمد بن قلاوون کے دور میں آنے والے تباہ کن زلزلے کے بعد گر گیا، اس کے تمام حصے ۷۷۷ھ، ۱۳۷۵ء میں تباہ کر دیے گئے۔ تاریخی ذرائع سے پتا چلتا ہے کہ اس قلعے کی تعمیر نہ صرف مینار کی ایک ہی جگہ میں ہوئی تھی، بلکہ اس مینار کے قدیم پتھروں سے تعمیر کیا گیا تھا جو ناپید ہو چکا ہے۔ مملوک ریاست کے آخر میں ۸۸۲ھ ۱۴۷۷ء میں جب سلطان الاشرف ابو النصر قائتبائی نے اسکندریہ کے شہر کا دورہ کیا اور جب وہ پرانے مینار کے مقام پر گیا تو اس نے ایک عظیم قلعے کی تعمیر کا حکم دیا، جس کو بعد میں قلعہ قائتبائی کہا جانے لگا۔ انہوں نے اس قلعے کی تعمیر ۸۸۲ھ میں شروع کی اور اس کا اختتام ۸۸۴ھ میں ہوا۔ اس کی تعمیر دو سال کے اندر مکمل ہوئی اور جو فوجی استعمال کے لیے تیار تھا۔ چوں کہ یہ قلعہ مملوک دور سے ملحق ہے اسی لیے یہ ایک اسلامی یادگار بھی ہے۔ اس قلعے کی تعمیر کی وجہ، اسکندریہ شہر کو مستحکم کرنا اور اسے بیرونی جارحیت سے بچانا تھا۔ سلطان قائتبائی نے اسکندریہ کا بہت خیال رکھا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ انہوں نے غیر ملکی جنگی کارروائیوں کو پسپا کرنے اور اسکندریہ کو کسی بھی غداری سے بچانے کے مقصد قائم کیا تھا۔ خاص طور پر سلطنت عثمانیہ سے، جس نے اس وقت اس کی سمت کو تبدیل کرنا شروع کیا تھا۔ اس نے یورپ سے مشرق تک فتح حاصل کی۔ مصر کے سلطانوں اور حکم رانوں نے ہر دور میں اس قلعے کی دیکھ بھال کی ہے۔ مملوک دور میں، مملوک سلطان قنصوہ الغوری نے اس قلعے کا بہت خیال خیال رکھا۔ اس کی تجدید کی اور اس کی چوکی کو بڑھایا، اس کی حدود کی طاقت میں اضافہ کیا اور اسے اسلحے اور ساز و سامان سے فراہم کیا۔ اس طرح اس کی اہمیت میں کافی اضافہ ہوا۔ جب عثمانیوں نے مصر پر فتح حاصل کی تو انہوں نے اس قلعے کو اپنی حفاظت کے لیے ایک جگہ کے طور پر استعمال کیا اور قلعے کے تحفظ کا خیال رکھا اور اس کے دفاع کے لیے پیادہ، شورویروں، توپ خانوں اور مختلف گیریژنوں کے گروہ بنائے اور پھر انہوں نے شمالی ساحل پر مصر کے دروازے کا دفاع کرنے کے لیے بھی اس قلعے کا استعمال کیا تھا۔ جب سلطنت عثمانیہ کمزور ہوئی تو قلعے میں تحفظ کا نظام بھی کمزور ہو گیا۔ قلعہ نے اپنے فوجی دستے (گیریژن) کی کمزوری کی وجہ سے اپنی حکمت عملی اور دفاعی اہمیت سے محروم ہونا شروع کر دیا اور پھر فرانسیسی فوج نے نپولین بوناپارٹ کی زیر قیادت مصر کے جنگ کے دوران اس پر قبضہ کرنے میں کام یابی حاصل کی، اور ۱۷۹۸ء میں اسکندریہ شہر، کے ساتھ انہوں نے بقیہ مصر پر بھی قبضہ کر لیا۔ جب محمد علی پاشا نے مصر کی حکومت سنبھالی اور اس نے مصر کو، خاص طور پر اس کے شمالی ساحل کو مضبوط کرنے کا کام کیا، تو اس نے قلعے کی دیواروں کی تجدید کی اور دیواروں کو مضبوط بنایا، اپنی عمارتوں کی تجدید کی گئی اور ساحلی توپیں نصب کی گئیں۔ جب احمد عرابی کا انقلاب ۱۸۸۲ء میں واقع ہوا، جس کے نتیجے میں ۱۱ جولائی ۱۸۸۲ء کو اسکندریہ شہر پر ایک بار پھر حملہ ہوا، اور اس کے بعد مصر پر انگریزوں کا قبضہ ہوا، اس وقت قائتبائی قلعے کو تباہ برباد کر دیا گیا، اور ایک عرصے تک قلعہ اسی حالت میں باقی رہا۔ یہاں تک کہ عرب نوادرات کے تحفظ کی کمیٹی نے ۱۹۰۴ء میں اس کی تزئین و آرائش کرنے کے منصوبے پر یہاں بہت سا مرمت کا کام کیا۔ قائتبائی ایک ممتاز حیثیت رکھنے والا قلعہ ہے، جو تینوں اطراف سمندر سے گھرا ہوا ہے۔ جس کی وجہ سے اس تک رسائی مشکل ہو جاتی ہے۔ لوگ قلعے کی خوب صورتی سے بے حد متاثر ہوتے ہیں۔ سمندری کنارہ اس کی خوب صورتی میں چار چاند لگاتا ہے۔ یہ قلعہ ایک حیرت انگیز اور شان دار نظارے کا حامل ہے۔ اس کی چھت سے اسکندریہ کا حیرت انگیز منظر دکھائی دیتا ہے اور یوں لگتا ہے جیسے شہر سمندر کو گلے لگا رہا ہو۔ گویا یہ ایک خوب صورت مصوری ہے جو ماہر مصوروں کی فن کاری ہے۔ جو بھی شخص قائتبائی قلعے میں داخل ہوتا ہے اسے پہلی نظر میں محسوس ہوتا ہے کہ وہ ایک تاریخ کے روبرو ہے۔ اس کی حیران کرتی راہ داری، اس میں تعمیر کیے گئے کمرے، اس کے تہہ خانے اور یہاں تک کہ چھوٹی کھڑکیاں جن کے ذریعے فوجی دشمنوں پر تیر پھینکتے تھے، یہ سب آپ کو یہ احساس دلاتا ہے کہ آپ خود تاریخ کے حصار میں ہیں۔ ہم اس اسٹریٹجک قلعے میں تعمیر کا فن دیکھ سکتے ہیں۔ یہ ایک ایسا فن تعمیر ہے جس سے قلعے کا وقار اور طاقت ظاہر ہوتی ہے۔ یہ قلعہ ۱۷٫۵۵۰ مربع میٹر کے وسیع رقبے پر بنایا گیا تھا۔ قلعے کی دیواریں اندرونی اور بیرونی دیواروں میں منقسم ہیں۔

روزنامہ وطن سرینگر

تحفظ دین: وقت کی بڑی ضرورت

تحریر
مفتی محمد ثناء الہدیٰ قاسمی

ہندوستانی مسلمان تاریخ کے بدترین دور سے گذر رہے ہیں، ان کی جان ومال، عزت وآبرو پر حملے اس کثرت سے ہونے لگے ہیں کہ یقین ہی نہیں آتا کہ یہ وہی ملک ہے، جہاں سارے مذاہب کے لوگوں کو یکساں حقوق دیے گیے تھے اور مختلف مذاہب وتہذیب کے لوگ جہاں شیر وشکر ہو کر رہتے تھے، ایک دوسرے کے دکھ درد کے شریک اور ایک دوسرے کی خوشیوں سے خوش ہوا کرتے تھے، زمانہ بدلا، وہ لوگ چلے گیے، جنہوں نے اس ملک کو انگریزوں سے آزاد کرانے کے لیے ہر طرح کی قربانی دی تھی اور زندگی کا بڑا حصہ جیل کی سلاخوں کے پیچھے گذار دیا تھا، انہوں نے صرف ایک خواب دیکھا تھا کہ اس ملک میں ذات، برادری، مذہب اور علاقائیت کی بنیاد پر کوئی تفریق نہیں ہوگی، یہاں کی گنگا جمنی تہذیب میں ہر مکتب فکر اور مذاہب کے لیے آزادی ہوگی، یہ وہ ملک تھا جسے جنت نشان اور سارے جہاں سے اچھا کہا جاتا تھا۔

زمانہ بدلا، حالات نے کروٹ لی، پارٹیوں کے نظریات تبدیل ہوئے اور اقلیتوں پر مسائل ومصائب کے پہاڑ توڑے جانے لگے، دھیرے دھیرے انہیں خصوصا مسلمانوں کو اس سطح پر لا کھڑا کیا گیا کہ وہ ہریجن اور دلتوں سے بھی نیچے چلے گیے، ہریجن اور دلتوں کو اوپر اٹھانے کے لیے انہیں رزرویشن دیا گیا تھا، مسلمان کو اس سے بھی محروم رکھا گیا، تمام وہ برادریاں جو دوسرے مذاہب کی ہیں اور معاشی طور پر پس ماندہ ہیں، ان کو رزرویشن کا فائدہ ملا، لیکن وہی کام کرنے والا مسلمان اس سے محروم کر دیے گئے، صرف اس لیے کہ وہ محمد رسول اللہ کا کلمہ پڑھتے ہیں، اور اسلام میں برادری کا وہ تصور نہیں ہے جو دوسرے مذاہب میں پایا جاتا ہے۔ مسلمانوں کے اس سطح تک پہونچ جانے کے بعد دستور میں دیے گیے حقوق سے انہیں محروم کرنے کی سازش رچی گئی، مختلف بہانوں سے انہیں ملازمتوں سے دور رکھا گیا، ان کی مسجدوں پر حملے کیے گئے، بابری مسجد توڑ دی گئی، اور عدالت نے غیر مسلموں کے حوالہ اس کی زمین کر دیا، ائمہ ومؤذن کو شہید کیا گیا، ہجومی تشدد کے ذریعہ کبھی لوجہاد، کبھی گئوکشی اور کبھی بغیر کسی سبب کے مسلمانوں کو قتل کرنے کا سلسلہ دراز ہوا، تعلیمی نظام کے بھگوا کرن کی تحریک چلائی گئی، بعض ریاستوں میں یوگا اور سورج نمسکار کو اسکولوں میں لازم قرار دیا گیا، اذان پر پابندی کی بات کی گئی اور مساجد سے مائک کے استعمال تک کے لیے پرمیشن اور اجازت لینے کا حکم جاری کیا گیا، ہماری مذہبی شناخت چھین لینے کی مسلسل اور منظم کوشش اب بھی جاری ہے، کبھی ڈاڑھی منڈوانے کا حکم دیا جا رہا ہے، کبھی نقاب اور حجاب پر سوالات اٹھائے جا رہے ہے، طلاق کے نظام کو ختم کیا جا رہا ہے، ان لوگوں کی حوصلہ افزائی کی جا رہی ہے جنہوں نے مذہب کا قلاوہ اپنی گردن سے اتار پھینکا ہے، اس طرح اب مسلمانوں کو ان حالات کا سامنا ہے، جس میں ان کے دینی عقائد ونظریات پر ضرب لگائی جا رہی ہے اور یہ سب کچھ حکومت کی نگرانی اور سایے میں ہو رہا ہے، اس طرح دین اسلام کو دیش نکالا دینے کی تحریک زوروں پر چل رہی ہے، اور کہا جا رہا ہے کہ مسلمانوں کو ہندوستان چھوڑ دینا چاہیے، ان کی جگہ قبرستان یا پاکستان ہے۔ ان حالات میں ضروری ہے کہ مسلمان ہندوستان میں اکابر امت کے مشورہ سے ایسی جدوجہد اور تحریک کا آغاز کریں جس سے حکومتی سطح سے دین میں کی جانے والی مداخلت کا سد باب کیا جا سکے، اور بتایا جائے کہ مسلمان یہاں کی دوسری بڑی اکثریت ہے، اس لیے دستور میں اسے جو تحفظات دیے گیے ہیں، اس کو ختم نہیں کیا جا سکتا اور اس کام کے لیے ہم ہر طرح کی قربانی دینے کو تیار ہیں۔

یہاں پر یہ بات بھی یاد رکھنے کی ہے کہ دین بچانے کے لیے حکمرانوں کے فیصلے کی مخالفت کے ساتھ، دین کو اپنی زندگی میں اتارنے کی بھی ضرورت ہے، دین بچانے اور اس کے تحفظ کے لیے پہلا کام خود کرنے کا ہے اور وہ ہے کہ ہم بد عملی اور بے عملی سے دور رہیں، اسلام نے جن کاموں کے کرنے کا حکم دیا ہے، اسے بجا لائیں، جن کاموں سے روکا ہے، اس سے رک جائیں، ہر پل ہمیں اس کا خیال رہے کہ ہماری نگرانی ہو رہی ہے، اللہ دیکھ رہا ہے، اور اگر ہم نے دین سے دوری اختیار کی تو اس کی سزا ہمیں ملے گی، یہ احساس جس قدر غالب ہوگا، دین ہمارے کیرکٹر، کردار، اعمال وافعال میں محفوظ ہو جائے گا، جب ذاتی زندگی میں ہم شریعت پر عمل پیرا ہوں گے تو ہمیں نئی طاقت وتوانائی ملے گی اور دین میں مداخلت کرنے والوں کے خلاف ہمارے جذبے اور حوصلے جواں ہوں گے اور بقول علامہ اقبال ؎

جوانو! یہ صدائیں آ رہی ہیں آبشاروں سے
چٹانیں چور ہو جائیں جو ہو عزم سفر پیدا

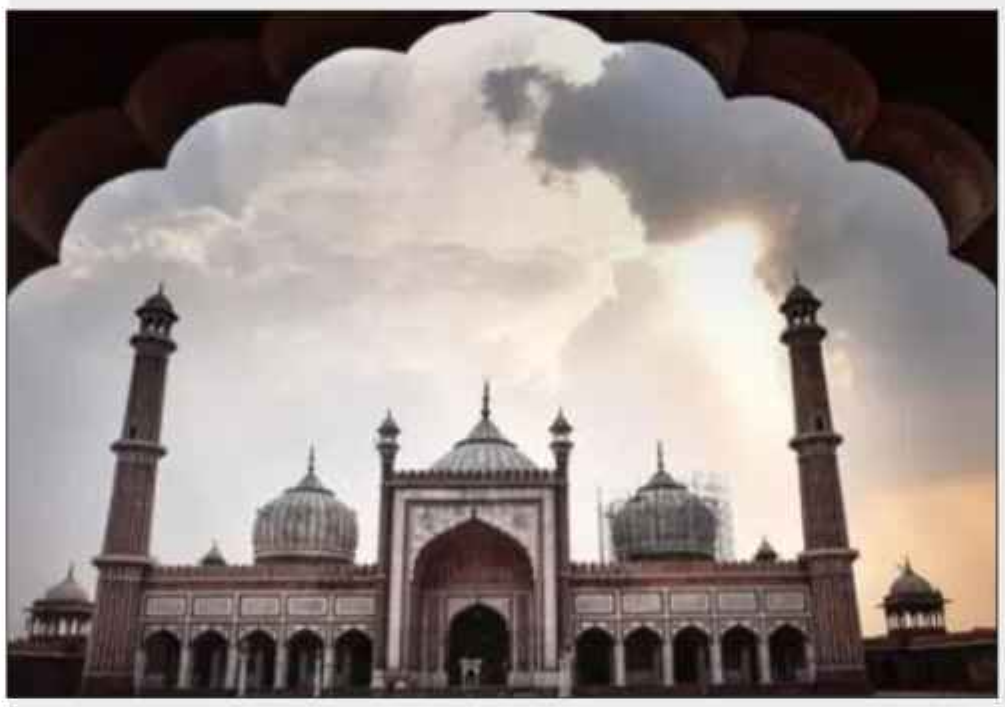

دیسی طرز علاج کی طرف لوگوں کا میلان

پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھ

قدرت نے جموں وکشمیر خاص کر وادی کو جن بے پناہ قدرتی وسائل سے مالا مال کیا ہے اُن میں ہمارے سر سبز وشاداب جنگلات میں پائی جانے والی انواع واقسام کی جڑی بوٹیاں بھی خاص طور سے قابل ذکر ہیں۔ ماضی میں سینکڑوں سال تک ہمارے یہاں ایلو پیتھک طرز علاج کے دستیاب نہ ہونے کے دوران وادی کے لوگ جڑی بوٹیوں کا استعمال کر کے مختلف قسم کی بیماریوں کا علاج کیا کرتے تھے۔ یہاں ایسے درجنوں حکیم اور معالج پیدا ہوئے ہیں جنہوں نے شعبۂ طب میں کچھ ایسے کارہائے نمایاں انجام دئے ہیں کہ یہ لوگ ہماری لوک روایات کا ایک حصہ بنے ہوئے ہیں۔ وادی کے اطراف واکناف خاص کر دیہی علاقوں میں ماضی قریب تک لوگ جنگلات سے نکلنے والی مختلف قسم کی جڑی بوٹیوں کا استعمال کر کے نہ صرف طرح طرح کے عارضوں کا علاج کرتے تھے بلکہ ان لوگوں کا ان جڑی بوٹیوں پر گزارا بھی ہوتا تھا۔ مارچ اور اپریل کے دوران بارشوں کے بعد جنگلات اور دیہی علاقوں میں پائے جانے والے "گچھ" آج بھی دنیا کے مختلف ممالک کو فروخت کئے جاتے ہیں جہاں ان سے ادویات تیار کی جاتی ہیں جو کئی بیماریوں کے علاج میں مفید ومددگار ثابت ہوتی ہیں۔ ستم ظریفی کی بات یہ ہے کہ پچھلی تین دہائیوں سے زیادہ کے عرصے کے دوران ان جڑی بوٹیوں سے ہماری توجہ ایک دم ہٹ گئی ہے اور ایلو پیتھک طرز علاج کی بھرمار کے نتیجہ میں جڑی بوٹیاں ہمارے تحت الشعور کے تہہ خانوں میں چلی گئیں اور ان دنوں خال خال ہی کوئی شخص ہمارے ہاں جڑی بوٹیاں یا دیسی طرز علاج پر عمل نہیں کرتا۔ وزارت آیوش حکومت ہند کے تحت اگرچہ یونانی طرز علاج کو کچھ حد تک تقویت ملی ہے تاہم ہمارے جنگلات میں موجود جڑی بوٹیوں کے حوالے سے حکومت آج تک سنجیدہ نوعیت کے اقدامات نہیں کر رہی ہے۔ وادی کے بیشتر علاقوں کے کوہ دامن کے عقب میں واقع جنگلات موجود ہیں جن میں جڑی بوٹیوں کی بہتات ہے۔ ہماری وادی کے جنگلات میں قدرتی خزانے موجود ہیں اور بے شمار جڑی بوٹیاں دستیاب ہیں۔ ان عظیم نعمتوں کو بروئے کار لانے اور ان کو روزگار کا وسیلہ بنانے کے لئے ایک پالیسی ترتیب دینے کی ضرورت ہے۔ کئی لوگوں نے رضاکارانہ طور جڑی بوٹیوں کی کاشت شروع کی ہے۔ کئی بوٹیاں جنگلاتی اراضی میں ہی خودرو ہیں جبکہ دوسری جنگلات کی درجنوں کے تعداد میں جڑی بوٹیاں بنگس کے جنگلات میں دستیاب ہیں اور اس علاقے کے کئی افراد نے جنگلوں سے بوٹیاں حاصل کر کے ان کی پلانٹیشن کی ہے۔ اس وقت درجنوں قسم کی جڑی بوٹیاں ان کی کھیتوں میں دستیاب ہیں جن میں کئی خودرو ہیں کئی بوٹیوں کی شجرکاری کی گئی ہے۔ اس اراضی میں تقریباً 75 قسم کی مختلف جڑی بوٹیاں بشمول زخم حیات، پوشکر، استابر، بھنگ گھاس، ٹھون، جان آدم، پودینہ، گنجی، بگی، بدلوامن وانگن، ڈسکوریہ موجود ہیں۔ یہ جڑی بوٹیاں مریضوں کے لئے ادویات کے طور استعمال ہونے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ مقامی سطح پر لوگوں نے کام شروع کیا ہے اگر سرکاری سطح پر اس کی طرف توجہ دی جائے تو یہ جڑی بوٹیاں ایسے امراض کے لئے بطور دوا استعمال ہونگے جو اس وقت لا علاج مانے جاتے ہیں۔ یہ ہماری ایک کوشش ہے اور سرکار کی توجہ اس طرف مبذول کروانا ہے جبکہ ان کے پاس وہ بساط واستطاعت نہیں ہے کہ وہ ایک صنعت کے طور پر اس کو ابھاریں بلکہ رضاکارانہ طور محدود کوشش کی ہے پہاڑی علاقوں میں جہاں طبی سہولیات موجود نہیں ہیں اور وہ ان جڑی بوٹیوں کا استعمال کرتے ہیں اور مریض کے درد میں وائی افاقہ ہو جاتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ان کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ عوام کو فائدہ پہنچے اور اس نعمت عظمیٰ سے لوگ مستفید ہو جائیں۔ اس کے علاوہ اگر سرکار توجہ دے تو یہ مذکورہ علاقہ کے بے روزگاروں کے لئے روزگار کا ذریعہ بھی بن سکتا ہے۔ ان جڑی بوٹیوں کی پیداوار بڑھانے اور ان کا تحفظ یقینی بنانے کے لئے لائحہ عمل ترتیب دیا جائے تاکہ ان جڑی بوٹیوں سے ایسے ادویات حاصل ہونگے جو مہلک امراض کے لئے معقول علاج ثابت ہونگے اور یہ ادویات بہر صورت کار آمد ہے اور اس شعبہ آیوش کا استحکام بھی یقینی ہے۔

ہندوستان میں شادی کی عمر: ایک تاریخی جائزہ

تحریر
ذکی نور عظیم ندوی

چند مہینوں قبل ہندوستان میں شادی کی عمر اس وقت موضوع بحث بنی جب مرکزی حکومت نے شادی کے تعلق سے متعینہ عمر میں ایک بار پھر تبدیلی کی تجویز پیش کی اور لڑکیوں کی عمر 18 کے بجائے 21 اور لڑکوں کی 21 کے بجائے 23 متعین کرنے کی قرارداد منظور کی گئی۔ پھر گزشتہ ہفتوں ایک ٹیلیویژن مباحثہ کے بعد ایک مرتبہ پھر یہ مسئلہ نہ صرف دوبارہ موضوع بحث بن گیا بلکہ ملکی سطح پر اس قدر تشویشناک رخ اختیار کر گیا جس کا اثر بین الاقوامی سطح پر بھی محسوس کیا گیا اور مختلف عرب ومسلم ملکوں کے علاوہ دیگر بڑے ملکوں نے بھی اس سلسلہ میں ہندوستانی ماحول پر فکرمندی کا اظہار اور سفارتی سطح پر اس کی مذمت کی جس کی وجہ سے حکومت ہند کی سبکی بھی ہوئی اور حکومت کو اس سلسلے میں کارروائی کرنے پر مجبور بھی ہونا پڑا اور وضاحت بھی پیش کرنی پڑی۔

اس مباحثہ میں غیر مناسب انداز میں نہ صرف سب سے عظیم مذہبی شخصیت اور رہنما پر گستاخانہ تبصرہ کیا گیا بلکہ اس کے ذریعہ ملک کی مذہبی رواداری کو ٹھیس پہنچانے کی ایک ایسی غیر معقول اور ناروا حرکت سرزد ہوئی جس سے ملک کی تاریخی مذہبی ہم آہنگی اور ایک دوسرے کے احترام کے روایتی تاریخی موقف اور مزاج کو سخت نقصان پہنچا۔

اگر دیکھا جائے تو نبی اکرم کی شادی کے تعلق سے اعتراضات خاص طور پر حضرت عائشہؓ سے ان کی شادی صدیوں سے موضوع بحث رہی ہے اور مختلف غیر مسلم دانشوروں خاص طور پر مستشرقین کی طرف سے اس موضوع کو بار بار اچھال کر نبی اکرم اور اس کے بہانے اسلام کو نشانہ بنانے کی مذموم کوششیں بار بار ہوتی رہی ہیں اور مسلم دانشوروں وعلماء کی طرف سے اس کے جواب میں مختلف مذاہب، تہذیبوں، ملکوں اور علاقوں میں ہونے والی شادیوں، عرب کے گرم موسم اور انسانی نشو ونما پر اس کے اثرات، اور اس زمانے میں شادیوں کے رسم ورواج اور شادیوں کے سلسلہ میں رائج عمر اور نبی اکرم کی مختلف شادیوں میں صرف حضرت عائشہؓ کا کنواری ہونا اور بقیہ دیگر ازواج مطہرات کی عمروں کی زیادتی بلکہ بیشتر کا بیوہ ہونا وغیرہ وغیرہ کے حوالے سے مطمئن کرنے کی کوششیں ہوتی رہی ہیں جس کو عربی، انگریزی، اردو اور دیگر زبانوں کے لٹریچر میں با آسانی پڑھا جا سکتا ہے۔

اس وقت یہ آواز وطن عزیز ہندوستان میں خاص ملکی صورت حال اور پس منظر میں اٹھی ہے لہذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ تاریخی وتحقیقی حوالوں کی روشنی میں اس چیز کا جائزہ لیا جائے کہ یہاں شادی کے تعلق سے کیا معمول رہا اور اس سلسلہ میں قانونی طور پر کب کیا اقدام کئے گئے جس کی روشنی میں یہ اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اس کے پس پردہ کیا مقاصد کارفرما ہیں؟ اور کیا یہ کسی حد تک معقول ہو سکتا ہے؟

ہندوستان میں کم سنی کی شادیوں کے تجزیاتی مطالعہ سے یہ حقائق کھل کر سامنے آئے کہ مختلف زمانوں میں علاقائی حالات اور ضرورتوں کے مدنظر شادی کی قانونی عمر میں یہاں واضح تفاوت رہا اور وقت کے بڑھنے کے ساتھ اس میں تبدیلیاں کی جاتی رہی ہیں۔ جس کی آخری کڑی چند مہینوں قبل ملکی پارلیمنٹ کے ذریعہ لڑکیوں کی عمر 18 سے بڑھا کر 21 اور لڑکوں کی 21 سے 23 کرنے کی تجویز ہے۔

واضح رہے کہ کم عمری کی شادیاں کسی خاص مذہب، کلچر اور ملک کے ساتھ خاص نہیں بلکہ یہ پوری دنیا میں ہمیشہ ہوتی رہی ہیں۔ ہاں یونیسف کی رپورٹ کے مطابق اس وقت وطن عزیز ہندوستان کم عمری کی شادی کے معاملہ میں پوری دنیا میں دوسرے نمبر پر ہے۔ پوری دنیا میں کم عمری کی 20 فیصد شادیاں صرف ہندوستان میں ہوتی ہیں، یہاں 49 فیصد لڑکیوں کی شادی 18 سال سے پہلے کر دی جاتی ہے۔ کیرالہ جو کہ ملک میں سب سے زیادہ تعلیم یافتہ ریاست ہے وہاں اب بھی کم عمری کی شادیاں کی جاتی ہیں اور اس میں اضافہ ہو رہا ہے، یونیسیف یونائیٹڈ نیشنز انٹرنیشنل چلڈرن ایمرجنسی فنڈ (UNICEF United Nations International Children's Emergency Fund) کی رپورٹ کے مطابق ہندوستان کے دیہی علاقوں میں شہری علاقوں کی نسبت کم عمری کی شادیاں زیادہ ہوتی ہیں۔ بہار میں سب سے زیادہ 68 فیصد جبکہ ہماچل پردیش میں سب سے کم 9 فیصد کم عمری کی شادیاں ہوتی ہیں۔

یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ مختلف زمانوں میں کم عمری کی شادیوں کی تعریف اور اس کے لیے متعینہ عمر میں پوری دنیا اور خود ہندوستان میں بھی فرق رہا ہے اور مختلف زمانوں میں اس میں ملکی وعلاقائی ضرورتوں کی روشنی میں تبدیلیاں ہوتی رہی ہیں۔ وطن عزیز ہندوستان کے پس منظر میں دیکھا جائے تو 1860 میں نافذ انڈین پینل کوڈ (آئی پی سی) نے 10 سال سے کم عمر لڑکی کے ساتھ کسی بھی طرح کے جنسی تعلق کو جرم قرار دیا تھا، پھر 1927 میں برطانوی حکومت نے ایک قانون کے ذریعہ 12 سال سے کم عمر لڑکیوں کی شادیوں کو ناجائز قرار دیا تو برطانوی حکومت کے اس قانون کی بہت سے رہنماؤں نے سخت مخالفت کی اور اس کو ہندو رسم ورواج میں برطانوی مداخلت قرار دیا۔

برطانوی نو آبادیاتی دور میں 1929 میں پریونشن آف چائلڈ میرج ایکٹ (Prevention of Child Marriage Act) کے ذریعہ لڑکیوں اور لڑکوں کی شادی کی کم از کم عمر بالترتیب 14 اور 18 سال مقرر کی گئی، تو غیر منقسم برطانوی ہندوستان میں مسلم تنظیموں کے مظاہروں کے تحت 1937 میں ایک پرسنل لا شریعہ ایکٹ منظور کیا گیا تھا جس میں لڑکی کے سرپرست کی رضامندی سے اس سے بھی کم عمر کی شادیوں کی اجازت دے دی گئی، 1949 میں ترمیم کے ذریعہ عام بچیوں کی شادی کی کم از کم عمر کو بڑھا کر 15 سال کر دیا گیا۔ 1978 میں اس قانون میں ایک بار پھر ترمیم کر کے بچیوں اور بچوں کے لیے شادی کی کم از کم عمر بالترتیب 18 اور 21 سال کر دی گئی۔ اسی طرح اسپیشل میرج ایکٹ 1954 اور پریونشن آف چائلڈ میرج ایکٹ 2006 میں بھی خواتین اور مردوں کے لیے شادی کی کم از کم عمر بالترتیب 18 اور 21 سال مقرر کی گئی ہے۔

نوٹ: مضمون نگار کی لکھی گئی آراء سے ادارہ کو کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ انکی اپنی ذاتی رائے ہے۔

باقیات

101

کے چوتھے مرحلے میں سوموار کو ہونے والی پولنگ کے دوران شام 5 بجے 36.1 فیصد سے زیادہ ووٹ ڈالے گئے۔ انہوں نے بتایا کہ سہ پہر 5 بجے حلقہ میں 36.1 فیصد ووٹ ڈالے گئے، جبکہ پولنگ کا عمل شام 6 بجے اختتام ہوا۔ خیال رہے کہ دوسرے چوتھے میں سرینگر پارلیمانی حلقہ میں نمائندگی کیلئے 24 امیدواروں کی قسمت کا فیصلہ 17.44 لاکھ سے زیادہ ووٹرز کریں گے۔ سرینگر پارلیمانی نشست 5 اضلاع پر پھیلی ہوئی ہیں جس میں 18 اسمبلی حلقوں کو شامل کیا گیا ہے، جن میں حد بندی کے بعد تشکیل شدہ 3 نئی اسمبلی نشستیں لال چوک، چھانہ پورہ، سینٹرل شالہ ٹینگ بھی شامل ہے۔ 18 اسمبلی حلقوں میں

کنگن، گاندربل، حضرتبل، خانیار، حبہ کدل، لال چوک، چھانہ پورہ، جڈی بل، سونہ وار، عیدگاہ، سینٹرل شالہ ٹینگ، خان صاحب، چرار شریف، چاڈورہ، پانپور، ترال، پلوامہ، راجپورہ اور شوپیاں قابل ذکر ہے۔ حد بندی کے بعد جہاں سرینگر پارلیمانی نشست میں جنوبی کشمیر کے 2 اضلاع پلوامہ اور شوپیاں کی 6 نشستوں کو شامل کیا گیا وہی ضلع بڈگام کی 2 نشستوں بڈگام اور بیروہ کو حذف کیا گیا۔ سرینگر پارلیمانی نشست میں رائے دہندگان کی مجموعی تعداد 17 لاکھ 44 ہزار 27 ہے جن میں 8 لاکھ 47 ہزار 84 مرد اور 8 لاکھ 96 ہزار 916 خواتین رائے دہندگان کے علاوہ 63 خواجہ سرا بھی شامل تھے۔ اس نشست پر نیشنل کانفرنس کی آغا روح اللہ، پی ڈی پی کے وحید الرحمان پرہ اور اپنی پارٹی کے محمد اشرف میر کے مابین تکونی مقابلے کا امکان ہے جبکہ، ڈیموکریٹک پروگریسو آزاد پارٹی کے عامر، پینتھرس پارٹی کے امیدوار حقیقت سنگھ، لوک تانترک پارٹی کی روبینہ اختر، گنا سور کھشا پارٹی کے محمد یوسف بٹ، بھارت جوڑو پارٹی کے محمد یونس میر کے علاوہ آزاد امیدوار امین ڈار، جاوید احمد وانی، جبران فردوس ڈار، جہانگیر احمد شیخ، ریاض احمد بٹ، سجاد احمد ڈار، شاہ نواز حسین شاہ، شیبان عشائی، صائم مصطفی، غلام محمد وانی، فیاض احمد بٹ، ڈاکٹر قاضی اشرف، مرزا سجاد حسین بیگ، نثار احمد وانی، وحیدہ تبسم شاہ اور وسیم حسین شیخ بھی میدان میں ہیں۔

102

کرنے والے ایک نوجوان نے میڈیا سے بات کرتے ہوئے کہا کہ ووٹ بندوق سے زیادہ طاقتور ہے اور لوگوں کو اس امیدوار کو ووٹ دینا چاہیے جو پارلیمنٹ میں اپنی آواز اٹھائے گا۔ پہلے ووٹر مدثر احمد نے کہا کہ ووٹ میں بندوق سے زیادہ طاقت ہوتی ہے اور سب کو ووٹ دینا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اگر وہ صحیح امیدوار کے حق میں ووٹ دینے میں کامیاب ہو جائیں گے تو ان کے مسائل حل ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے پاس مختلف چیلنجز ہیں جن میں اپنی شناخت، زمین، وسائل، بے روزگاری اور دیگر کا تحفظ ہے لیکن اگر ہم صحیح امیدوار کا انتخاب کریں گے تو یہ تمام مسائل حل ہو جائیں گے۔ دوسرے ووٹروں نے یہ بھی کہا کہ ووٹنگ تمام مسائل کا علاج کرنے کی طاقت رکھتی ہے لیکن آپ کو اپنے امیدوار کو صحیح طریقے سے منتخب کرنے کی ضرورت ہے۔ ان کا یہ بھی کہنا تھا کہ ووٹ کی طاقت ہے اور لوگوں کو صحیح امیدوار کا انتخاب کرنا چاہیے جو واقعی پارلیمنٹ میں اپنی آواز اٹھا سکے۔ ان کا کہنا تھا کہ تمام ووٹرز ضرور آئیں اور اپنا ووٹ ایسے امیدوار کے حق میں ڈالیں جو ایماندار، دلیر اور سچے دل سے اپنا اہم مسئلہ پارلیمنٹ میں اٹھا سکے۔ ایک اور نوجوان نے میڈیا کو بتایا کہ انہیں کافی ساری مشکلات درپیش ہے خاص طور پر بجلی، پانی، سڑکوں اور روزگار کے جو مسائل ہے ہم چاہتے ہیں ان کا حل نکلیں اور ان کو حل کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اس لئے ہم نے ووٹ کا استعمال کیا ہے۔

103

کو رجسٹریشن کرانے کی ہدایت کی گئی ہے۔ دوسری جانب سعودی حکومت نے مسجد الحرام میں زائرین کو طواف اور سعی میں سہولتوں سے متعلق تجاویز پیش کرنے کے مقابلے کا اعلان کیا ہے۔ سعودی عرب کی حکومت زائرین حج وعمرہ کو سہولتوں کی فراہمی کیلئے کوشاں رہتی ہے اور اب امور حرمین کی جنرل اتھارٹی نے طواف اور سعی میں مزید آسانی کے حوالے سے تجاویز پیش کرنے کے مقابلے کا اعلان کیا ہے۔ سعودی خبر رساں ایجنسی ایس پی اے کے مطابق امور حرمین اتھارٹی نے جامعہ ام القری اور وادی مکہ انویسٹمنٹ کمپنی کے تعاون سے زائرین کو سہولت فراہم کرنے کیلئے مقابلے کا اہتمام کیا ہے۔ اس مقابلے کا مقصد ایسے جدید ترین اور منفرد انداز کو اختیار کرنا ہے جس پر عمل کراتے ہوئے زائرین کو طواف وسعی میں مزید آسانی کا سامنا کرنا پڑے۔

104

ہے۔ انہوں نے کہا کہ لوگوں کے مسائل پر کوئی بھی سیاسی پارٹی بات نہیں کرتی بلکہ غیر ضروری مسائل ابھارے جا رہے ہیں۔ غلام نبی آزاد نے ان باتوں کا اظہار کولگام میں نامہ نگاروں سے بات چیت کے دوران کیا۔ انہوں نے کہا کہ جس طرح سے ملک میں سیاسی پارٹیوں کی جانب سے الیکشن کے دوران غیر ضروری بیانات دیے جا رہے ہیں اس کی نظیر ملنا مشکل ہے۔ انہوں نے کہا کہ سیاسی پارٹیوں کو مہنگائی، بے روزگاری اور دیگر اہم مسائل پر بات کرنی چاہئے۔ غلام نبی آزاد کا کہنا تھا کہ سبھی سیاسی پارٹیاں حکومت تشکیل دینے کا دعویٰ تو کر رہی ہیں لیکن لوگوں کے اہم مسائل حل کرنے کی جانب کوئی توجہ نہیں دے رہا۔ انہوں نے کہا کہ تعمیر وترقی کے بجائے مذہب پر زیادہ زور دیا جا رہا ہے اور یہ سیاست اچھی نہیں ہے۔ جموں وکشمیر میں اسمبلی چناؤ کے بارے میں پوچھے گئے سوال کے جواب میں غلام نبی آزاد نے کہا کہ اسمبلی چناؤ کے بعد جموں وکشمیر میں بدلاؤ آئے گا۔

105

کے خواب دیکھتے ہیں۔ خیال رہے کہ یہ ریمارکس عبداللہ کے پاکستان کے ایٹم بم رکھنے اور چوڑیاں نہ پہننے کے بارے میں تبصروں کے پس منظر میں آئے ہیں۔ وزیر اعظم مودی نے کہا ''اگر پاکستان چوڑیاں نہیں پہنتا تو ہم ملک کو یہ پہنا دیں گے۔ میں جانتا تھا کہ ان کے پاس اناج نہیں ہے۔ اب، مجھے معلوم ہوا کہ ان کے پاس چوڑیوں کی مناسب سپلائی بھی نہیں ہے''۔ انہوں نے کہا ہمیں اپوزیشن کو غور سے دیکھنا چاہیے جو بظاہر بزدل اور ڈرپوک لوگوں سے بھری ہوئی ہے، جو پاکستان کو دہشت گردی پر کلین چٹ دیتے ہیں، سرجیکل اسٹرائکس پر شکوک و شبہات پیدا کرتے ہیں... ان کے بائیں بازو کے اتحادی بھی چاہتے ہیں کہ ہمارے ایٹمی ہتھیاروں کو ختم کر دیا جائے۔ وزیر اعظم مودی نے کہا ''میرا تعلق کانگریس جیسے شاہی خاندان سے نہیں، میں ایک عاجزانہ پس منظر سے ہوں۔ میں غربت میں پلا بڑھا ہوں۔ میں پوری طرح سمجھ سکتا ہوں کہ تکلیفیں کیسی ہوتی ہیں۔ میں آپ کا درد سمجھ سکتا ہوں۔'' انہوں نے کہا ''کانگریس جانتی ہے کہ وہ ترقی کے معاملے میں مودی کا مقابلہ نہیں کر سکتی اور اس لیے اس نے اس الیکشن میں جھوٹ کا کارخانہ کھول دیا ہے۔ ریزرویشن کے معاملے میں کانگریس کی حالت 'چور مچائے شور' جیسی ہے۔ مذہب کی بنیاد پر ریزرویشن بابا صاحب امبیڈکر کے اصول کے خلاف ہے۔ یہ آئین بنانے والوں کی پیٹھ میں چھرا گھونپنے کے مترادف ہے، یہ ایک ایسا گناہ ہے جس کی پیمائش نہیں کی جا سکتی۔''۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا کہ کسانوں کیلئے ترقیاتی کام بی جے پی نے ہمیشہ ترجیحات میں رکھا ہے۔ انہوں نے مزید کہا اب کانگریس کے سارے جھوٹ پوری طرح کھل چکے ہیں۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے جموں کشمیر کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ دفعہ 370 کی منسوخی کو پانچ سال ہو گئے آج دیکھو سیاحوں کا کتنا رش وہاں ہے اور کس طرح سے رات دیر گئے تک دکانیں کھلی ہوتی ہے اور سیاح گھوم رہے ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ کمال صرف ہم نے کر کے دیکھا کہ جس جگہ تشدد عام تھا وہ امن کا گہوارہ بنایا گیا۔ کانگریس حکومت میں کبھی بھی ملک کی ترقی نہیں ہوئی ہے کا دعویٰ کرتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا کہ بی جے پی حکومت نے اقتدار سنبھالتے ہی ملک کو ترقی پر پہنچانے کیلئے کام کیا ہے اور اس کے نتائج ہمارے پاس ہے۔ وزیر اعظم نریندر مودی نے کہا کہ کسانوں کیلئے ترقیاتی کام، طلباء کیلئے نیٹ اور لڑکیوں اور خواتین کی تعلیم کے ساتھ ساتھ انہیں بااختیار بنانے کیلئے ہر ممکن اقدامات اٹھائیں گئے۔ انہوں نے اس الزام کو دہرایا کہ کانگریس اور آر جے ڈی جیسی جماعتیں جنہوں نے اقتدار میں رہتے ہوئے ''بھتہ خوری اور اغوا کو پنپنے دیا''، مسلمانوں کو اپنے ووٹ بینک کی سیاست کو آگے بڑھانے کے لیے تحفظات دیں گے، لیکن مزید کہا کہ جب تک میں زندہ ہوں، میں ایسا نہیں ہونے دوں گا''۔

106

ہو جنہوں نے سی بی ایس ای بارہویں جماعت کے امتحانات کامیابی سے پاس کیے ہیں! مجھے آپ کی کامیابی اور آپ کی انتھک لگن پر بے حد فخر ہے۔ میں آپ کی کوششوں کا بھی اعتراف کرتا ہوں۔ معاون خاندانوں اور سرشار اساتذہ، جن کی غیر متزلزل حمایت اس کامیابی کے لیے اہم رہی ہے''۔ انہوں نے مزید پوسٹ کیا ''ان ذہین طلباء کیلئے جو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ اپنی بارہویں جماعت کے امتحانات میں مزید کامیابی حاصل کر سکتے تھے۔ آپ کے سفر میں صرف ایک سنگ میل ہے۔ آپ کا مستقبل لامحدود امکانات رکھتا ہے۔ اس پر توجہ مرکوز کریں جو آپ کو پرجوش اور متحرک رکھتا ہے۔ آپ کی منفرد صلاحیتیں آپ کو کامیابی اور تکمیل کی طرف لے جائیں گی''۔ اپنے خوابوں کا تعاقب کرتے رہو!' اس سے پہلے دن میں سی بی ایس ای نے 10 اور 12 کے نتائج کا اعلان کیا گیا تھا۔ دسویں جماعت میں مجموعی طور پر پاس ہونے کا تناسب 93.60 فیصد اور 12 ویں جماعت میں 87.98 فیصد ریکارڈ کیا گیا۔

107

چندوسہ سمیت درجنوں علاقوں کا دورہ کیا اور اس دوران ورکرس کنونشوں، عوامی اجتماعات، روڈ شو اور ریلیوں سے خطاب کیا۔ اس دوران جگہ جگہ پر لوگوں اور پارٹی ورکروں نے ان کا پرتپاک استقبال کیا اور جلسے وجلوسوں کی صورت میں اُن کے ہمراہ چلے۔ عمر عبداللہ نے آستان عالیہ حضرت سید جانباز ولی قادری منطقی خانپورہ میں بھی حاضری دی۔ پی ڈی پی اور پی سی کو ہدف تنقید بناتے ہوئے عمر عبداللہ نے کہا کہ یہی دو وہ جماعتیں ہیں جنہوں نے 2015 میں بھاجپا کو حمایت دیکر یہاں لایا اور اس تاریخی ریاست کو تہس نہس کروایا۔ آج ہم سے سب کچھ چھینا گیا ہے، ہماری پہچان چھینی گئی، ہمارا وقار چھینا گیا، ہمارا آئین چھینا گیا، ہمارا جھنڈا چھینا گیا، یہ سب کچھ انہی دو جماعتوں کی وجہ سے ہے۔ ان دو جماعتوں نے یہاں بھاجپا کیخلاف لوگوں سے ووٹ طلب کئے لیکن بعد میں اُسی بھاجپا کی گود میں جا کر بیٹھ گئے۔ انہوں نے کہا کہ آج ہماری زمینیں چھینی جا رہی ہے، آج ہمارے بچوں کے روزگار باہری ریاستوں کے اُمیدواروں کو دیا جا رہا ہے اور ہمارے نوجوان در در کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں، سینکڑوں کی تعداد میں ہمارے نوجوان باہر کی جیلوں میں بند ہیں اور بیشتر کے والدین کی مالی حالت ایسی ہے جو اپنے بچوں سے ملاقات کی بساط نہیں رکھتے۔ موجودہ بدترین صورتحال کیلئے یہ دونوں جماعتیں براہ راست ذمہ دار ہے۔ اگرچہ ہم نے پی ڈی پی کو 2015 میں غیر مشروط حمایت دینے کا اعلان کیا اور کہا کہ ہمیں کچھ نہیں چاہئے آپ حکومت بنائے لیکن بھاجپا کو یہاں مت لائے لیکن ان لوگوں نے ہماری پیشکش قبول کرنے کے بعد ہمیں طعنے دیئے اور کہا کہ نیشنل کانفرنس والے چور دروازے سے اقتدار میں آنا چاہتے ہیں، اور اس کے بعد جو تباہی اور بربادی ہوئی وہ سب کے سامنے ہیں۔ اُن کے ہمراہ پارٹی ترجمان رشمی اوبرائے، لیڈران غلام حسن راہی، ایڈوکیٹ شاہد علی، جاوید بیگ اور ایڈوکیٹ نیلوفر مسعود و دیگر عہدیداران بھی تھے۔

108

کچھ عیاں ہے۔ انہوں نے کہا کہ ''تشدد کے واقعات میں نمایاں کمی آئی ہے۔ گزشتہ پانچ سالوں میں حکومت اور انتظامیہ نے لوگوں کو اپنا حق رائے دہی استعمال کرنے کے قابل بنا کر ان کا اعتماد بحال کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے''۔ اس موقعہ پر جموں کشمیر بھر کے لوگوں سے بڑی تعداد میں باہر آنے اور ووٹ ڈالنے کی اپیل کرتے ہوئے پی ڈی پی کے امیدوار نے کہا ''پانچ سال ہو چکے ہیں۔ اس لیے میں لوگوں سے اپیل کروں گا کہ وہ بڑی تعداد میں باہر آئیں اور لوک سبھا میں اپنا نمائندہ منتخب کریں۔ خیال رہے کہ پی ڈی پی امیدوار وحید الرحمان پرہ نے اپنے آبائی علاقہ واقعہ نائرہ پلوامہ میں سوموار کی صبح اپنا ووٹ ڈالا۔

109

کے قومی جنرل سیکرٹری اور جموں کشمیر انچارج ترون چھگ نے بی جے پی کے دور اقتدار پر بات کرتے ہوئے کہا کہ 4 جون کو مودی کی قیادت میں ملک کی جیت ہوگی۔ انہوں نے کہا ''وزیر اعظم مودی کی قیادت میں 4 جون کو 140 کروڑ ہندوستانیوں کی قرارداد جیت جائے گی۔ یہ الیکشن ملک کے مستقبل کا الیکشن ہے۔ کانگریس اور اس جیسی پارٹیوں نے دہائیوں تک عوام سے صرف جھوٹے وعدے کیے لیکن آج ملک مودی کی گارنٹی دیکھ رہا ہے اور مودی کی گارنٹی کا مطلب ترقی اور قومی سلامتی کی ضمانت ہے''۔ انہوں نے کہا کہ مودی کی گارنٹی کا مطلب اگلے پانچ سالوں میں غریبوں کے لیے 3 کروڑ مکانات اور 70 سال سے زیادہ عمر کے بزرگوں کے لیے مفت علاج کی ضمانت ہے۔ مودی کی ضمانت کا مطلب ہے گارنٹی کی تکمیل کی ضمانت۔ 10 سالوں میں بی جے پی کی حکومت نے پنجاب میں کروڑوں روپے بھیجے لیکن وہ پیسہ کانگریس اور آپ نے لوٹ لیا، کرپشن کی اے ٹی ایم، اور اب آپ بھی اسی طرح لوٹ رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ صنعتوں کی بات کر کے اقتدار میں آنے والی آپ نے فرضی ویڈیوز بنانے کی دکان کھولی ہے۔ یہ کانگریس کے پرانے گھوٹالوں پر لکھنے کو بھی تیار نہیں اور آپ کے اقتدار میں آتے ہی عوام پر ڈبل آر ٹیکس لگا دیا گیا۔ دہلی میں بھی تلنگانہ کے عوام پر عائد ڈبل آر ٹیکس کو لے کر چرچا ہے۔ کانگریس کے شہزادے الیکشن سے پہلے محبت کی دکان لے کر نکلے تھے لیکن اب کانگریس کے شہزادے سماج میں زہر گھولنے لگے ہیں۔ ٹکڑے ٹکڑے گینگ کی حمایت کرنے والے ملک کو تقسیم کرنے کی بات کر رہے ہیں۔ شہزادے کے ایک مشیر نے کہا ہے کہ جنوبی ہندوستان کے لوگ افریقی ہیں۔ چھگ نے کہا کہ ہندوستان آج ایک ڈیجیٹل طاقت ہے۔ ہندوستان آج ایک فن ٹیک طاقت ہے۔ ہندوستان آج ایک اسٹارٹ اپ پاور ہے۔ ہندوستان آج 5 ویں بڑی معیشت ہے۔ ہندوستان آج ایک خلائی طاقت ہے۔ انہوں نے کہا کہ کانگریس کا ٹریک ریکارڈ لوٹ مار، خوشامد، خاندان کا ہے، کانگریس کا ٹریک ریکارڈ دہشت گردوں سے نرم رہنے کا ہے۔ کانگریس کے منشور میں متوسط طبقے کے لیے کچھ نہیں ہے۔ لیکن یہ لوگ ایکسرے کرنے کے بعد متوسط طبقے کی آمدنی اپنے ووٹ بینک میں تقسیم کرنے کے دلیرانہ اعلانات کر رہے ہیں۔ نسل پرستی کا زہر کانگریس کی ہر رگ میں ہے، شہزادے کے سرپرست اپنے ہی ملک کے لوگوں کو چینی، افریقہ سے بلا رہے ہیں۔

110

خارجہ ایس جے شنکر نے کہا کہ ان دنوں پاکستان کے زیر انتظام کشمیر میں بہت سی چیزیں چل رہی ہیں، آپ نے وہاں کچھ واقعات ہوتے دیکھے ہوں گے، اب مودی حکومت ہم اس پر بالکل واضح ہیں، پارلیمنٹ کی قرارداد، ہم بالکل واضح ہیں کہ پاکستان کے زیر انتظام کشمیر ہندوستان کا حصہ ہے۔ یہ ہندوستان کا حصہ ہے، یہ ہمیشہ ہندوستان کا حصہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا یقینی طور پر یہ ارادہ ہے کہ ایک دن پاکستانی زیر انتظام کشمیر کے سے غیر قانونی قبضہ ختم کر دیں گے اور پاکستانی کے ہندوستان کے ساتھ شامل ہو جائے گا۔ وزیر نے یہ بھی سوال کیا کہ دفعہ 370 کو کون چلانا چاہتا ہے، کون اس میں دلچسپی رکھتا ہے۔ 370 کے بعد ہونے والی تنقید کا حوالہ دیتے ہوئے، جس نے جموں وکشمیر کو خصوصی درجہ دیا تھا، اگست 2019 میں بی جے پی کی قیادت والی حکومت کے ذریعہ منسوخ کر دیا گیا تھا۔ اگر میں ریکارڈ کی بات کریں تو پچھلے پانچ سالوں میں ہماری ایک بڑی کامیابی دفعہ 370 پر تھی اور ہم یہ بھی کہیں گے کہ این ڈی اے کا ریکارڈ اور این ڈی اے کی سوچ، مودی سرکار کی سوچ یہ ہے کہ کشمیر کو ملک کے ساتھ کیسے جوڑنا ہے، دوسری طرف، آپ دیکھیں کہ کون دفعہ 370 چلانا چاہتا ہے، اس میں کون دلچسپی رکھتا ہے، تو یہ بھی ملک کے سامنے بہت واضح انتخاب ہے۔ جے شنکر نے جموں وکشمیر کے سابق وزیر اعلیٰ فاروق عبداللہ کے ریمارکس پر بھی تبصرہ کیا کہ وہ (پاکستان) بھی چوڑیاں نہیں پہنتے اور ہم پر حملہ کریں گے، یہ کہتے ہوئے کہ لیڈر پاکستان کے جوہری ہتھیاروں سے اتنے خوفزدہ ہیں کہ ان کا خیال ہے کہ ہندوستان کو پاکستانی زیر انتظام کشمیر کے بارے میں بات نہیں کرنی چاہیے۔ انہوں نے کہا ''فاروق عبداللہ ہمیں یاد دلاتے ہیں کہ پاکستانی زیر انتظام کشمیر کے بارے میں بات نہ کریں کیونکہ پاکستان کے پاس جوہری ہتھیار ہیں۔ ہمیں بھارت کے ایٹمی ہتھیاروں پر فخر ہے۔ اس کے برعکس پاکستان کے ایٹمی ہتھیار زیادہ اہم معلوم ہوتے ہیں۔ اگر یہ منیش شنکر ایر یا فاروق عبداللہ ہیں تو وہ پاکستان کے ایٹمی ہتھیاروں سے اتنے خوفزدہ ہیں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ ہمیں پاکستانی زیر انتظام کشمیر کے بارے میں بات نہیں کرنی چاہئے۔ تو میں کہوں گا کہ سیکورٹی کا جو بھی مسئلہ ہے، ہم سی اے اے کے ساتھ ہیں، ہمارا مقصد سی اے اے کو آگے لے جانا ہے۔ وہ ووٹ بینک کے قیدی ہیں۔ جن اقلیتوں کو اپنے پڑوسی ملک سے ہندوستان آنا پڑا، وہ ان کے بارے میں کبھی فکر مند نہیں تھے۔ انہوں نے اپنے ساتھ ہونے والی ناانصافی کے بارے میں کبھی نہیں سوچا۔ وزیر خارجہ ایس جے شنکر نے کہا کہ کانگریس وزیر اعظم نریندر مودی کو ان غلطیوں کے لیے جوابدہ ٹھہراتی ہے جو پہلے وزیر اعظم جواہر لعل نہرو نے چین پر تبصرے کرتے ہوئے کی تھیں، جب کہ یہ مانتے ہیں کہ پارٹی ماضی کے کاموں کے لیے کوئی قصوروار نہیں ہے۔ لداخ اور اروناچل پردیش میں چینی جنگ کے بارے میں، جے شنکر نے کہا کہ ہندوستانی زمین چین نے 1958 اور 1962 کے درمیان لے لی تھی، اور اس میں سے کچھ 1958 سے پہلے بھی۔

111

ڈالنے کے لیے پولنگ اسٹیشن پر دیکھا گیا۔ ڈی او آئی نمائندے مجید گاندربلی کے مطابق گاندربل ضلع سری نگر حلقہ کا حصہ ہے جہاں ملک بھر میں 92 دیگر حلقوں کے ساتھ لوک سبھا انتخابات کے چوتھے مرحلے میں پولنگ جاری ہے۔ انہوں نے نامہ نگاروں کو بتایا کہ یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے حق رائے دہی کا استعمال کریں اور اپنے نمائندوں کا انتخاب کریں، اس لیے میں اپنا ووٹ ڈالنے کے لیے حاضر ہوا ہوں۔

112

کہا کہ آج کے دور میں کمزور ممالک کو کئی طرح کے خطرات درپیش رہتے ہیں۔ ملک میں امن وسلامتی کیلئے عسکری طاقت کا ہونا ضروری ہے۔ ایئر چیف مارشل وی کے رام چودھری نے کہا کہ پاکستان اور چین میں بہتری نہیں آنے والی ہے۔ نہ پاکستان کشمیر پر اپنے موقف سے دستبردار ہوگا اور نہ ہی چین اپنی سازشوں سے باز آئے گا، اس لیے ہمیں اپنی صلاحیتوں کو نکھارنا ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان ملٹنسی کی سرپرستی کرتا رہے گا، پاکستان بھارت کے خلاف کئی دہائیوں سے درپردہ جنگ جاری رکھے ہوئے ہیں اور مستقبل میں بھی بھارت پر چھپے حملے کرتا رہے گا۔ اسی لیے اس نے اپنی عسکری صلاحیتوں کو جدید ٹیکنالوجی، طیاروں سے لیس کیا ہے۔ ایسے میں ہندوستانی فضائیہ کو بھی صلاحیتوں کو تیار کرنے کی ضرورت ہے۔ بھارت کسی بھی ملک کے خلاف جارحیت کے عزائم نہیں رکھتا لیکن کسی بھی ملک نے اگر بھارت کو کمزور سمجھنے کی غلطی کی تو اس کی یہ غلط فہمی ہوگی۔ ایئر چیف مارشل نے کہا کہ ہمیں اپنی سٹریٹجک ترجیحات کا جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ اپنے اختیارات کو منظم کرنے کی ضرورت ہے، تاکہ ہم کسی بھی طرح پیچھے نہ رہیں۔ کیونکہ بھارت غیر مستحکم سرحد اور سلامتی کے نقطہ نظر سے غیر مستحکم پڑوسیوں سے گھرا ہوا ہے۔ تو یہ مستقبل میں ایک سلگتا ہوا مسئلہ ہو سکتا ہے۔ فضائیہ کے سربراہ نے کہا کہ ہندوستان اپنے دفاعی جنگی انداز کو تبدیل کر کے جارحانہ انداز اپنا رہا ہے۔ ہمیں اپنے فضائی بیڑے میں اضافہ کرنے اور مقامی طور پر تیار کردہ آلات کی ضرورت ہے۔

113

کے ذریعہ منعقدہ انڈین فاریسٹ سروس امتحان میں 12 ویں آل انڈیا رینک (AIR) حاصل کی ہے۔ ثنا 147 کامیاب امیدواروں میں سے ایک ہیں۔ پریزنٹیشن کانوینٹ ہائر سیکنڈری اسکول سے اسکول کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد ثناء نے سرینگر کے نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی (NIT) سے بیچلر آف ٹیکنالوجی کی ڈگری حاصل کی۔ ماحولیاتی تحفظ کے لیے اس کے جذبے نے اسے موسمیاتی تبدیلی کے مطالعہ میں پوسٹ گریجویٹ ڈگری حاصل کرنے پر مائل کیا، اس شعبے میں اس کی مہارت کو مزید مستحکم کیا۔ اس کے بعد ثناء نے 2017 میں اپنی انجینئرنگ مکمل کرنے کے فوراً بعد سول سروسز کا سفر شروع کیا۔ ابتدائی چیلنجوں سے بے خوف، اس نے ایک ہی سال میں جموں اور کشمیر ایڈمنسٹریٹو سروس (JKAS) اور UPSC دونوں امتحانات دینے کی کوشش کی۔ اگرچہ اس وقت کامیابی اس سے دور نہیں تھی، لیکن وہ لچک اور عزم کے ساتھ قائم رہی۔ 2021 میں، ثنا نے فاتحانہ واپسی کی، دوسری بار JKAS اور چوتھی بار UPSC میں شرکت کی۔ اس کی استقامت کا نتیجہ نکلا جب وہ دونوں کوششوں میں فتح یاب ہوئی، اس نے اپنے کیریئر کی رفتار میں ایک اہم سنگ میل کو نشان زد کیا۔

114

سہروردی، ایڈوکیٹ میر سیف اللہ، قیصر جمشید لون، دین محمد چیتا اور ڈی ڈی سی ممبران بھی موجود تھے۔ ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے کہا کہ مودی جی یہ بھول گئے ہیں کہ وہ پورے ملک اور تمام مذاہب سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے وزیر اعظم ہیں اور اسی لئے آج کل وہ مسلمانوں کیخلاف کھلم کھلا زہر افشانی کرتے پھر رہے ہیں۔ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ یہاں ایک ہی مذہب رہے اور باقی مذاہب ان کے تابع رہے، یہی ہم کو بولے کہ آپ کے کھاؤ گے، آپ کے پہنو گے، آپ کیسے نماز پڑھو گے اور آپ کس راستے پر چلو گے۔

اتر ریلوے

ای۔ ٹنڈر نوٹس

سینئر ڈویژنل الیکٹریکل انجینئر جنرل، اتر ریلوے، فیروز پور کے ذریعے صدر، جمہوریہ ہند کی نیابت میں ای ٹنڈر (www.ireps.gov.in) طلب کئے جاتے ہیں۔ ٹنڈر دہندہ اپنے اصل دستخط شدہ ٹنڈر بند ہونے کی تاریخ اور وقت تک پیش کر سکتے ہیں۔

ٹنڈر نمبر: 251۔ الیکٹریکل۔ ٹی۔ 10۔ 2024-25، کاموں کی تفصیل: بڈگام میں ہاکورشیڈ کے 02 (دو) واشنگ لائن میں تعمیر کے سلسلہ میں الیکٹریکل کام کے لئے۔ تخمینہ لاگت (روپے): 99,74,450.30 ۔ زر ضمانت (روپے): 1,99,500.00 ۔ کام کی میعاد: 06 ماہ۔ ٹنڈر کھلنے کی تاریخ و وقت: 29-05-2024 کے 15:00 بجے کے بعد۔ ویب سائٹ: www.ireps.gov.in ۔ ٹنڈر نمبر: 251۔ الیکٹریکل۔ ٹی۔ 09۔ 2024-25، کاموں کی تفصیل: جموں توی۔ شری ماتا ویشنو دیوی کٹرہ سیکشن میں موجودہ سرنگ میں 24x7 بلا تعطل بجلی سپلائی کی فراہمی کے سلسلہ میں الیکٹریکل کام کے لئے۔ تخمینہ لاگت (روپے): 94,00,462.37 ۔ زر ضمانت (روپے): 1,88,000.00 ۔ کام کی میعاد: 06 ماہ۔ ٹنڈر کھلنے کی تاریخ و وقت: 29-05-2024 کے 15:00 بجے کے بعد۔ ویب سائٹ: www.ireps.gov.in ۔

نمبر 251۔ الیکٹریکل۔ ٹنڈر نوٹس نمبر 07/ الیکٹریکل۔ 2024-25 مورخہ 09-05-2024 1414/2024

صارفین کی خدمت میں مسکان کے ساتھ

Before the hon'ble Court of Principal District Judge Srinagar

In the case of:

K. K industries kaka Road NaiSarakSrinagar through its proprietor Mohammad Farooq Matta S/O Ghulam Qadir Matta R/O kaka Road, NaiSarak Srinagar

V/S

Public at large

In the matter of: Caveat Petition

May it please your honour,

That the caveator reasonably and bonafidely apprehends filling of civil suit or any other proceeding/s by public at large regardingice cream factory situated at kaka Road, NaiSarak, Srinagar.In case any such proceeding/s is filed the caveator be heard before according consideration in the matter.

Caveator through counsel
Shahid Makhdoomi
Advocate

عدل و انصاف کا حکم

مولانا حافظ عبدالرحمن سلفی

فرمان باری تعالیٰ کا مفہوم: ''اور جب لوگوں میں فیصلہ کرنے لگو تو انصاف سے فیصلہ کیا کرو۔ اللہ تمہیں بہت خوب نصیحت کرتا ہے۔ بے شک اللہ سنتا (اور) دیکھتا ہے۔'' (النساء)

عدل کے معنی حق دار کو اس کا پورا حق ادا کر دینا ہے۔ اسلام میں عدل و انصاف پر بہت زور دیا گیا ہے چوں کہ یہ وہ وصف ہے جسے اپنانے والی اقوام سربلندی و سرفرازی سے ہم کنار ہوتی ہیں اور جن معاشروں میں اس گوہر گراں مایہ سے محرومی پائی جاتی ہے وہ رُو بہ زوال ہو کر تباہی و بربادی سے دو چار ہو جاتی ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں عدل و انصاف کے قیام پر بے انتہا زور دیا گیا ہے۔ بہ حیثیت مسلمان ہم پر لازم ہے کہ ہم اللہ رب العالمین کے احکامات اور رحمۃ للعالمین ﷺ کے ارشادات عالیہ پر کماحقہ عمل پیرا ہوں اور جب اللہ اور اس کے حبیب رسولؐ کسی بات میں فیصلہ کر دیں تو انہیں بغیر چوں و چرا تسلیم کرلیں اور انہی احکامات کی روشنی میں اپنے معاشرے میں صحیح معنوں میں عدل و انصاف کو جاری کریں۔

مالک کائنات نے اہل ایمان کو تاکیداً فرمایا کہ جب بھی لوگوں کے درمیان فیصلہ کرنے لگو تو عدل و انصاف سے فیصلہ کیا کرو۔ یعنی اگر کوئی حکم راں یا منصب قضا پر فائز ہے یا پنچایت کا سربراہ اسی طرح برادری کا بڑا ہو علیٰ ہذا القیاس کوئی بھی شخص کسی بھی لحاظ سے انصاف کرنے کی حیثیت میں ہو تو اسے چاہیے کہ وہ فریقین کے دلائل' حالات و واقعات اور شہادتوں یا اقرار کی صورت میں ٹھیک عدل کرے اور مظلوم کو اس کا پورا حق دلائے اور ظالم و غاصب کے خلاف قرآن و سنت کی روشنی میں تادیبی کارروائی کرے۔

یہاں یہ بات یاد رکھنے کے لائق ہے کہ محض حق دار کو اس کا حق دلا دینا ہی کافی نہیں بل کہ اس حق کو غصب یا پامال کرنے والے ظالم کو کیفر کردار تک پہنچانا بھی لازم ہے تاکہ عدل کے تمام تقاضے پورے ہو سکیں۔ اسی طرح اس آیت مبارکہ میں آگے فرمایا کہ دیکھو یہ معاملہ اللہ کے نزدیک اس قدر حساس ہے کہ اس بارے میں تمہارا مالک تمہیں خوب نصیحت کرتا ہے تاکہ تمہارے دلوں میں اس حکم کی عظمت راسخ ہو جائے اور یہ گمان مت کرنا کہ تم اس دھرتی پر جو کچھ کرتے ہو اللہ کو اس کی خبر نہیں۔ تم سرگوشی کرو یا دل و دماغ میں کوئی بات سوچو اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں کی بات بھی سنتا ہے اور جو کچھ ظاہری یا در پردہ اعمال کرتے ہو انہیں بھی اچھی طرح دیکھ رہا ہے۔

درحقیقت عدل و انصاف ایسا عالی وصف ہے جو کسی بھی قوم یا معاشرے کو استحکام عطا کرتا اور بقا کی ضمانت فراہم کرتا ہے اور انصاف بھی ایسا ہو جو سب کے لیے یکساں ہو۔ یہ عدل نہیں کہ اگر کوئی امیر آدمی جرم کرے تو اسے چھوڑ دیا جائے جب کہ غریبوں کو سخت ترین سزائیں دی جائیں جیسا کہ ہمارے معاشرے میں دکھائی دیتا ہے اور یوں کہا جاتا ہے کہ قانون بنایا ہی اس لیے جاتا ہے تاکہ اسے توڑا جائے اور سب سے زیادہ قانون شکنی وہی لوگ کرتے ہیں جو صاحب جاہ و منصب اور مال دار ہیں۔ حالاں کہ اسلامی معاشرے میں ایک عام آدمی سے لے کر امیر تک سب احکامات شرعیہ کے پابند ہوتے ہیں۔

جرم کوئی بھی کرے اسے اس کی سزا مل کر ہی رہنی چاہیے۔ آپؐ نے فرمایا، مفہوم: ''اے لوگو! تم سے پہلے لوگوں کو اسی بات نے ہلاک کیا کہ ان میں سے جب کوئی بااثر فرد چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی کم حیثیت والا چوری کرتا تو اس پر حد قائم کرتے۔'' آپؐ نے فرمایا: ''اگر فاطمہ بنت اسد کی جگہ آج فاطمہؓ بنت محمد (ﷺ) بھی اس جرم میں گرفتار ہوتیں تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔'' (بخاری و مسلم)

امام کائنات ﷺ نے دنیا کے سامنے عدل و انصاف کی وہ روشن مثال قائم فرمائی جو رہتی دنیا تک کے لیے مشعل راہ ہے۔ یقیناً عدل و انصاف کا تقاضا ہے کہ حق دار کو پورا حق ادا کر دیا جائے اور ظالم کو اس کے جرم کی صحیح سزا ملے تاکہ مظلوم کے جذبۂ انتقام کو بہ ذریعہ قانون تسلی و تشفی ہو، وگرنہ معاشرے میں جرم در جرم ہوتے رہیں گے اور لوگ انصاف نہ ملنے پر قانون خود اپنے ہاتھوں میں لے لیں گے۔ اسلام مکمل عدل کی ہدایت کرتا ہے اور ظلم سے روکتا ہے۔

مجرم کو بس اسی قدر سزا دی جا سکتی ہے جو اس نے جرم کیا ہے اس سے زاید سزا ظلم کے زمرے میں آئے گی جس کی اسلام ہرگز اجازت نہیں دیتا۔ جیسا کہ خالق کائنات نے اپنی آخری کتاب ہدایت میں عدل و انصاف کے بارے میں فرمایا، مفہوم: ''اے ایمان والو! اللہ کے لیے انصاف کی گواہی دینے کے لیے کھڑے ہو جایا کرو اور لوگوں کی دشمنی تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ انصاف چھوڑ دو۔ انصاف کیا کرو کہ یہی پرہیز گاری کی بات ہے اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ تمہارے تمام اعمال سے باخبر ہے۔ (المائدہ)'' اور جب (کسی کی نسبت) کوئی بات کہو تو انصاف سے کہو گو وہ (تمہارا) رشتے دار ہی ہو اور اللہ کے عہد کو پورا کرو۔'' (الانعام)

ان آیات مبارکہ سے عدل و انصاف کی اہمیت واضح ہوتی ہے کہ یہ عمل کس قدر حساس اور لازم ہے کہ اس کے تقاضوں کو اللہ کے ڈر خوف کے ساتھ انجام دیا جائے اور اگر عدل کرتے ہوئے اپنا قریب ترین عزیز رشتے دار بھی اس کی زد میں آ رہا ہو تو رشتوں کی پروا کیے بغیر عدل کے تقاضوں کو پورا کیا جائے اور ہر طرح کے تعلق' سفارش یا رشوت جیسی لعنتوں کو پائے استحقار سے ٹھکرا دیا جائے تاکہ منصف بارگاہ ایزدی میں سُرخ رُو ہو اور مظلوم کی داد رسی ہو اور مقتدر صاحب ثروت یا اقتدار اور دولت کے نشے میں چور لوگوں کی حوصلہ شکنی ہو اور وہ ظلم و تعدی سے باز رہیں۔ اور ایسا تبھی ہو سکتا ہے جب بے لاگ انصاف ہو' جو آج ہمارے معاشرے میں مفقود ہے جس کی وجہ سے ذلت و رسوائی ہمارا مقدر بنی ہوئی ہے' اور ہم قوموں کی برادری میں بے وزن ہو کر رہ گئے ہیں۔

عدل کرنے کو اللہ تعالیٰ محبوب رکھتا ہے۔ مفہوم: ''اور انصاف کرو بے شک اللہ انصاف کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔'' (الحجرات) گویا عدل کرنا حب الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہے۔ حقیقی مسلمان کسی پر ظلم و زیادتی سے بہت دور رہتا ہے۔ اس کی انصاف پسندی کو ہوائے نفس اور دنیاوی کوئی خواہش و شہوت ڈگمگا نہیں سکتی اور انہی صفات کی وجہ سے وہ اللہ کی محبت' رضا' اعزازات و انعامات کا مستحق قرار پاتا ہے۔ مفہوم: ''انصاف کرنے والے اللہ کے نزدیک نُور کے منبروں پر ہوں گے وہ جو اپنے فیصلوں' اہل و عیال اور جوان کی حکم رانی میں ہوں' میں انصاف کرتے ہیں۔'' (مسلم)

امام کائنات ﷺ نے فرمایا کہ سات طرح کے انسانوں کو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنے سایے میں جگہ دے گا جب کہ اس کے سایے کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا ان میں ایک امام عادل یعنی انصاف کرنے والا حکم ران یا قاضی ہے۔

عدل کے بہت سے مظاہر ہیں جن میں ایک حقیقی مسلمان نمایاں ہوتا ہے۔

(1) سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ اس کے ساتھ عدل کیا جائے یعنی اس کی عبادات و صفات میں کسی کو شریک نہ بنایا جائے۔ اس کا شکر ادا کیا جائے اور کفران و ناشکری سے بچا جائے۔ اس کی اطاعت کی جائے اور نافرمانی سے بچا جائے، اسے یاد رکھا جائے اور کسی حال میں بھی بھلایا نہ جائے۔ بدقسمتی سے انسانیت نے ہمیشہ اس معاملے میں ناانصافی سے کام لیا اور اللہ کی مخلوقات کو اس کا ساجھی قرار دیا۔

مفہوم: ''بے شک شرک سب سے بھاری ظلم ہے۔'' (سورۃ لقمان)

(2) لوگوں کے فیصلے میں انصاف یعنی ہر حق والے کو اس کا پورا حق ملے اور اس کی داد رسی ہو۔

مفہوم: ''آپ (ﷺ) کہہ دیجیے کہ میرے رب نے مجھے انصاف کرنے کا حکم دیا ہے۔'' (الاعراف) عدل و انصاف لوگوں کے درمیان اس انداز میں کرنا کہ کافر و مسلم کی بھی تمیز روا نہ رکھی جائے اگر کافر حق دار ہے تو اس کو اس کا حق دلایا جائے۔ امام کائنات ﷺ نے کسی رُو رعایت کے بغیر محض دلائل و براہین کی روشنی میں فیصلہ فرمایا تھا۔

(3) بیویوں اور اولاد میں انصاف یعنی ان میں برابری کی جائے اور کسی کے ساتھ دوسرے کے مقابلے پر برتری و ایثار کا سلوک روا نہ رکھا جائے۔

(4) بات میں عدل یعنی جھوٹ نہ بولے کذب اور باطل سے پرہیز کرے۔

(5) عقائد و نظریات میں عدل یعنی حق اور سچائی کو تسلیم کیا جائے۔ خلاف حقیقت اور خلاف واقع باتوں کو دل میں جگہ نہ دی جائے۔

(6) فیصلے میں خواہش نفس' عصبیت اور دشمنی آڑے نہیں آنی چاہیے۔ عدل کا یہ اہتمام جس معاشرے میں ہوگا وہاں امن، سکون اور اللہ کی طرف سے رحمتوں اور برکتوں کا نزول ہوگا۔

عدل و انصاف کرنے والی اقوام دنیا میں عروج حاصل کرتی ہیں اور ان کے معاشرے میں امن و استحکام پیدا ہوتا ہے۔ اسلامی تاریخ عدل کی بے شمار مثالوں سے بھری ہوئی ہے۔ فیصلے میں انصاف کے نتائج میں سے ایک یہ ہے کہ نفوس میں اس سے اطمینان و سکون پھیلتا ہے۔ عدل، استقامت کی طرح انسان کے لیے بہت بڑی فضیلت اور کردار کی بلندی کی علامت ہے۔

اس کی بہ دولت اس کے حامل کو اللہ کی حدود پر ٹھہراؤ حاصل ہوتا ہے اور وہ فرائض کی ادائی میں سستی اور کمی سے محفوظ رہتا ہے اور عبادت کے کسی جزو میں افراط کا شکار بھی نہیں ہوتا۔ عدل سے ''وصف عفت'' کو جلا ملتی ہے جس کے نتیجے میں مسلمان حلال پر اکتفا اور حرام سے اجتناب کرنے کا عادی ہو جاتا ہے۔ اور جب یہ وصف کسی قوم کا مجموعی مزاج بن جائے تو پھر انہیں دنیاوی لحاظ سے بھی عروج حاصل ہوتا اور آخرت کی کام یابی و کام رانی بھی ان کا مقدر بن سکتی ہے۔ اس کے برعکس جن معاشروں میں اللہ اور اس کے بندوں کے درمیان عدل نہیں ہوتا۔ وہ گم نامی و ذلت کی گہری کھائیوں میں جا گرتی ہیں۔ سیّدنا علیؓ کا فرمان ہے کہ کفر کی حکومت تو قائم رہ سکتی ہے لیکن ظلم کی حکومت قائم نہیں رہ سکتی۔ قومیں عدل کی بنیاد پر مستحکم ہوتی ہیں اور ظلم و تعدی انہیں برباد کر دیتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ اور اس کے آخری پیغمبر جناب محمد رسول اللہ ﷺ نے ہر حال میں عدل و انصاف کے احکامات دیے ہیں اور قوموں کی بقا کی ضمانت بھی اسی وصف عالیہ میں مضمر ہے۔ آج ہمارے ہاں عدل و انصاف کی دھجیاں بکھیری جاتی ہیں اور ہر طرف ظلم و تعدی کا بازار گرم ہے۔ اگر ہم اپنی قوم کا استحکام اور بقا چاہتے ہیں تو ہمیں اسلامی نظام عدل پر عمل پیرا ہونا ہوگا۔ وگرنہ ذلت و رسوائی اور تباہی و بربادی ہمارا مقدر ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو عدل و انصاف کی توفیق مرحمت فرمائے تاکہ ہمارا ملک مستحکم و ترقی یافتہ ہو اور ہر طرف امن و اطمینان کی فضا قائم ہو۔ آمین

تربیت اولاد

ڈاکٹر محمد نجیب قاسمی سنبھلی

عموماً ہم اولاد اس لیے چاہتے ہیں کہ اولاد سے ہمیں خوشی اور زندگی میں طاقت ملتی ہے جب کہ بے اولاد شخص زندگی میں تنہائی محسوس کرتا ہے۔

اولاد بڑھاپے کی لاٹھی سمجھی جاتی ہے جب کہ بے اولاد بڑھاپے کی اس امید سے محروم ہوتا ہے۔ اولاد ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک ہوتی ہے اور بے اولاد کی زندگی اس رنگ و نُور سے خالی ہوتی ہے۔ صرف یہی نہیں بل کہ اولاد ہمارے مرنے کے بعد ہمارے وجود کی نشانی بھی ہوتی ہے۔ غرض یہ کہ اولاد اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت ہونے کے ساتھ دنیاوی زندگی کی زیب و زینت بھی ہے، جیسا کہ ارشاد ربانی کا مفہوم ہے: ''مال اور اولاد دنیاوی زندگی کی زینت ہیں۔'' (سورۃ الکہف) انبیائے کرام نے اللہ تعالیٰ سے اولاد عطا کرنے کی دعا بھی کی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی: ''میرے پروردگار! مجھے ایک ایسا بیٹا دیدے جو نیک لوگوں میں سے ہو۔ چناں چہ ہم نے انہیں ایک بردبار لڑکے کی خوش خبری دی۔''

(سورۃ الصافات)

حضرت زکریا علیہ السلام نے دعا کی: ''اور مجھے اپنے بعد اپنے چچا زاد بھائیوں کا اندیشہ لگا ہوا ہے اور میری بیوی بانجھ ہے۔ لہٰذا آپ اپنے پاس سے ایک ایسا وارث عطا کر دیجیے جو میرا بھی وارث ہو اور یعقوب کی اولاد سے بھی میراث پائے۔ اے پروردگار! اسے ایسا بنایے جو (خود آپ کا) پسندیدہ ہو۔ (آواز آئی:) اے زکریا! ہم تمہیں ایک ایسے لڑکے کی خوش خبری دیتے ہیں جس کا نام یحییٰ ہوگا۔'' (سورۃ مریم)

اولاد سے متعلق نیک بندوں کی دعا بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک کلام میں ذکر فرمائی ہے، مفہوم: ''ہمارے پروردگار! ہمیں اپنی بیوی بچوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما۔'' (الفرقان)

مذکورہ بالا آیات قرآنیہ سے معلوم ہوا کہ اولاد اللہ کی عطا کردہ ایک عظیم نعمت ہے، لہٰذا ہمیں اس نعمت کی قدر کرنی چاہیے، اور وہ یہ ہے کہ ہم ان کی تعلیم و تربیت میں کوئی کوتاہی نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا، مفہوم: ''اے ایمان والو! تم اپنے

آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔'' (سورۃ التحریم) مفسرین کرام نے اس آیت کی تفسیر میں تحریر کیا ہے کہ ہر شخص پر فرض ہے کہ اپنی بیوی اور اولاد کو فرائض شرعیہ اور حلال و حرام کے احکام کی تعلیم دے اور اس پر عمل کرانے کی کوشش کرے۔ رسول اللہ ﷺ نے اسی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا، مفہوم: ''تم میں سے ہر ایک ذمہ دار ہے اور اس کی ذمہ داری کے متعلق پوچھا جائے گا۔ امیر اپنی رعایا کا، مرد اپنے اہل و عیال کا، عورت اپنے شوہر کے گھر اور بچوں کی ذمہ دار ہے۔'' (بخاری و مسلم)

بچوں کی دینی تعلیم و تربیت کے لیے درکار چند امور کا خاص خیال رکھیں:

بچوں کو توحید کی تعلیم دیں:

اولاد کی تربیت کے لیے والدین کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی اولاد کو سب سے پہلے توحید کی تعلیم دیں۔ بچوں کی شروع سے ہی ایسی اسلامی تربیت کریں کہ وہ زندگی کی آخری سانس تک موحد رہیں۔ ان کا عقیدۂ توحید زندگی کے کسی موڑ پر نہ لڑکھڑائے۔ بچوں کے ذہن پر ایام طفولت سے یہ نقش کر دیں کہ جس ذات کی ہم عبادت کرتے ہیں، اس کا نام اللہ ہے، وہ اپنی ذات و صفات میں منفرد ہے، اس جیسی کوئی ذات نہیں، اس کی بادشاہت میں کوئی شریک نہیں، ساری کائنات کا نفع و نقصان، موت و حیات، بیماری و شفا، اس کے دست قدرت میں ہے۔

وہ غنی ہے، اور ہم سب اس کے محتاج ہیں۔ جس وقت بچہ بولنا سیکھے سب سے پہلے اسے اپنے خالق و مالک ''اللہ'' کا مبارک نام سکھائے، پھر کلمۂ توحید (لا الہ الا اللہ) سکھائے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اپنے بچوں کی زبان سب سے پہلے لا الہ الا اللہ سے کھلواؤ۔'' بچہ جب تھوڑا سا سمجھنے لگے تو اس کی سمجھ کے مطابق اسے حلال و حرام کی تعلیم دیں۔ (حاکم) اللہ کی وحدانیت کی تعلیم کے ساتھ ان کو حضور اکرم ﷺ کے آخری نبی و رسول ہونے کی تعلیم دیں اور ان کو بتائیں کہ کل قیامت تک صرف اور صرف نبی اکرم ﷺ کے نقش قدم پر چل کر ہی دونوں جہاں کی کام یابی و کام رانی حاصل کی جا سکتی ہے۔

آسان اسلامی شادی

مولانا سید شہنشاہ حسین نقوی

فرمان الٰہی کا مفہوم: ''اور اپنے غیر شادی شدہ آزاد افراد اور اپنے غلاموں اور کنیزوں میں سے باصلاحیت افراد کے نکاح کا اہتمام کرو کہ اگر وہ فقیر بھی ہوں گے تو اللہ اپنے فضل و کرم سے انہیں مال دار بنا دے گا کہ اللہ بڑی وسعت والا اور صاحب علم ہے۔'' (سورۂ نور)

یہ وہ حکم الٰہی ہے، جسے تقریب نکاح میں یاد رکھنا چاہیے۔ کیوں کہ نکاح کی تقریب خالصتاً ایک عبادت الٰہیہ ہے، جس طرح ہم دیگر عبادتوں میں اُن کے آداب کا خیال رکھتے ہیں، اسی طرح اس عبادت میں بھی ہر اُس چیز کا خیال رکھنا پڑے گا جس سے اللہ راضی رہتا ہے۔

اسلام کسی طرح کی بھی نمود و نمائش کو پسند نہیں کرتا، کیوں کہ نمود و نمائش انسان کی ترقی میں سوائے رکاوٹ کے کوئی اور اثر نہیں رکھتی، بالخصوص نکاح میں بھاری مہر، بڑا جہیز، دو طرفہ سختیاں اور غیر معقول اور غیر شرعی رسومات کی سختی سے ادائیگی، خاص طور پر مخلوط محفل کہ جس میں عریانیت و فحاشی عام ہوتی ہے اور یہ چیزیں نکاح کی تقریب سے کسی صورت میل و مناسبت نہیں رکھتیں اور شاید یہی وجہ ہو کہ نئی زندگی کا آغاز اللہ و رسول اکرم ﷺ اور اہل بیت رسولؐ کی لعنت اور ناراضی کے ساتھ ہونے کی وجہ سے ازدواجی زندگی میں چین، سکون، اُلفتیں، راحتیں، رزق و روزی میں برکت اور گھریلو آرام نصیب نہیں ہوتا۔ تقریب نکاح میں تصاویر، فلم بندی اور عکس بندی بھی فساد کی جڑ ہے۔ اگرچہ یہ بات پہلے ہی مسلّمات میں سے ہے کہ کسی خاتون کا حُسن و آرائش کے ساتھ نامحرم کے آگے پیش ہونا، چاہے وہ عکس بندی کرنے والا ہو، یا کیمرہ مین، یا تقریب میں شریک گھر، خاندان اور محلے کے نوجوان لڑکے ہوں، حرام ہے۔ پھر تصاویر اور فلم بندی پر زر کثیر خرچ کیا جاتا ہے جو کہ بعد میں اختلافات کا سبب اور بڑے ثبوت کے طور پر باقی رہتا ہے۔

اور یہ چیز محبتوں کی راہ میں رکاوٹ، باہمی محبت و اُلفت کا خاتمہ اور اُلجھنوں کا شکار بنا دیتی ہے اور ایسے ماحول میں آنے والا بچہ اُلفت و محبت سے خالی، ذہنی انتشار کا شکار ہوتا ہے جو کہ کسی بھی معاشرے کے لیے زہر سے کم نہیں۔

ہمارے معاشرے میں اگر بعض اوقات نکاح سے پہلے بڑھ چڑھ کر انتہائی فراخ دلی کا مظاہرہ کرتے ہوئے جہیز کا انکار ان الفاظ میں کر دیا جاتا ہے کہ آپ اپنی بیٹی دے رہے ہیں، یہی بہت ہے۔

ہمارے گھر میں سب کچھ ہے، آپ کی دی ہوئی چیزیں غیر ضروری ہوں گی، جہیز کی کوئی ضرورت نہیں، ہم تو آپ لوگوں سے رشتہ کرنے کو سعادت مندی سمجھتے ہیں اور اگر غلطی سے لڑکی کے والدین ان الفاظ کو سچ سمجھ کر شادی کرلیں تو پھر شادی کے دوسرے روز ہی سے طعنے اور جملے بازی اور کم ظرفی کا مظاہرہ شروع ہو جاتا ہے۔

بات بات پر احساس دلایا جاتا ہے کہ تم کیا لائی ہو؟ اِدھر لڑکی بری (وہ سامان جو کہ لڑکے کی طرف سے شادی میں دیا جاتا ہے) کے اندر عیب نکال کر بدلہ لیتی ہے کہ ہاں! تم نے اپنے یہاں کے جوڑے دیکھے تھے، فلاں فلاں زیور دیکھا تھا وغیرہ۔

اس مقام پر محبان آل رسولؐ غور کریں، جب حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے حضرت زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خواست گاری کی، تو آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''شادی کے لیے تمہارے پاس کیا ہے؟'' تو حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ نے فرمایا: ''ایک زرہ، تلوار اور سواری ہے۔''

آنحضرتؐ نے تلوار اور سواری کے علاوہ زرہ کو بیچنے کا مشورہ دیا جو کہ پانچ سو درہم میں فروخت ہوئی کہ جس سے حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جہیز تیار ہوا۔ غور طلب بات یہ ہے کہ ہمارے یہاں جہیز کا بوجھ لڑکی کا باپ اُٹھاتا ہے، جب کہ کائنات کی عظیم ترین شادی میں یہ ذمے داری داماد کے سر پر رکھی گئی ہے۔

قربت نکاح میں وکیل شرعی کا دولہا اور دلہن سے اجازت طلب کرنا انتہائی ضروری اور واجب عمل ہے، لیکن یہ ایک رسم سے زیادہ نہیں ہے، کیوں کہ اصل اجازت اُس وقت حاصل کی جانی چاہیے کہ جب رشتہ طے کیا جا رہا ہو۔ اُس وقت سب سے پہلی اجازت اور رضایت لڑکی کی ہونی چاہیے۔

شادی ایک اہم ترین فریضہ ہے۔ چند نکات کی طرف توجہ دلانا ضروری ہے۔

لڑکے اور لڑکی کی رضایت: جب حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ کی جانب سے جناب فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے خواست گاری کی گئی، تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے باوجود کے خود بھی یہ رشتہ پسند فرماتے تھے، جناب فاطمۃ الزہراؓ کے پاس جا کر پوچھا: ''دخترم! علیؓ ابن ابی طالبؓ کو اچھی طرح پہچانتی ہو، کیا مجھے اجازت دیتی ہو کہ میں تمہارا عقد اُس کے ساتھ کر دوں۔؟''

حضرت فاطمۃ الزہراؓ کو شرم و حیا مانع آئی اور آپؓ نے گردن جھکا کر سکوت اختیار کیا، جسے آنحضرتؐ نے رضایت کی علامت سمجھتے ہوئے بی بیؓ کو دعا دی۔

خطبۂ عقد میں عزیز و اقارب اور اہم شخصیات کو مدعو کرنا: رضایت مرد کے بعد آنحضرتؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا: ''مسجد میں جاؤ اور اصحاب کرامؓ کو تقریب عقد کی دعوت دو۔'' آپؓ جب مسجد میں پہنچے، تو با آواز بلند سب سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: ''میں تمہیں فاطمہؓ کی شادی کی دعوت دیتا ہوں۔''

خطبۂ عقد کے موقع پر مہر کا تعین ضروری ہے: اسلام زیادہ مہر کو مناسب نہیں سمجھتا بل کہ سفارش کرتا ہے کہ اگر تمہیں داماد کا دین اور اخلاق پسند آئے تو مہر کے بارے میں سختی سے کام نہ لو اور تھوڑے مہر پر قناعت کرو۔

The Urdu Daily
WATTAN
وطن

اسپنرس کو ہیڈ سے بہتر کوئی نہیں کھیل سکتا / ابھیشک شرما

حیدرآباد//
سن رائزرس حیدرآباد (ایس آر ایچ) کے نوجوان اوپنر ابھیشک شرما نے اپنے اوپنر ساتھی ٹریوس ہیڈ کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ آسٹریلیائی بیٹرس میں اسپن بولنگ کو سنبھالنے کی انوکھی صلاحیت ہے جیسے کسی اور بیٹر میں نہیں ہیں۔ ایس آر ایچ نے آئی پی ایل 2024 کی اپنی ساتویں جیت راجیو گاندھی انٹرنیشنل کرکٹ اسٹیڈیم میں لکھنؤ سوپر جائنٹس (ایل ایس جی) کے خلاف 10 وکٹوں سے جیتنے کے بعد حاصل کی۔ ایل ایس جی نے پہلے بیٹنگ کرتے ہوئے 165 رنز بنائے اور پاور پلے میں صرف 27 رنز ہی بنا سکی۔ جواب میں میزبان ٹیم نے 9.4 اوورز میں 166 رنز کے ہدف کا کامیابی سے تعاقب کیا۔ ہیڈ (30 میں 89 رنز) اور ابھیشک (28 پر 75 رنز) کی دھماکہ خیز بیٹنگ کی بدولت، ایک اہم فتح حاصل کی اور ٹیموں کے جدول میں نمبر 3 پر پہنچ گئی۔ مجھے نہیں لگتا کہ کوئی بھی ٹریوس سے بہتر اسپن کھیل سکتا ہے۔ اس نے کے گوتم کو جو شاٹس مارے، عام طور پر بیٹر ایسا نہیں کر سکتے، اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ کتنا خاص بیٹر ہے۔ وہ بہت واضح ہے۔ جب بھی میں اس سے بات کرتا ہوں، جس طرح سے وہ تعریف کرتا ہے۔ میں، میں ہمیشہ سے ان کا ایک بڑا پرستار رہا ہوں کہ میں نے ان کی پیروی کی جب ہماری سمجھداری قائم ہوئی اور ہماری شراکت میں بہتری آئی۔ ہم پچ سے باہر اچھے دوست بن گئے اور زیادہ وقت گزارنا شروع کر دیا۔ ہیڈ کے ساتھ اپنے تعلقات پر بات کرتے ہوئے جیو سنیما پر ابھیشک نے ان خیالات کا اظہار کیا۔ ابھیشک، جس نے ایل ایس جی کے خلاف اپنی سنسنی خیز اننگز کے دوران آٹھ چوکے اور چھ زیادہ سے زیادہ چھکے لگائے، نے کہا کہ ان کا نڈر انداز کچھ ایسا تھا اس نے سید مشتاق علی ٹرافی کے دوران اختیار کیا تھا۔ میرے خیال میں سید مشتاق علی ٹرافی کے دوران میں نے یہی طریقہ اختیار کیا تھا۔ مجھے لگتا ہے کہ جب میں اس طرح کھیلتا ہوں، گیند کو دیکھتا ہوں اور ردعمل ظاہر کرتا ہوں، میرے شاٹس بہتر ہوتے ہیں اور بولر دباؤ میں آجاتا ہے۔ میں نے ہمیشہ سوچا کہ اگر میں آئی پی ایل میں کھیلتا، میں اسے برقرار رکھنے کی کوشش کروں گا، جس طرح سے وہ سوچتے ہیں، میں نے کسی اور کو ایسا سوچتے ہوئے نہیں دیکھا، وہاں جا کر اپنے کھیل کا اظہار کریں۔ آپ جتنا جارحانہ انداز میں کھیل سکتے ہو کھیلو، ہم آپ کا ساتھ دیں گے۔ مجھے لگتا ہے کہ یہ بہت اہم ہے۔ شرما نے اس بات پر بھی تبادلہ خیال کیا کہ انہوں نے ایل ایس جی کے بولروں سے کیسے نمٹا اور کہا وہ درمیان میں کٹر بولنگ کر رہے تھے۔ میں نے سوچا کہ کٹر اپنے راستے میں سست ہو سکتے ہیں، لیکن ٹریوس اور میں نے اسے اس طرح کھیلنے کا منصوبہ بنایا تھا جس طرح آپ کسی اسپنر کو ماریں گے۔ اسپن اگر یہ آف کٹر ہے، تو ہم لانگ آف کور کی طرف دیکھتے ہیں، اگر یہ لیگ کٹر ہے، تو ظاہر ہے کہ ہم مڈ وکٹ یا مڈ آن کو نشانہ بناتے ہیں۔

ٹی ٹوئنٹی ورلڈکپ سے پہلے پاکستانی بلے بازوں کا آخری امتحان

ویب ڈیسک//گو پاکستانی کرکٹ میں ورلڈکپ کی تیاری کبھی بھی ہنگاموں سے خالی نہیں رہتی مگر رواں مہم جوئی اپنی شوخی میں ماضی کی سبھی نظیروں کو بھی پیچھے چھوڑ گئی ہے۔ ایک ورلڈکپ کی ناکام مہم کے بعد ایک کپتان کو زبردستی مستعفی کروایا جاتا ہے اور اگلے ورلڈکپ کے اہداف کے مدنظر ایک اور کپتان مقرر کیا جاتا ہے۔ وہ کپتان ابھی ایک ہی سیریز کھیل پاتا ہے کہ اسے بلاتکلف برطرف کر کے اسی پرانے کپتان کو بحال کر دیا جاتا ہے جو گذشتہ ورلڈکپ کی ناکام مہم جوئی کا مدار المہام تھا۔ پی سی بی کی نئی انتظامیہ نے کوچنگ سیٹ اپ میں بھی پہلی بار ٹیسٹ کرکٹ اور مختصر فارمیٹ کے لیے الگ الگ کوچ مقرر کیے ہیں مگر یہ عقدہ سلجھانا ابھی دشوار ہے کہ سال بھر میں تین چار ٹیسٹ میچ کھیلنے والی ٹیم کو اس انگلش کرکٹ کا کوچنگ ماڈل اپنانا کیونکر ضروری ہے جو سال بھر میں ڈیڑھ درجن ٹیسٹ میچ کھیل جاتی ہے۔ یہ انتظامی تبدیلیاں پاکستان پر کیا تاثیر چھوڑیں گی، یہ تو وقت کے ساتھ ہی معلوم پڑے گا مگر فی الوقت پاکستان کی ورلڈکپ تیاری حتمی مراحل میں داخل ہو چکی ہے اور اس آخری مرحلے کے لیے پاکستانی سکواڈ آئرش ساحلوں پر لنگر انداز ہو چکا ہے۔ آئرلینڈ سے ویسے تو کوئی ٹی ٹوئنٹی میچ کھیلے ہوئے پاکستان کو ایک دہائی سے زیادہ عرصہ ہو چکا مگر پاکستانی شائقین کے لیے آئرش کرکٹ کبھی بھی نامانوس نہیں رہی اور نہ ہی آئرش کھلاڑی کبھی پاکستان کے لیے آسان ہدف رہے ہیں۔ کیویز کے خلاف حالیہ ہوم سیریز میں یہ تو واضح ہو گیا کہ نوجوان اور ناتجربہ کار ٹیم کے خلاف بھی پاکستان کی مشکلات نمایاں رہیں۔ بیٹنگ، بولنگ اور فیلڈنگ، تینوں شعبوں میں کیویز نے اس قدر سخت مقابلہ کیا کہ بالآخر سیریز ڈرا ہو جانا بھی پاکستان کے لیے سکھ کا سانس تھا۔ گو مبصرین اور ماہرین شماریات بہت عرصے سے پاکستان کی تزویراتی خامیوں کی نشان دہی کرتے آئے ہیں مگر کپتان بابر اعظم نے کبھی انہیں زیادہ اہمیت دینا گوارا نہیں کی۔

پانڈیا کیلئے الٹی گنتی شروع، نئے کپتان کا فیصلہ متوقع

ممبئی// ہارک پانڈیا نے شاید ہی سوچا ہوگا کہ ممبئی انڈینز میں ان کی واپسی اتنی بری ثابت ہوگی۔ گجرات ٹائٹنز کو اپنی کپتانی میں لگاتار 2 سیزن تک آئی پی ایل کے فائنل میں لے جانے کے بعد (ایک مرتبہ ٹرافی دلوانے) وہ ممبئی واپس آئے، جس کے بارے میں شروع میں ممبئی کے شائقین میں کافی جوش و خروش پایا جاتا تھا، لیکن جب روہت شرما کی جگہ انہیں ٹیم کا کپتان مقرر کیا گیا تو یہ جوش غصے میں بدل گیا اور تب سے وہ مسلسل نشانہ بنے ہوئے ہیں۔ اب ان کی کپتانی میں ٹیم اس سیزن میں پہلی بار پلے آف کی دوڑ سے باہر ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ ہارک کی کپتانی خطرے میں ہے کیونکہ سینئر کھلاڑیوں نے ان کے طریقوں پر سوالات اٹھائے ہیں۔ ایک رپورٹ میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ ممبئی انڈینز کے کئی سینئر کھلاڑیوں نے ہارک کی کپتانی میں ٹیم کو چلانے کے طریقے پر سوالات اٹھائے ہیں۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ایک میچ کے بعد ٹیم کے تمام کھلاڑیوں بشمول روہت شرما، سوریا کمار یادو، جسپریت بمراہ نے کوچنگ عملہ سے ملاقات کی جس کے بعد کچھ سینئر کھلاڑیوں نے الگ الگ بات کی اور ٹیم کی خراب کارکردگی کی وجوہات بتائی۔ ٹورنامنٹ کے ابتدائی میچوں کے بعد سے ہی ہارک پانڈیا کے کئی فیصلے مسلسل تنقیدوں کی زد میں تھے۔ کبھی جسپریت بمراہ کو بولنگ کے لیے دیر سے لانا، کبھی بیٹنگ آرڈر میں صحیح وقت پر صحیح بیٹر کو نہ بھیجنا، یہ اکثر دیکھا گیا۔

دہلی انڈر 20 مردوں کی قومی فٹ بال چیمپئن شپ کے سیمی فائنل میں

نارائن پور// دہلی نے جمعرات کو یہاں رام کرشنا مشن آشرم گراؤنڈ میں کیرالہ کو ٹائی بریکر میں شکست دے کر سوامی وویکانند انڈر 20 مردوں کی قومی فٹ بال چیمپئن شپ کے سیمی فائنل میں داخلہ حاصل کیا۔ کرناٹک اور منی پور کے بعد دہلی سیمی فائنل کے لیے کوالیفائی کرنے والی تیسری ٹیم بن گئی ہے۔ میچ کے ہاف ٹائم میں کیرالہ 1-2 سے آگے تھی لیکن دہلی نے 65 ویں منٹ تک واپسی کرتے ہوئے 2-3 کی برتری حاصل کر لی۔ تاہم کیرالہ نے 73 ویں منٹ میں گول برابر کر دیا۔ کیرالہ نے میچ کے 16 ویں منٹ میں اس وقت برتری حاصل کی جب اسٹرائیکر احمد انفاس نے بائیں جانب سے کراس کو گول پوسٹ کی طرف کیا۔ دہلی نے کارنر کک سے آٹھ منٹ بعد برابری کر دی جب سونم تسیوانگ لوکھم نے شاندار ہیڈر گول کیا۔ ہاف ٹائم سے پہلے، انفاس نے ایک بار پھر محافظوں کو چکما دیا اور گول کر کے کیرالہ کو 1-2 سے آگے کر دیا۔ دوسرے ہاف میں رمیش چھتری نے 60 ویں منٹ میں گول کر کے دہلی کو 2-2 سے برابر کر دیا۔ پانچ منٹ بعد متبادل کھلاڑی اکشے راج سنگھ نے گول کر کے اسکور کو 2-3 کر دیا لیکن شانو اسکیلس نے کارنر کک کا فائدہ اٹھایا اور گول کر کے کیرالہ کو 3-3 سے برابر کر دیا۔ مقررہ وقت کے اختتام پر دونوں ٹیمیں 3-3 گول سے برابر تھیں۔ اس کے بعد 30 منٹ کے اضافی وقت میں بھی دونوں ٹیمیں کوئی گول نہ کر سکیں جس کے بعد ٹائی بریکر کا سہارا لیا گیا۔

دہلی کے اسسٹنٹ کوچ ایمرے نے ٹرسٹن اسٹبس کی تعریف کی، کہا ان کی تیز اننگز اہم تھی

نئی دہلی// ایک اور شاندار آل راؤنڈ کارکردگی نے جے ایس ڈبلیو اور جی ایم آر کی شریک ملکیت والی فرنچائز دہلی کیپٹلز کو منگل کو ارون جیٹلی اسٹیڈیم میں آئی پی ایل 2024 کے اپنے 12 ویں میچ میں، راجستھان رائلز کے خلاف 20 رنز سے شاندار جیت درج کرنے میں مدد کی۔ اب اسے 12 میچوں میں چھ جیت اور چھ میں شکست ہوئی ہے اور وہ پوائنٹس ٹیبل میں پانچویں نمبر پر پہنچ گئی ہے۔ دہلی کیپٹلز نے مقررہ 20 اوورز میں 8 وکٹوں پر 221 رنز بنائے۔ دہلی کی جانب سے ابھیشیک پورل (36 گیندوں پر 65 رنز) اور جیک فریزر میک گرک (20 گیندوں پر 50 رنز) نے شاندار نصف سنچریاں اسکور کیں۔ جب کہ ٹرسٹن اسٹبس (20 گیندوں پر 50 رنز)۔ 20 گیندوں پر شاندار نصف سنچری بنائی لیکن 41 رنز) نے بھی شاندار اننگز کھیلی۔ جواب میں راجستھان رائلز کی ٹیم 20 اوورز میں 8 وکٹوں پر صرف 201 رنز بنا سکی۔ دہلی کی جانب سے کلدیپ یادو، مکیش کمار اور خلیل احمد نے 2-2 وکٹیں حاصل کیں۔ دہلی کیپٹلز کے اسسٹنٹ کوچ پراوین امرے نے ٹیم کی کارکردگی پر فرنچائز کی طرف سے جاری ایک بیان میں کہا کہ ہم نے 20 اضافی رنز بنانے کے لیے اچھی بلے بازی کی۔ ہمیں اسٹبس کو کریڈٹ دینا ہوگا کیونکہ ان کی 20 گیندوں پر 41 رنز کی اننگز نے ٹیم کو مدد فراہم کی۔ بدھ کو بولنگ کرنا بہت ضروری تھا۔ تیسرے اوور میں 12 رنز درکار تھے، کلدیپ نے 18 ویں اوور میں 2 وکٹیں حاصل کیں، جو کہ اہم تھا۔ میچ کے بارے میں بات کرتے ہوئے امرے نے کہا، کچھ رفتار بہت اہم ہوتی ہے۔ یہ کھیل کے فیصلہ کن لمحات ہوتے ہیں۔

راہول کی کپتانی خطرے میں

نئی دہلی// آئی پی ایل کے پلے آف کے تنازعات کے علاوہ لکھنؤ سوپر جائنٹس کے کپتان کے طور پر کے ایل راہول کا مستقبل بقیہ دو کھیلوں کے لیے غیر یقینی ہے جب ٹیم کو سن رائزرز حیدرآباد کے خلاف شرمناک شکست برداشت کرنی پڑی۔ ایل ایس جی کے کپتان راہول جنہیں 2022 میں نیلامی سے قبل ریکارڈ 17 کروڑ روپے میں ٹیم میں شامل کیا گیا تھا، 2025 میں ہونے والی میگا نیلامی سے قبل برقرار رہنے کا امکان نہیں ہے۔ اس کے بعد وہ اگلے دو میچوں کے دوران بیٹنگ پر توجہ دے سکتے ہیں۔ ڈی سی کے خلاف اگلے میچ سے پہلے پانچ دن کا وقفہ ہے۔ ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں کیا گیا ہے لیکن یہ سمجھا جاتا ہے کہ اگر راہول باقی دو میچوں کے لیے صرف اپنی بیٹنگ پر توجہ دینے کا ارادہ رکھتے ہیں، تو انتظامیہ کو کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ آئی پی ایل کے ایک ذریعہ نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بتایا کہ شاید اگلے دو مقابلوں کیلئے ٹیم کو نیا کپتان دیا جائے گا۔

چنئی کو آج گجرات کے خلاف کامیابی ضروری

احمد آباد// کھلاڑیوں کے زخمی ہونے کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی خدمات کی وجہ سے اہم بولروں کی عدم موجودگی کے باوجود چنئی سوپر کنگز جمعہ کو یہاں 12 ویں راؤنڈ کے آئی پی ایل مقابلے میں پریشان گجرات ٹائٹنز کا مقابلہ کرتے ہوئے میدان میں اپنی تمام تر صلاحیتوں کا مظاہرہ کرنا چاہیں گے۔ 11 کھیلوں میں 12 پوائنٹس کے ساتھ درمیانی مقامات کے بھنور میں پھنسے ہوئے، گجرات کے خلاف اپنے گھریلو میدان سے دور کا میچ رتوراج گائیکواڈ کے ساتھیوں کے لیے بہت اہم ہوگا کیونکہ انہیں ابھی بھی پلے آف میں رسائی کا یقین نہیں ہے اور شکست واقعی ان کے امکانات کو ختم کر سکتی ہے۔ دیپک چاہر اور متھیشا پاتھیرانا کے زخمی ہونے کی وجہ سے ٹورنامنٹ سے باہر ہونے اور مستفیض الرحمان قومی خدمات پر واپس جانے کے بعد، رویندر اجڈیجہ اور تشار دیشپانڈے کے ساتھ سی ایس کے کے بولنگ شعبہ کو بہترین نہیں بلکہ دوسرے درجہ کا قرار دیا جا سکتا ہے۔

گجرات کی ٹیم کے کے آر کے خلاف میچ کے دوران لیوینڈر جرسی پہنے گی

نئی دہلی// گجرات ٹائٹنز (جی ٹی) کی ٹیم 13 مئی کو احمد آباد میں کولکاتا نائٹ رائیڈرز (کے کے آر) کے خلاف اپنے آخری آئی پی ایل 2024 ہوم میچ کے دوران لیوینڈر رنگ کی جرسی پہنے گی تاکہ کینسر سے متعلق آگاہی کے لیے حمایت کا مظاہرہ کیا جا سکے۔ فرنچائز نے جمعرات کو مذکورہ بالا اعلان کیا۔ یہ لگاتار دوسرا سال ہوگا کہ ٹائٹنز "کینسر کے مریضوں کے ساتھ اظہار یکجہتی کے لیے" لیوینڈر کی جرسی پہنیں گے۔ گجرات میں قائم فرنچائز نے ایک سرکاری بیان میں کہا، "یہ اشارہ کینسر کے مریضوں میں نتائج کو بہتر بنانے کے لیے جلد پتہ لگانے اور معیاری دیکھ بھال تک رسائی کی اہمیت کی یاد دہانی ہے۔" بیان میں مزید کہا گیا کہ "یہ اقدام مداحوں کو کینسر سے بچاؤ کے بارے میں آگاہی دینے میں مدد کرے گا اور طرز زندگی میں تبدیلیوں کی اہمیت پر زور دے گا اور جلد پتہ لگانے کے لیے باقاعدہ چیک اپ کرائے گا۔" آپ کو بتاتے چلیں کہ اس سے قبل آئی پی ایل 2023 کے ایڈیشن میں ٹائٹنز نے سن رائزرز حیدرآباد کے خلاف میچ کے دوران خصوصی جرسی پہنی تھی۔

سفید گیند کی کرکٹ میرے انداز کے مطابق ہے / جیک کرولی

لندن// انگلینڈ کے ٹیسٹ اوپنر جیک کرولی کو امید ہے کہ وہ محدود اوورز کی ٹیم میں زیادہ مستقل کردار ادا کریں گے اور انہیں لگتا ہے کہ 50 اوور اور ٹی 20 فارمیٹس ان کے کھیل کے انداز کے مطابق ہیں۔ 2021 میں انگلینڈ کے لیے ڈیبیو کرنے کے بعد سے کرولی نے صرف آٹھ ون ڈے کھیلے ہیں اور 28.42 کی اوسط سے 199 رنز بنائے ہیں۔ انہیں ابھی تک ٹی 20 ٹیم میں شامل نہیں کیا گیا ہے۔ کرولی نے اسکائی اسپورٹس کرکٹ پوڈ کاسٹ کو بتایا، میں ہمیشہ سے ایک اچھا سفید گیند کا کھلاڑی بننا چاہتا ہوں، میں اپنے کھیل میں کچھ اور شاٹس شامل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن مجھے لگتا ہے کہ یہ میرے لیے کافی مناسب ہے۔ میں نے ماضی میں ٹی 20 کرکٹ میں اچھی کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے، اس لیے میں سرخ گیند پر توجہ مرکوز کرنا چاہتا تھا اور یہ ہمیشہ میری ترجیح رہے گی، نمبر ایک فارمیٹ یہ میرے لیے سب سے زیادہ معنی رکھتا ہے لیکن انگلینڈ کے لیے کسی بھی فارمیٹ میں کھیلنا ایک بڑے اعزاز کی بات ہے اور وائٹ بال کرکٹ کھیلنا میں واقعی میں کرنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا کہ میں اپنے کھیل میں کچھ اور طاقت شامل کرنے کی کوشش کر رہا ہوں، میں نیٹ میں سخت محنت کر رہا ہوں۔

ہندوستانی تیز گیند باز سدھارتھ کول نے نارتھمپٹن شائر کے ساتھ کیا معاہدہ

لندن// ہندوستانی تیز گیند باز سدھارتھ کول اگلے تین کاؤنٹی چیمپئن شپ مقابلوں کے لیے مختصر مدت کے معاہدے پر نارتھمپٹن شائر میں شامل ہوں گے۔ نارتھمپٹن شائر نے ایک سرکاری بیان میں کہا، "سدھارتھ نے 284 فرسٹ کلاس وکٹ، 16 فرسٹ کلاس پانچ وکٹ حاصل کی ہیں اور وہ اپنی نئی کاؤنٹی کے لیے کھیلنے کے منتظر ہیں۔" 33 سالہ کول نے 2018 میں تین ٹی-20 اور تین ون ڈے میچ کھیلے، جس میں انگلینڈ کے خلاف ٹرینٹ برج اور لارڈز میں دو بار وکٹ لینے میں ناکام رہے۔ حال ہی میں کول نے رنجی ٹرافی میں پنجاب کی نمائندگی کرتے ہوئے سیزن میں 31.26 کی اوسط سے 15 وکٹیں حاصل کیں۔ نارتھمپٹن شائر کے حوالے سے کول نے کہا، "میں نارتھمپٹن شائر کی نمائندگی کرنے کے لیے یہاں آ کر بہت خوش ہوں اور ٹیم کو میچ جیتنے اور ترقی دینے میں مدد کرنے کے لیے بہت پرجوش ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ میں میچ میں کسی بھی صورت حال میں اپنے ساتھیوں کو جتانے میں اپنی مثبت ذہنیت اور تجربے سے مدد کروں گا۔" کرس ٹریمین کے چار میچوں کے دور کے اختتام کے بعد ہندوستانی ٹیم میں شامل ہوئے اور ہیڈ کوچ جان سیڈلر یہ دیکھنے کے لئے پرجوش ہیں کہ وہ کلب کے ساتھ اپنے دور میں کیا کر سکتے ہیں۔

ممبئی انڈینز پلے آف کی دوڑ سے باہر ہونے والی پہلی ٹیم بنی

نئی دہلی// سن رائزرز حیدرآباد (ایس آر ایچ) نے بدھ کو لکھنؤ سپر جائنٹس (ایل ایس جی) کو 2.10 اوور باقی رہتے دس وکٹوں سے ہرا دیا جس کے بعد ممبئی انڈینز آئی پی ایل 2024 میں پلے آف کی دوڑ سے باہر ہونے والی پہلی ٹیم بن گئی۔ ایل ایس جی کے خلاف جیت کے بعد حیدرآباد کی ٹیم پوائنٹس ٹیبل میں 14 پوائنٹس کے ساتھ تیسرے نمبر پر پہنچ گئی ہے۔ کولکاتا نائٹ رائیڈرز اور راجستھان رائلز 16-16 پوائنٹس کے ساتھ ٹاپ دو مقامات پر قابض ہیں۔ 14 مئی کو ایل ایس جی اور دہلی کیپٹلس آمنے سامنے ہوں گے اور جیتنے والی ٹیم 14 پوائنٹس حاصل کرے گی۔ اگر ممبئی کی ٹیم اپنے باقی دو لیگ میچ جیت لیتی ہے تو وہ زیادہ سے زیادہ 12 پوائنٹس حاصل کر سکتی ہے، جس سے وہ ٹاپ فور سے باہر ہو جائے گی۔ جمعرات کو ہارنے والی ٹیم کا بھی یہی حشر کا ہوگا، جب پنجاب کنگز کا مقابلہ دھرم شالہ میں رائل چیلنجرز بنگلورو سے ہوگا۔ ممبئی نے سیزن کا آغاز اپنے نئے کپتان ہارک پانڈیا کی قیادت میں لگاتار تین ہار کے ساتھ کیا۔ حالانکہ انہوں نے اپنے اگلے چار میچوں میں سے تین جیتے لیکن چار ہار نے ان کے پلے آف کے مواقع کو بری طرح متاثر کیا۔ جسپریت بمراہ ممبئی کے بہترین پرفارمرز میں سے ایک رہے ہیں۔ انہوں نے 12 میچوں کے بعد 6.20 کی اکانومی کے ساتھ 18 وکٹیں حاصل کیں اور وہ سب سے زیادہ وکٹیں لینے والوں کی فہرست میں سرفہرست ہیں۔ تاہم ٹیم کے دیگر گیند بازوں میں سے کوئی بھی اتنا کفایتی نہیں رہا اور ان کے بلے بازوں نے بھی ناقص کارکردگی کا مظاہرہ کیا کوئی بھی 12 اننگز کے بعد 400 سے زیادہ اسکور نہیں کر سکا۔ تلک ورما 42.66 کی اوسط سے 384 رن بنا کر ان کے ٹاپ اسکورر ہیں، جب کہ سوریہ کمار یادو نو اننگز میں 334 رن کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہیں۔ روہت شرما 12 اننگز میں صرف 330 رن ہی بنا پائے ہیں۔ ہارک کا بھی یہ سیزن خراب رہا ہے۔ انہوں نے 11 اننگز میں صرف 198 رن بنائے اور 10.58 کے اکانومی ریٹ کے ساتھ 11 وکٹیں حاصل کیں۔

ایف آئی ایچ ہاکی پرو لیگ 24-2023 کے لئے ہندوستانی مردوں کی ٹیم کا اعلان

نئی دہلی// ہاکی انڈیا نے جمعرات کو 24 رکنی ہندوستانی مردوں کی ٹیم کا اعلان کیا جو اینٹ ورپ، بیلجیم اور لندن، انگلینڈ میں منعقد ہونے والی ایف آئی ایچ ہاکی پرو لیگ 24-2023 میں شرکت کرے گی۔ بیلجیم کا مرحلہ 22 مئی سے شروع ہو کر 30 مئی کو ختم ہوگا جبکہ انگلینڈ کا مرحلہ یکم جون سے شروع ہو کر 12 جون کو ختم ہوگا۔ ہندوستان دونوں میں دو دو بار ارجنٹینا، بیلجیم، جرمنی اور برطانیہ سے کھیلے گا۔ ہندوستانی ٹیم 22 مئی کو ارجنٹینا کے خلاف اپنی مہم کا آغاز کرے گی۔ ہندوستان اس وقت پوائنٹ ٹیبل پر آٹھ میچوں میں 15 پوائنٹس کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہے۔ کپتان ہرمن پریت سنگھ ٹیم کی کمان کریں گے۔ اس دوران مڈفیلڈر ہارک سنگھ کو نائب کپتان بنایا گیا ہے۔ ٹیم کے انتخاب کے بارے میں ہیڈ کوچ کریگ فلٹن نے کہا، ہم کیمپ میں سخت محنت کر رہے ہیں اور ایک دوسرے کے کھیل کو سمجھنے کے قابل ہو رہے ہیں۔ پیرس اولمپکس سے پہلے، ہم اعلیٰ معیار کی ٹیموں کے خلاف کھیلیں گے جس سے ہمیں اپنے کھیل کو بہتر بنانے کا موقع ملے گا۔ اس سے ہمیں یہ معلوم کرنے میں مدد ملے گی کہ ہم ایک ٹیم کے طور پر کہاں کھڑے ہیں اور ہمیں یہ جاننے میں مدد ملے گی کہ ہمیں کن شعبوں میں بہتری کی ضرورت ہے۔ دریں اثنا کپتان ہرمن پریت سنگھ نے کہا، ہم اولمپک سال میں ایف آئی ایچ ہاکی پرو لیگ کے ساتھ سیزن شروع کرنے کے منتظر ہیں، جہاں ہم اعلیٰ معیار کی ٹیموں کے خلاف کھیلیں گے۔

PUBLISHED BY: BISMA TAJAMUL, PRINTED BY: BISMA TAJAMUL on behalf of BISMA TAJAMUL R.N.I No: JKURD/2011/37141,
Printed At : K.T. Press Pvt Ltd. Rangreth Budgam J&K 190021 , Published From: NEW BUS STAND, BUDGAM J&K 191111, Editor: BISMA TAJAMUL
CONTACT NO. 9419786936, 6006551484, EMAIL: WATTANDAILY@GMAIL.COM,